مکار سرپرست

ایک اچھوتا ناول انگریزی کا ترجمہ بڑے

سرپرست کی مکاری و دغابازی آخر میں

مکافات عمل کا سین قابل دید ہے

باہتمام

محمد اکبر حسین اکبر خلف منشی محمد نثار حسین صاحب نثار

مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و منیجر پیام یار

سنہ ۱۹۱۱ء میں

[illegible] لکھنؤ چوک میں طبع ہو کر شائع ہوئے

قیمت فی جلد [illegible]

مکار سرپرست

پہلا باب

حادثہ

ان کثیر التعداد ریلوے لائینون مین (جنھون نے اطراف انگلستان مین ہنگام عام کے نقل و حرکت کی دشواریون کو آسان اور کاروبار کے شغل کو سہل کر دیا ہے) اس بڑی لائن پر جو لندن سے شروع ہوتی ہے اور جانب شمال صدہا میل تک پھیلتی چلی گئی ہے اس وقت ایک میل ٹرین چلی جاتی ہے جسکی قیامت خیز چال سے قدم قدم پر فتنہ بپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے کہ اسکی رفتار مشرق کی تمام گاڑیون کی سی نہین جو تول تول کے قدم رکھا کرتی ہین اور کسی محشر خرام کی رفتار کا نمونہ پیش کیا کرتی ہین یہ بلا کی طرح اڑتی اور گھنٹہ بھر مین ساٹھ میل کی مسافت طے کر لیتی ہے۔

اُس لائن نے جس پر یہ جا رہی ہے اپنی فیاضیون سے اہل لندن اور اس کے اطراف کو اپنا والہ و شیدا بنا لیا ہے کیونکہ کاروبار کی

لوگون کی ایک بہت بڑی تعداد جنکی جائے معاشرت اور مرکز روزگار
صرف لندن ہی ہے روز مرّہ اس راستے کو طے کرتی ہے۔ یہ لوگ
علے الصباح گھرون سے نکلتے ہین اور اس برق دم سواری کی
بدولت بغیر کسی تکلیف اور رکاوٹ کے ساحل مراد پر جا اترتے
ہین۔ اور جو دن بھر کی مشغولیت و سرگرمی کے بعد آفتاب غروب
ہونے سے پیشتر ہی پھر اس اعجاز نما ٹرین کے ذریعہ اپنے اپنے
گھرون مین پہونچا دیے جاتے ہین۔

ٹرین جس کا ہم نے اوپر بیان کیا ہے کثرت سے بھرپور
ہے اس مین علاوہ صاحب وسعت اشخاص کے
ان لوگون کی ہے جو درمیانی طبقہ کے افراد سے تعبیر ہے۔
ہین اور یہ سکنڈ اور تھرڈ کلاس گاڑیون مین بیٹھے ہوئے نظر آتے ہین۔
باقی صاحب حیثیت اشخاص امیرانہ وضع و شان سے فرسٹ کلاس
گاڑیون مین بیٹھے ہوئے ہین اور انھین معدودے چند مسافرون
کے حلقے مین ایک ماہ طلعت نازنین بھی دیکھی جاتی ہے۔ جو
چمن حسن کی ایک ایسی کیاری ہے جس کو باغبان قدرت نے خاص
اپنے نورانی ہاتھون سے سینچا ہے۔ اور شاہدان حسن وجمال کی بے
انتہا جماعت پر اسے خاص فوقیت دی ہے۔ اس نور کے سانچے
ڈھلی ہوئی دیوی کا حسن اسلیے روز افزون ترقی کر رہا ہے کہ طفولیت کی
نافہمی اور بے خبری کا سایہ اوٹھ چکا ہے اور عالم شباب کی گھنگھور گھٹائین

برابر اُمنڈی چلی آتی ہین جوانی کی اُمنگون کا زور اور ارمانون کا دریا سینے مین لہرین مار رہا ہے۔ طفلی کا حجاب جوش جوانی کے مُخل ہونے سے دُور ہوتا جاتا ہے اور آنکھین کسی ناز بردار بازارِ حُسن مین ایک جانے والے یوسف حُسن کی متلاشی ہین۔

اگرچہ ہماری آفت روزگار نازنین ان اسباب نازنینی و قمر طلعتی پر متصرف ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اس کا چاند سا چہرہ افسردگی و پژمردگی سے خالی نظر نہین آتا۔ یہ ایک گوشے مین سب سے الگ تھلگ چُپ چاپ بیٹھی ہے۔ شوخ و طرار نیلی آنکھین جو ایک اشارے مین قتل عام کرتی ہین۔ اس وقت زمین کی طرف جھک پڑی ہین اور انکے شوخ سُرخ ڈورے جو دلدادگان اُلفت کو خون کے آنسو رلایا کرتے ہین۔ نکیلی پلکون کے پردے مین چھپ گئے ہین۔ پیارے گورے گال اگرچہ گلاب کے پھول ہین مگر نازنین کی حالت کے ساتھ ہی ان مین بھی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ وہ اس پھول کی طرح مرجھا گئے ہین جس کو خزان کے ظالم ہاتھون نے مسل ڈالا ہے یا بادِ سموم نے جُھلس دیا ہے۔ گوری اور پھیلوان پیشانی پر دلی خیالات کے جوش کی وجہ سے کسی کسی وقت شکنین پڑ جاتی ہین اور نیم لب دانتون کے نیچے دبائے جاتے ہین۔ ہم حیران ہین کہ اس بھولی نازنین کو کن خیالات کے ہجوم نے افسردہ خاطر بنا دیا ہے آہ یہ ایک ایسا راز ہے جو ہمارے فہم و قیاس سے بالا ہے

اس شمع حسن کے گرد چند مشتاقان دیدار بھی پروانون کی طرح نظر
آتے ہین جو اسی کمرے مین بیٹھے ہین۔ اِن سب کی للچائی ہوئی نظرین
نازنین کے ہوش رُبا مکھڑے پر بار بار پڑتی اور پھسل جاتی ہین۔ اِن
نظارہ کرنے والون کی جماعت مین ایک خوشرو نوجوان کو نازنین کی
بارگاہ حُسن مین خاص فخر حاصل ہے۔ کیونکہ وہ بڑی آن بان سے
اس کے مقابل کی بنچ پر بیٹھا ہوا اِس سرمایۂ خوبی کے دیدار کا لطف
اُٹھا رہا ہے۔

یہ نوجوان جس کا ہم نے اپنے معزز ناظرین سے مصافحہ کرایا ہے
خود بھی بڑا شکیل وخوبرو ہے۔ اس کی ظاہری خوبصورتی نازنین سے
کسی طرح نہین دبتی۔ علاوہ برین اس کا لباس بہت ہی پُرتکلف اور
قیمتی نظر آتا ہے۔ جو اس کی حیثیت کو بہت اچھی طرح ظاہر کرتا ہے
نازنین نے دیر تک بیخودی اور تذبذب کی حالت مین رہ کے ایک
ٹھنڈی سانس لی اور کھڑکی سے مُنہ باہر نکال کے آپ ہی آپ اور گویا
اپنے دل سے خطاب کرکے بہت آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا "دیکھئے
پیرومنیر کیسی عمارت ہو۔ اُسکے مکین کس مزاج اور خصلت کے ہون سینٹ
ژتیھن کی سرزمین میرے ساتھ خدا جانے کیسا سلوک کرے کہین
اس چرخِ شعبدہ باز کی طرح وہ بھی دھوکا نہ دے؟"

اس قدر کہہ کے اُس نے اپنا خوب صورت چہرہ پھر کھڑکی کے اندر کرلیا
گویا کمرے مین اسکے رُخِ پُرتنویر سے دوبارہ روشنی ہوئی حُسن پرستونکی

مضطرب آنکھین فوراً اسکے چہرے پر پڑین- چند منٹ کے بعد نازنین کو وقت دیکھنے کی ضرورت ہوئی تو اُسنے اُس گھڑی پر نظر ڈالی جسے اسکی گوری کلائی پر بندھنے کا فخر حاصل تھا لیکن اس کی مشتاق اور پیاری نگاہین گھڑی کے چہرے پر پڑتے ہی واپس پلٹین اور نازنین کی زبان سے دفعۃً نکلا " این! اسے تو کوک نہین دی گئی "

یہ کہکے اِس نے اپنے نوجوان ہم سفر کی طرف ایک نگاہِ ناز ڈالی اور نہایت ہی شرمگین ادا سے دلفریب آواز مین پوچھا-

نازنین " آپ کے پاس گھڑی ہے "

نوجوان " جی ہان - ارشاد "

نازنین " براہ عنایت وقت بتا دیجئے - کیونکہ میری گھڑی بند ہوگئی "

نوجوان - (گھڑی دیکھ کے) " تین بجکے بیس منٹ گزرے ہین "

نازنین " اگلا اسٹیشن شاید سینٹ وتھین ہی ہوگا؟ "

نوجوان - (چونک کے) " ہان وہی آئے گا - اور مین بھی وتھین ہی مین اتروں گا "

نازنین نے ہمارے اجنبی دوست کا جواب سُنکے سکوت اختیار کیا - لیکن چند ہی منٹ کے بعد اِس نے پھر اپنی مشتاق زبان کھولی - اور اپنی بڑی بڑی شوخ آنکھون کو گردش دے کے کہا

نازنین " آپ سینٹ وتھین سے واقف ہین - یعنی میرا منشا آپ وہان کے باشندون سے آشنا ہین "

نوجوان۔ (خندہ لبی سے) "جی ہان! مین وہان کے لوگون کو بخوبی جانتا ہون اور حقیقت یہ ہے کہ یہ شہر میرا وطن اور میری پیدایش کی جگہ ہے"

نازنین "میرا ارادہ سینٹ ونتھن مین اور خاص اُس مکان مین جو پیرومنیر کہلاتا ہے قیام کرنے کا ہے"

نوجوان۔ (حیرانی سے) "پیرومنیر" اس جملہ کے ساتھ ہی اس کے خوب صورت چہرے پر تفکر و حیرانی کے آثار نمایان ہوئے۔

نازنین "کیون آپ حیران کیون ہوئے؟"

نوجوان "نہین مین حیران تو نہین ہوا۔ خیر آپ فرمائین۔ وہان آپ کس غرض سے جاتی ہین؟"

نازنین "یہ تو پھر بیان کرونگی۔ پہلے آپ یہ بتائین کہ مسٹر بارنی کو بھی آپ جانتے ہین"

اس آخری جملے نے نوجوان مسافر کے دل پر برق کی طرح اثر کیا اور شاید اسی جلدی مین اس کی زبان سے نکلا "پیرومنیر کے مالک کو کون نہین جانتا"

نازنین "خیر تو آپ مسٹر بارنی سے بخوبی واقف ہین"

نوجوان "تو آپ وہان بہت دنون قیام پذیر رہین گی"

نازنین "جی ہان خیال تو ایسا ہی ہے۔ آیندہ جو خدا کو منظور"

نوجوان "لیکن آپ نے یہ نہ بتایا کہ وہان کس تقریب سے چلی ہین"

نازنین :۔ مسٹر بارنی نے مجھے لنڈن سے صرف اس غرض سے بُلایا ہے کہ مس گریس جو اُن کی زیر نگرانی لڑکی ہے اُس کی رفیق اور سہیلی بن کے اُس کی دلدہی کروں۔ کیا آپ اِس لڑکی کو بھی جانتے ہیں ؟"

یہ کہہ کے نازنین نے مستفسرانہ وضع سے نوجوان کے خوبصورت مگر متفکر چہرے کو دیکھا۔ نوجوان نے بجاے جواب دینے کے گردن جھکالی اور چہرے پر انتشار کے آثار نمایاں ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نازنین کے الفاظ نے نوجوان کے دل پر نشتر کا کام کیا ہے۔ کوئی بھولی ہوئی بات اسکو اچانک یاد آ گئی ہے۔ چند سکنڈ تک تو اس نے اِس قلبی تکلیف کو برداشت کیا لیکن آخر نہ رہا گیا تو بولا۔

نوجوان :۔ مس گریس سے بخوبی واقف ہوں۔ وہ نہایت ہی حسین و نازنین لڑکی ہے اور اُمید کرتا ہوں کہ تم اُس کی صحبت پسند کروگی۔"

نازنین :۔ یہ بھی میری خوش قسمتی ہے کہ ایسی جگہ مجھے مل گئی ہے ورنہ لنڈن میں تو بیکار بیٹھے بیٹھے اُکتا گئی تھی۔"

نوجوان :۔ وہاں آپ کے گزارے کی صورت کیا تھی ؟"

نازنین :۔ اکثر عورتوں کو علم موسیقی کی تعلیم دیا کرتی تھی۔ اور یہی روزگار کی سبیل اور وجہ معاش تھی۔"

نوجوان:- "اور پارٹی سے آپ سے راہ ورسم کیونکر پیدا ہوئی؟"

نازنین:- میں نے اُن کا ایک اشتہار ایک اخبار میں دیکھا تھا کہ اُن کو ایک موسیقی معلمہ کی ضرورت ہے۔ میں نے درخواست بھیجی تو کل مجھے اُنکی منظوری کا خط ملا۔ اور آج میں بہت ہی خوش ہون کہ ایک قدر دان کے پاس جا رہی ہون"

نوجوان:- بیشک! یہ ملازمت تمہارے لیے خوشی کا باعث ہے یہ تمھارے اعزاز وافتخار کا ذریعہ ہوگی۔ لیکن تم ایک نئی جگہہ جاتی ہو۔ ان لوگون کے حالات سے ذرا بھی واقف نہین ہو"

نازنین:- ہان یہ بات تو صحیح ہے۔ مین اُن لوگونکو مطلق نہین جانتی"

نوجوان "لیکن کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور حاصل کرنی چاہیے"

نازنین:- یہ مسئلہ بجز آپ کے کیونکر حل ہو سکتا ہے۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ایک واقفکار دوست سے ملاقات ہوگئی۔ اور اُمید کرتی ہون کہ آپ اُن لوگون کے تھوڑے بہت حالات سے میرے کانون کو ضرور آشنا کرینگے آپ کو تکلیف تو ضرور ہوگی لیکن اُمید ہے کہ کسی اجنبی کے ذاتی فوائد کو ملحوظ رکھ کے شاید آپ کو اس مین کوئی عذر نہ ہوگا"

نوجوان:- عذر! نہین ہرگز نہین۔ مجھے تم سے ایک خاص قسم کی موانست ہوگئی ہے۔ اور جس کا سبب میرے نزدیک اور کچھ نہین صرف یہی ہے کہ وتھین مین ہم ایک دوسرے کے ہمسایہ ہونگے"

نازنین:- مین آپ کی عنایتون کی مشکور ہون!!

نوجوان:- اس مین مشکور ہونے کی کوئی بات نہین۔ مین آیندہ تمھین بھی اپنے مہربانون کی فہرست مین شامل کرونگا۔"

نازنین:- مین پھر ایک دفعہ آپ کے شریفانہ برتاؤ کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ سینٹ ویتھن کے آپ سب سے پہلے شخص ہین۔ جن سے ملاقات ہونے کا مجھے افتخار حاصل ہوا۔ امید کرتی ہون کہ آیندہ بھی آپ میری دستگیری کرتے رہین گے۔"

اس گفتگو کے بعد چند منٹ تک سکوت رہا۔ دونون نئے ملاقاتی ایک دوسرے کو بڑے غور وخوض سے دیکھا کیے۔ لیکن نوجوان نے کسی نئے خیال سے چونک کے کہا "سینٹ ویتھن مین تمھین جب کبھی کوئی ضرورت پیش آئے مجھے فوراً یاد کر لینا مین تمھاری خدمت بجا لانے کو اپنا فخر سمجھونگا۔"

نازنین:- اچھا تو آپ یہ فرمائین کہ مسٹر بارنی اور گرلیس کی نسبت آپ کو کیا کچھ معلوم ہے۔ مگر قبل ازین کہ یہ سلسلہ جاری ہو مجھے اپنا نام بتانا چاہیے۔ میرا نام میڈیلائین ہے۔

نوجوان نے نازنین کے منہ کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا اور اس پیارے غنچہ سے دہن پر نظرین جما دین جس مین سے یہ پیارا نام نکلا تھا۔ وہ اس صورت دلفریب کو بہت ہی بے چینی اور اضطراری کی حالت مین دیکھتا تھا اور چاہتا

کہ دل کی بیقراری کا اظہار کردے۔ لیکن بہ مصلحت اِس نے دل پر جبر کیا اور خاموش اسی حالت مین نازنین کا چہرہ دیکھتا رہا یہان تک کہ نازنین نے اُکتا کے کہا۔

میڈ یلائین "۔ آپ کس سوچ مین پڑ گئے "

نوجوان۔ (چونک کے) "ہان میڈ یلائین۔ بے شک بہت اچھا نام ہے "

میڈ یلائین۔ (شرما کے) "اور آپ کا اسم شریف "

نوجوان "مجھے میلنگ فورڈ کے نام سے پکارتے ہین "

میڈ یلائین نے نہایت خوشی وخوف سے اپنے نوجوان ہمسفر کو دیکھا اور زیر لب مسکرا دی۔

میلنگ "مس میڈیلائین۔ ابھی ہمین ایک دوسرے کے بہت کچھ حالات دریافت کرنے ہین۔ صرف نام ونشان بتا دینے سے کیا ہوتا ہے "

اِس قدر کہہ کے وہ بھی مسکرا دیا۔ نازنین نوجوان کے تبسم کا مفہوم تو سمجھ گئی مگر ٹالنے کی غرض سے بولی۔

میڈ یلائین "فرمائیے پھر ان لوگون کے حالات۔ یہ تو مجھے اُمید ہے کہ گرلیس ضرور مردم شناس اور وفا شعار لڑکی ہوگی کیونکہ اُس کی محبت بھری تحریر سے یہ تو بخوبی ظاہر ہوگیا ہے اُس نے مجھے فرسٹ کلاس کا کرایہ روانہ کیا۔ اگر وہ ایسا نہ

کرتی تو مجبوراً تھرڈ کلاس مین سفر کرنا پڑتا۔"

میلنگ۔ "یہ بات اُسکی شان سے بعید تھی کہ تھرڈ کلاس کا کرایہ بھیجتی بلکہ مین تو بارنی کی نسبت بھی ایسی اُمید نہین کرتا وہ بھی کچھ ایسا بڑا آدمی نہین۔"

میڈ یلائین۔ (گھبرا کے) "آپ کا اصل منشا کیا ہے۔ کیا۔ کیا وہ اچھا آدمی" اِس قدر کہا تھا کہ زبان بند ہو گئی۔

میلنگ۔ (نازنین کی اضطراری سے گھبرا کے) "جہان تک مین خیال کرتا ہون وہ نیک اور شریف آدمی ہے مگر ــــ"

میڈ یلائین "مگر کیا۔ آخر کچھ فرمایئے تو سہی۔"

میلنگ "اصل بات یہ ہے کہ بارنی نے میرے ایک دوست کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے جو اُس کو احاطہ انسانیت سے خارج کرتا ہے۔"

میڈ یلائین "آپ کے دوست کے ساتھ؟"

میلنگ "ہان میرے ایک دوست کے ساتھ۔ اور مین بارنی کو اس الزام سے ہرگز بری نہین کر سکتا۔ اُس کا قصور ہرگز ہرگز قابل عفو نہین۔"

میڈ یلائین "اگر ایسا شخص ہے تو میرے لیے بڑی خرابی ہے۔"

میلنگ "خیر یہ مین نہین کہہ سکتا۔"

میڈ یلائین "آپ چاہے نہ کہین مین خود تو سمجھتی ہون۔"

میلنگ "چلو ان باتوں ہی کو جانے دو کوئی اور بات کرو"

نازنین پر میلنگ فورڈ کی گفتگو نے ستم ڈھا دیا اس کے نازک اور ناتجربہ کار دل پر ٹھیس لگی۔ اور ایک فوری صدمہ ہوا۔ روے نازک پر انتشار اور افسردگی کے آثار لہریں مارنے لگے پیارے گورے گالوں پر سفیدی اور حسرت ملی جلی نظر آنے لگی۔ آنکھیں پُرنم۔ سکنڈ سکنڈ کے بعد ایک دل خراش آہ اس کے نازک لبوں سے نکلنے لگی۔ میلنگ اس ماہ پارہ کی حسرتناک صورت کو دیکھ کے سخت پریشان ہوا۔ اِسی بے چینی و بیقراری کی حالت میں نازنین نے نگاہ اُٹھا کے پہلے تو اس کی مضمحل صورت دیکھی اور پھر کھڑکی سے سر نکال کے باہر کی طرف دیکھنے لگی۔ دیر تک گردوپیش کی دلفریبیاں دیکھا کی۔ آخر تھک کے مُنہ اندر کر لیا اور بدستور اپنے نوجوان ہم سفر کی صورت دلفریب کا مطالعہ کرنے لگی۔ دونوں پر عجب طرح کا عالم طاری ہوا۔ خاموش اور ایک دوسرے کی صورت کو ٹکٹکی باندھ کے دیکھنے لگے۔ آخر کار نوجوان نے کسی ضرورت سے باہر جھانک کے دیکھا اور دفعتاً چلا کے اُٹھا۔ "آہ! خداوند مسیح۔ اب کیا ہو۔۔۔۔ ہو گا"

اِس شکستہ جملے کا نازنین پر جو اثر ہوا احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ اس نے گھبرا کے اور خوف زدہ ہو کے نوجوان کی

صورت دیکھی۔ اور کانپتے ہوئے پوچھا" کیا۔ کیا۔ خیریت" میلنگ۔ "اُسی گھبراہٹ مین" میڈیلائین افسوس! لیکن تمھین مجھپر بھروسہ کرنا چاہیے بس ایک لمحہ کا کھونا اس وقت قیامت ہے۔ جلدی کرو اور میرے ساتھ گاڑی سے کود پڑو"

نازنین اس بیقراری کا مطلب مطلق نہ سمجھ سکی اور بیخودی کی حالت مین اپنے ہم سفر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لیے نگاہ اُٹھائی لیکن اسی لمحہ مین نوجوان کا مضبوط ہاتھ اس کی نازک کلائی پر پڑا اور ساتھ ہی میڈیلائین کے مُنہ سے نکلا" ہان" جان کے خوف نے پیاری نازنین کے حواس گُم کردیے بید مجنون کی طرح کھڑی کانپ رہی تھی کہ نوجوان کا خوف وہراس سے لرزتا ہوا ہاتھ دروازے کی سٹکنی پر پڑا۔ ایک دھماکے کی آواز آئی۔ اور دوسرے سکنڈ مین دروازہ ورحراز کی طرح کھُلا تھا۔

میلنگ نے نازنین و نازآفرین میڈیلائین کو ہاتھون پہ اُٹھا لیا اور جان پر کھیل کے ریل مین سے کود پڑا۔ دہشت و خوف کا زبردست جھٹکا دونون کو دور تک بہا کے لے گیا۔ اس دوڑ دھوپ مین میڈیلائین کی عجب حالت ہوئی۔ نرم نرم لمبے بال پریشان ہوکے گورے مکھڑے اور نازک کمر کے گرد لپٹ گئے۔ بدحواسی کی گرد نے چہرے پر حسرت چھادی

ہونٹ خشک اور [illegible] پھول گئی تھی جب اس کے ساتھی نے
پاؤں سڑک کے کنارے ایک جگہ رکھ کے تو دیکھا یہ تو زندہ
لاش مُردہ کی طرح زمین پر پڑی ہے [illegible] اسی حالت میں [illegible]
رکاوٹ گاڑیاں [illegible] کے ساتھ آئیں [illegible]
جو کچھ نقصان ہوا اس کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ یہ سب [illegible]
دیکھ کے میڈیلائن نے ایک محبت بھری نگاہ سے اپنے
مددگار کا چہرا دیکھا۔ [illegible] مسرت تو تھی [illegible] بول سکی [illegible]
چشم و ابرو کے [illegible]
ادا کر رہی ہے آخر [illegible]
تو بولی۔
میڈیلائن۔ آہ! یہ کس قدر برا موقع تھا۔ آپ [illegible]
کھینچ کے اور [illegible]
چل چکا تھا۔ قصہ حیات ختم ہونے کو تھا۔ [illegible]
جاں بازی کا [illegible]
بہت بڑا احسان کیا [illegible]
فرمائے۔
میلنگ۔ میڈیلائن [illegible]
ہوا لبشریت [illegible] تقاضا تھا۔ ہمدردی کا [illegible] بھی تھا
در اصل جو اثر [illegible] ہوں گے

نازنین - واقعی دوست رنج و مصیبت کے وقت پہچانا
جاتا ہے۔

سیلنگ - سنو نازنین تم خود ہی سوچو کہ میں ایک سرمایۂ حسن و
خوبی کو یوں تلف ہوتا دیکھ سکتا تھا"

نازنین نے تو پہلی بار اس کی صورت کو بڑے غور سے دیکھا
اور شرم سے آنکھیں نیچی کر لیں۔ اس کی گوری پیشانی پر عرق
حیا سے ... قطرات بھی نظر آنے لگے۔ سیلنگ نے دلی
شوق و مسرت سے دیکھا اور خاموش رہا۔ چند منٹ پرجوش
... آخر کار سکوت کا طلسم ٹوٹا
اور سیلنگ نے کہا۔

سیلنگ - میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس حسن زیبا اور صورت خدا
آفرین کے ساتھ ... جبکہ اپنے دعوی کا ثبوت بھی
دے چکی ہو۔

نازنین - مجھے آپ کے شکریہ کے لیے الفاظ نہیں ملتے"

سیلنگ - مجھے شکریہ اور ممنون احسان ہونا چاہیے
یا تم لٹا دو ... یہ تمہاری عادت باطنی کا ثبوت ہے کہ تم نے
میرے کہنے کی بے تامل تعمیل کی۔ اگر تم اس وقت ذرا بھی
پس و پیش کرتا تو خدا نکردہ میری جان کے ساتھ تمہاری
جان بھی جاتی"

اس قدر کہہ کے چُپ ہو گیا اور پُورا جملہ کہنے نہ پایا۔

میڈیلائین ”واقعی آپ نے کمال درجہ کی بہادری دکھائی ہے اور اپنے دعوے کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔“

میلنگ ”یہ بہادری صرف تمہاری وجہ سے ہوئی۔ میں تمہاری بلند حوصلگی کا معترف ہوں۔ جیسی کہ تم حسین ہو ویسی ہی بہادر بھی ہو۔“

میڈی لائین نے شرما کے نوجوان مسافر کی طرف دیکھا اور محبت کے پُرجوش جذبات کو بڑی مشکل سے دبایا۔

میلنگ ”میں کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا کام ہے جو تم کر گزریں ایک آہستہ رو گاڑی سے اُترنا دشوار امر ہے چہ جائیکہ تم نے ایک تیز رفتار اور پُرخطر گاڑی سے کودنے میں ذرا بھی تامل نہ کیا۔“

میڈیلائین ”میں ڈر تو گئی تھی لیکن آپ پر پورا بھروسہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ بے خوف وخطر اور بغیر سوچے سمجھے کود پڑی“

میلنگ ”توبہ! توبہ! ایسا خوفناک حادثہ ان آنکھوں نے بھلا کیوں دیکھا تھا۔ خدا نے بچا لیا نہیں تو جان جانے میں کون کسر باقی رہ گئی تھی۔ اچھا اب ہمیں اپنے باقی ماندہ سفر کی نسبت کوئی تجویز کرنی چاہیئے“ اِس قدر کہا تھا کہ دفعتاً سامنے کی طرف جا پڑی۔ دور سے ایک گاڑی آتی ہوئی

نظر آئی جس کو دیکھتے ہی میلنگ نے کہا "وہ دیکھو ایک گاڑی چلی آرہی ہے بس یہی ہمیں سینٹ وتھین مین پہونچا دیگی"

جملہ ختم کیا ہی تھا کہ گاڑی پلیٹ فارم پر آ پہونچی۔ دونون ہم سفر پھر سوار ہوئے۔ سینٹ وتھین اِس جگہہ سے چند منٹ کی مسافت پر تہا لہذا گاڑی تہوڑی ہی دیر مین رُکی اور وتھین کا چھوٹا سا خوشنما اسٹیشن ہمارے مشتاق دوستون کی نظرون کے سامنے تھا۔

میلنگ۔ (فرط انبساط سے) "آخر منزل مقصود پر آ پہونچے۔ (مسکرا کے) پیرو منیر مین تمھارا تو بڑی بے صبری سے انتظار ہو رہا ہوگا"

اِس قدر کہنے کے بعد میلنگ نے پری وش نازنین کا ہاتھ پکڑا اور دونون گاڑی سے نیچے اُتر پڑے۔

ایک آواز "اہاہا! میرے پیارے لڑکے مین تمھین صحیح و سلامت دیکھکے بڑی خوش ہوئی۔ خدا تمھین حوادث زمانہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اِس صدمہ جانکاہ نے تو جو اس ہی کھو دیے تھے۔ شکر صد شکر کہ تمھین زندہ پایا" متکلم ایک ادھیڑ عمر کی عورت تھی جس کا سادہ لباس اور شکل و شباہت کی مناسبت بڑی صراحت سے بیان کر رہی تھی کہ یہ میلنگ کی کوئی رشتہ دار ہے اور رشتہ بھی بہت قریبی یعنی بیٹے

اور والدہ کا معلوم ہوتا تھا۔ میڈیلائین نے ماں بیٹون کی
گفتگو مین مخل ہونا مناسب۔ سٹرجان سے کشیدگی اختیار کی
ایک کنارے کھڑی ہو گئی۔ لیکن چند سیکنڈ نہ گزرے تھے
کہ ایک سخت ہاتھ اس کے کندھے پر پڑا [illegible]
کرخت آواز مین سرگوشی سنائی۔ میڈیلائین سمجھی [illegible]
میڈیلائین نے گردن پھیر کے سائل کی صورت دیکھی [illegible]
طویل القامت شخص [illegible]
درجے کا تھا۔ مگر نہایت بے احتیاطی سے پہنے ہوئے تھا
سر پر کشمیرے کی ٹوپی تھی جو اس قدر جھکی ہوئی تھی کہ اسکے
کنارے اس کے کانون کو ڈھانپ رہے تھے۔ اس کا چہرہ
اگرچہ یورپ کے موروثی رنگ مین رنگا ہوا تھا۔ مگر خط و
خال کسی قدر ناموزون اور بھدے تھے۔ آنکھین توخصوصیت
کے ساتھ چھوٹی تراشی گئی تھین۔

اجنبی "اب یہان کھڑی کس کا راستہ دیکھتی ہو۔ تمہارا
اسباب تو کل آئے گا کیونکہ اس ناگہانی حادثے نے بہت
سی خرابیان پیدا کر دی ہین۔ تمہین اس جگہہ ایک منٹ بھی
ضائع کرنا نہ چاہیے۔ اچھا اب چلو جلد ہی چلو"۔ یہ کہتے ہی
نازنین کا نازک سڈول بازو پکڑا اور مسافرخانے سے
ہوتا ہوا باہر نکلا۔ یہان ایک ٹمٹم کھڑی ان کا راستہ دیکھتی تھی

اور جس کی دونوں سیاہ آنکھیں چشم منتظر کی طرح کسی کے انتظار میں تھیں

اجنبی- "گاڑی سے تم پہنچ سکے تو بیٹھو"

میڈیلائین [illegible] اس کم بخت نے میانگ

[illegible] پوچھنے کا بھی موقع

[illegible] اور [illegible] غالباً کیس

[illegible] (باواز) بلند

[illegible] نوجوان کو [illegible] کے چہرے کو

[illegible] جس کے بعد

[illegible] کی طرف چلی۔

"میڈیلائین [illegible] سے کتنی دور ہے"

نوجوان [illegible] "شو- شو" یہ الفاظ گھوڑے کی طرف

خطاب کر کے کہے گئے- اور پھر اس نے کہا "چلو! چلو!"

میڈیلائین "بہت دور تو نہیں" اس کے جواب میں

نوجوان کوچوان نے پھر وہی الفاظ "چلو! چلو!" گھوڑے کو

کہے اور نازنین کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے اس

طرز عمل و بیہودگی سے میڈیلائین سخت پریشان تھی

سوچتی تھی کہ یہ شخص یا تو مراقی ہے یا بہرا ہے ابھی سوچ و بچار

میں تھی کہ نوجوان کوچوان نے پھر وہی چلو! چلو! جلدی چلو!

کی ہانک لگائی- نازنین کو اب یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں یہ

شخص کچھ خطرناک تو نہین اس کے خیالات کا سلسلہ اُسوقت
ٹوٹ گیا کہ جب گاڑی ایک بڑے پھاٹک کے اندر جا کے رُکی
لیکن سراپا حُمق کوچمین نے اس کو اس زور سے دھکا کہ بیچاری
نازنین گرتے گرتے بمشکل بچی - وہ بعوض شرمندہ ہونے
کے اُلٹا خوش ہوا اور ہنس کے کہنے لگا "تم گری نہین - اچھا
لو اب اُترو - صاحب خانہ وہ سامنے کھڑے ہین"
میڈیلائین نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور زمین پر قدم
دھرتے ہی پہلے تو اس نے پیر و منیر کے چارون طرف ایک
پُرشوق نگاہ دوڑائی مگر چونکہ رات تھی لہذا شب کی سیاہی
مانع نظارہ ہوئی - ہان اس سیاہی کے پردے مین اسکو
اس قدر ضرور نظر آگیا کہ منیر ایک وسیع اور عالی شان امیرانہ
طرز کی عمارت ہے اور اس قابل ہے کہ کسی صاحب حیثیت
کا مسکن کہلائے - میڈیلائین اب اُس طرف کو چلی جدھر صاحب
مکان ایک ہاتھ مین لالٹین لیے کھڑا تھا - قریب پہونچ کے
اوس نے دیکھا کہ وہ ایک وجیع اور خوب صورت آدمی ہے
مگر جوانی کا زینہ ایک عرصہ سے چڑھ چکا ہے - سر اور موچھون
کے بال اکثر سفید ہو گئے ہین - جنھین لالٹین کی روشنی سنہرا
رنگ چڑھا رہی ہے - میڈیلائین جب اس منتظر شخص کے
قریب پہونچ گئی تو اُس نے بڑھ کے اِس کی نازک اُنگلی پکڑ لی

اور بے تامل ایک طرف کو لے چلا۔ مگر چند قدم چل کے اُس نے نازنین کی طرف منہ پھیر کے کہا ”تمہیں دیکھ کے مجھے بڑی خوشی ہوئی شاید اس سفر نے تمہیں تھکا دیا ہوگا اور سب سے زیادہ مضمحل کرنے والا تو یہ حادثہ ناگہانی تھا۔ خیر نجات دہندہ مسیح نے تمہاری جان بچا لی۔“

میڈیلائین ”بے شک اسی نے میرے حال پر رحم کیا لیکن اس میں شک نہیں کہ مجھے اس حادثہ کی پہلے ہی خبر ہو گئی تھی۔“

پارنی۔ ”کیونکہ یہ وہی تھا۔ مگر تمہیں بالکل ایذا نہیں پہونچی اچھا یہ تو کہو تم بچی کیونکر؟“

میڈیلائین ”میں عین وقت پر گاڑی سے کود پڑی۔ اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ایک شخص نے اسی کمرے سے اُٹھ کے میری جان بچا لی“

پارنی ”وہ کس طرح؟“

میڈیلائین ”اس نے مجھے کودتے وقت سہارا دیا جس سے میری جان بچی۔“

پارنی ”(متعجب ہو کے) سہارا دینے والا کون شخص تھا۔ کوئی عورت تھی؟“

میڈیلائین ”عورت تو نہیں ایک نوجوان مرد تھا۔“

بارنی "اوہو تم بڑی خوش نصیب ہو کہ ایسا نازک وقت مین تمھین ایسا مددگار مل گیا"

میڈیلائین "کچھ دنون اور دُنیا کی ہوا کھانی تھی ورنہ موت کا پیغام آہی چکا تھا۔ ہان اب آپ مجھے سے گرجے تک یا [illegible] لے چلین"

بارنی "ہان لیے چلتا ہون لیکن قبل اسکے تم میری چند ضروری باتین گوش ہوش سے سُن لو۔ (کوچبان سے) جم! اب تم کیا چاہتے ہو؟"

جم "ان کا اسباب ابھی تک نہین پہونچا۔ غالباً کل آئے گا۔ یہ فرمائیے کہ اُسکو کل کون لائے گا؟"

میڈیلائین نے آواز پہچان کے گردن پھیری۔ اور دیکھا کہ وہی جہالت کا پتلا کوچبین سامنے کھڑا مسکرا رہا ہے۔ اِس وقت اُس کی ٹوپی ہاتھ مین ہے اور چہرے پر کمال درجے کی حشمت برس رہی ہے۔

بارنی "تم ہی لاؤگے۔ اور کون لائیگا"

جم "مجھے لانا ہوگا"

بارنی "بھلا یہ بتاؤ سوا تمھارے اور کون ہے جو اسے لے گا"

جم۔ (میڈیلائین کی طرف دیکھ کے) "تو مین ان کی خدمت بسر و چشم اُٹھا لون گا۔ کیونکہ ان سے کسی قدر رغبت ہوگئی ہے"

میڈیلائین "مسٹر بارنی آپ تکلیف نہ کریں۔ میں خود اُٹھوا
لاؤں گی۔ اگر آپ کے سائیس کو اس کے لانے میں عذر ہے"

بارنی (رقعت سے مخاطب ہوکے) "جیمز! تم نے سنا۔ میڈیلائین تمہیں
کیا کہتی ہیں"

جیمز۔ "جی ہاں سنتا ہوں کیا فرماتی ہیں"

بارنی "یہ تمہیں ایک ایسے کمینے لوگوں میں شمار کرتی ہیں"

جیمز۔ "میں آپ کی غرض نہیں سمجھا"

بارنی۔ "(جیمز سے) سنا تم نے۔ یہ کہتی ہیں کہ اگر تمہارا سائیس
میرا اسباب لے جانے سے انکار کرتا تو میں کل خود دبا کے اُٹھوا لاؤں گی
تمہیں انہوں نے گویا ذلیل کیا ہے"

جیمز۔ غصہ سے تھرّا گیا اور مارے رنج وغضب کے
آگ بگولہ ہوگیا۔ آنکھیں لال انگارہ ابرو اوپر کو کھچ گئے منہ
سے کف جاری ہوا۔ نیچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کے اور
دانت کٹکٹا کے بولا۔——

"جی ہاں کہتی ہیں! میں ابھی ابھی اس کو بتا دوں گا۔ کہ ایک
معزز آدمی کی نسبت ایسے الفاظ استعمال کرنے کا کیا انجام
ہوتا ہے"

اس وقت وحشی کو جیمز کی صورت سے ٹپک رہا تھا
کہ وہ رنج و ملال کی رو میں ضرور میڈیلائین پر ٹوٹ پڑیگا۔

آخر اس نے طیش کھا کے ہاتھ اُٹھایا۔ لیکن نازنین کی طرف جھپٹا ہی تھا کہ بارنی نے بڑھ کے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور غضبناک ہو کے کہا "خبردار۔ ہوش مین آؤ"۔

جم نے قہر آلود نگاہون سے بارنی کو دیکھا اور خاموش کھڑا رہا۔

بارنی "اسی وقت یہان سے دُور ہو جاؤ۔ تم کسی صحبت کے لایق نہین۔ تم مین شریفون کی کوئی بھی بات نہین پائی جاتی"۔

جم بدستور قہری نظرون سے بارنی کو دیکھا کیا۔

بارنی۔ (دروازے کی طرف اشارہ کر کے) "جاؤ باہر جاتے ہو نہین؟"

جم اسی طرح ساکت و صامت کھڑا تھا۔ اُس کی آنکھون سے اس وقت خون ٹپک رہا تھا۔ بارنی نے اسکی صورت کو بغور دیکھا اور میڈیلا ئین سے خطاب کر کے بولا "مس صاحبہ! ایسی غلطیون سے آیندہ بچنے کے لیے مین مطلع کرتا ہون کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اور میری بیوی کے پہلے خاوند سے ہے۔ نام اس کا جیمز نارٹن ہے لیکن مین اسے اکثر جم کے نام سے پکارتا ہون۔ اگرچہ ظاہر حال یہ اچھا معلوم ہوتا ہے مگر شومی بخت سے اس کے دماغ مین کچھ دیوانگی کا

مادّہ سما گیا ہے۔ جو کبھی کبھی ایسے اوقات مین جوش مارتا ہے یہ کوئی اِس کے اختیاری بات نہین۔ اور دیکھہ لینا جب اپنے ہوش آجائے گا۔ تو خود ہی تم سے معافی مانگ لے گا"

بارنی نے جملہ تمام کیا ہی تھا کہ جیمز نارٹن ناک بھون چڑہاتا ہوا کمرے سے باہر ہو گیا۔

میڈیلائین "مین نے بڑی غلطی کی معاف کیجیئے گا۔ معلوم نہ تہا کہ یہ آپ کے صاحبزادے ہین۔ اچھا اب میرے لیے کیا حکم ہے؟"

بارنی۔ (حلق صاف کرنے کے بعد) "اور مین چند ضروری باتین اس گریس کے اوصاف۔ عادات وخصلت اور چال ڈھال کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہون"

میڈیلائین "مین آپ کی مشکور ہونگی" یہ کہہ کے اس نے ایک سرسری نظر سے اپنے نئے رفیق کے خط وخال اور چہرے کی موزونیت کا اندازہ کیا۔ بارنی نے بھی لالٹین کی بتی کو اور تھوڑا سا بڑھا دیا۔ اب تو میڈیلائین کو بارنی کی صورت کو زیادہ غور سے دیکھنے کی ضرورت نہ رہی۔ لالٹین کی صاف اور تیز روشنی مین اسے معلوم ہو گیا کہ بارنی اس قدر عمر رسیدہ نہین جس قدر اس کا خیال تہا۔

اس کی عمر کا صحیح اندازہ تو مشکل ہے لیکن تقریباً پچاس برس

ہو گی اور چہرے کی سُرخی سے تندرستی اور توانائی کے آثار پائے جاتے ہین اور آنکھون کی غیر معمولی گردش سے اس کی طبیعت کے جوش و خروش کا پتہ ملتا ہے - ہاتھ پاؤن خاصے مضبوط ہین غرض اسکی شکل و شباہت مین کوئی بات ایسی پائی نہین جاتی جو اُسے جوانون سے کسی بات مین کم ثابت کرے -

بارنی "مس گریس کچھ عجیب مزاج کی لڑکی ہے - ہماری ایک نہین سُنتی جو دل چاہتا ہے کرتی ہے - شاید تمہاری ہم نشینی سے کچھ فائدہ ہو. ممکن ہے کہ تمہاری صحبت اس کی وضع و حالت مین تبدیلی پیدا کردے اس کی افسردہ دلی اور رنج و ملال تمہاری بدولت دُور ہو جائے تمہین ابھی تک یہ معلوم نہین کہ ڈاکٹر نے تم کو اس کے لیے بطور ایک نسخے کے تجویز کیا ہے"

میڈیلائین "نہین مجھے یہ تو معلوم نہین ہان اس قدر جانتی ہون کہ آپ نے مجھے مس گریس کی خواصی کے طور پر بلایا ہے"

بارنی "یہ کام ڈاکٹر ہی کی تحریک سے کیا گیا ہے - لہذا تم گریس کے لیے ایک نسخہ ہو - اگر تمہاری بھی مونست اس کی حالت مین تبدیلی پیدا نہ کرے تو اور کوئی دوا کارگر بھی نہین ہو سکتی"

میڈیلائین "جو خدا کو منظور"

بارنی "نہین مجھے یقین کامل ہے کہ تمھاری صحبت اس کی طبیعت پر ایک معجز نما اثر پیدا کریگی"

میڈ یلائین "لیکن اس کی علالت یا افسردگی جو کچھہ بھی کہا جاے کس وجہ سے ہے"

بارنی "میڈ یلائین نصیب اعداء علیل نہین- اسکی ناسازی طبیعت کا باعث کچھ اور ہی ہے"

میڈ یلائین "آخر معلوم تو ہو"

بارنی "اصل یہ ہے کہ وہ ابھی نابالغ ہے- بالکل ناسمجھہ اور حقیقتہً بالکل بچہ ہے- اس کا باپ جو ایک امیر آدمی تھا ایک معقول رقم اس کے لیے چھوڑکر مرگیا اور یہی روپیہ ہے جو اسکی افسردگی کو روزبروز ترقی دیتا جاتا ہے"

میڈ یلائین "مین اس کا مطلب نہین سمجھی- وہ روپیہ اسکے رنج و قلق کا باعث کس طرح ہوگیا"

بارنی "بہت لوگ اس روپیہ کی فکر مین ہین- چاہتے ہین کہ جس طرح بنے اس کثیر رقم کو اپنے قبضہ مین کرین- چنانچہ چند ماہ ہوئے یہین کا ایک نوجوان رئیس زادہ جو نہایت ہی عیاش و اوباش ہے اور کسی شریف صحبت مین شریک ہونے کے لائق نہین- ہر ایک معزز سوسائٹی اس کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے- صرف گریس کو دلہا کھول کے لوٹنے کے لیے اس پر فریفتہ ہوا"

میڈ یلائین "پھر آپ نے گریس کو اوس کے پھندے سے

بچانے کا کیا انتظام کیا۔"

بارنی "بہت دنوں تک تو مجھے اطلاع ہی نہین ہوئی۔ لیکن آخرکار یہ بھید کھلا اور رفتہ رفتہ یہ خبر میرے کانوں تک پہونچی تو مین نے اِس دغا باز کی چالبازیون کا انتظام کردیا۔ اس نے صاف صاف الفاظ مین کہہ دیا کہ یہان نہ آیا کرو۔"

میٹلڈ ہیلائین "لیکن گریس پر اس کا کیا اثر ہوا۔"

بارنی "مین پہلے ہی بیان کرچکا ہون کہ گریس ابھی ناسمجھ ہے اپنی کم فہمی سے اُس نے یہ خیال کیا کہ یہ اُس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے۔"

میٹلڈ ہیلائین "(جلدی سے) اچھا تو اب مین سمجھی۔ اِس کی اداسی اور افسردہ دلی کا باعث یہی ہے۔"

بارنی "گو مین نے اُس موذی کا قرار واقعی بندوبست کردیا ہے۔ اب وہ یہان نہین آسکتا اور نہ گریس اُس سے مل سکتی ہے۔ لیکن اُس کی طرف سے بے پروا ہوکے نہین بیٹھا ہون اسلیے تمھین بھی مطلع کیے دیتا ہون کہ ہمیشہ اس شخص سے بچتی رہو ایسا نہ ہو کہ تمھارا بھی سد راہ ہو۔"

میٹلڈ ہیلائین "مین آپ کی ہدایات پر عمل کرونگی۔ ایسے شخص سے کبھی نہ ملونگی۔"

بارنی "تم نہ خود اُس سے کبھی ملو اور نہ گریس کو ملنے دو۔ وہ تو

ایک بھولی بھالی لڑکی ہے اپنے نیک و بد کو مطلق نہین سوچ سکتی"

میڈیلائین "مین حتی الامکان کوشش کرونگی کہ گریس کا دل بہلاؤن"

پارنی "تم ہمیشہ اُس کی ایسی خواہش کو جس مین اُسے یا خود تمہین کسی طرح نقصان پہونچتا ہو ٹالتی رہو۔ دیکھو یاد رہے کہ اِس مین کوتاہی کروگی تو گریس کے اور تمہارے لیے بھی اچھا نہ ہوگا"

میڈیلائین "میرا دستور العمل ہمیشہ آپ کے مجوزہ ہدایات کے ماتحت رہیگا"

اِس قدر کہنے کے بعد میڈیلائین سوچنے لگی کہ میلنگ نورتھ شاید اِسی شخص کی نسبت کہتا تھا جس کا پارنی نے ذکر کیا۔ بیشک وہی شخص بدسلوکی کے ساتھ یہان سے نکالا گیا ہوگا لیکن گریس کیا واقعی ایسے کمینے شخص پر عاشق ہوئی تھی؟ یہ سوال تھا جسکا جواب وہ کچھ نہین دے سکتی تھی بار بار دل سے خطاب کرکے یہ سوال پیش کرتی لیکن اُدھر سے کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہ پاتی۔ اِسی اُدھیڑ بن مین تھی کہ پارنی نے کہا "اگر گریس کی طبیعت تمہاری حسن تدبیر اور اخلاق حسنہ سے سنبھل گئی اور مادہ جنون اُس کے سر سے نکل گیا تو میرے دل سے غم کا ایک کانٹا نکل جائیگا۔ اور تم میرے سر سے ایک بھاری بوجھ اُتھا دوگی"

میڈیلائین "مین اپنا فرض منصبی ادا کرنے مین کسی طرح کی

کوتاہی نہ کرون گی آگے جو خدا کو منظور ہے"

بارنی "میڈیلائین! اصل یہ ہے کہ اس کی مایوسانہ زندگی کو دیکھ کے مجھے قلق ہوتا ہے۔ اس کی محروم القسمتی کے خیالات جب کبھی مین سُنتا ہون گھنٹون پریشان رہتا ہون۔ اور ان روزانہ مشکلات سے اندر ہی اندر گھُلا جاتا ہون۔ مین ہرگز نہین چاہتا کہ چانسی ڈنیہرسٹ جیسے شورہ پُشت کے ساتھ اس نادان لڑکی کی شادی ہو"

میڈیلائین "اگر چانسی واقعی ایسا ہی شخص ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو اُس سے پیاری گرلیس کو جہان تک ممکن ہو بچانا چاہیئے"

بارنی "مین بدمعاش چانسی سے بہت خائف رہتا ہون اور میڈیلائین مین نہین چاہتا کہ ایک لعل بے بہا پتھر سے ٹکرایا جائے اور ایک ایسی شمع جس مین علاوہ حُسن وجمال کی چمک کے عقل ودانش کی ضو بھی ہو نا قدردانی کی محفل مین جلوہ گر کی جائے ــــ" اس قدر کہتے ہی اِس نے گھنٹی بجائی اور کہا "مین تمہاری طبیعت کو اور زیادہ بے مزہ نہین کرنا چاہتا۔ لہذا ابھی خادمہ آتی ہے جو تمھین تمہاری خوابگاہ مین لے جائے گی"

میڈیلائین "اور گرلیس سے اسوقت نہ ملوائیے گا"

بارنی " اِس وقت کوئی موقع نہین۔ کیونکہ اول تو تم کسلمند ہو دوم گریس بھی شاید آرام کر رہی ہوگی۔ اُس کے آرام مین خلل ڈالنا اچھا نہ ہوگا "

میڈ یلائین نے بارنی کے کہنے پر پھر کوئی اصرار نہین کیا اور چُپ چاپ اُس کی صورت کا مطالعہ کرنے لگی۔

بارنی۔ (مُسکرا کے) " اُمید ہے کہ تم یہان رہ کے خوش ہوگی میرا مکان تمھاری راحت و مسرت کے لیے بھرا پڑا ہے ہر طرح کی چیز یہان مہیّا ہو اور بغیر کسی دُشواری کے تمھین مل سکتی ہے "

میڈیلائین " مین آپ کی مہربانیون کی مشکور ہون "

بارنی " مین اُمید کرتا ہون کہ تم میرے مکان کو اپنا گھر تصوّر کرکے اور مجھے اپنا ہمدرد و غمخوار سمجھہ کے یہان سکونت ہمیشہ کے لیے اختیار کر لوگی "

میڈیلائین۔ (یقین اور بھروسے کے لہجہ مین) " خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا "

اِس گفتگو کے بعد بارنی نے مصافحہ کے لیے ہاتھہ بڑہایا اِدہر سے پیاری نازنین کا گورا ہاتھہ بھی اس کی جانب بڑہا دونون پُر اشتیاق ہاتھہ آپس مین ملے اور پھر دونون علٰحدہ ہو گئے۔

دوسرا باب

ناکام قسمت گریس

صبح ہوئی اور نسیم سحری نے اپنا سرد اور معنبر پنکھا جھل کے اور نکہت گل نے بھینی بھینی خوشبو کا لخلخہ سنگھا کے میڈیلائین کو خواب نوشین سے بیدا کیا۔ وہ مرغان سحر کی سی تڑپ سے اوٹھی اور بوے گل کی طرح کمرے سے باہر نکلی۔ صبح کا سہانا سمان بیرو ینیر کی پُر فضا اور عالی شان عمارت اس کی آنکھون کے سامنے تھی۔ جو ایک سنگی عمارت ہے اور قدیم زمانے کی انوکھی تراش خراش کی وجہ سے اپنے بنانے والون کی فطرت اور دستکاریون کا مجسم اشتہار اور اعلان بنی ہوئی ہے۔ ان لوگون نے اسکے تعمیر کرنے مین صنعت وحرفت کے وہ وہ ذخیرے جمع کیے ہین اور دستکاریون کے وہ وہ نمونے بہم پہونچائے ہین جن کی نظیر عنقا تو نہین لیکن عدیم المثال ضرور ہے۔ یہ عمارت جس تعریف کی مقتضی ہے اُس کو تحریر کا جامہ پنہانا بیہودہ طوالت دینا ہے لہذا ہم اِس کو نظر انداز کر کے اصل مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہین۔

میڈیلائین کو تھوڑی دیر چمن کی تر و تازہ ہوا کھانے اور گلگشت کرنے کے بعد خیال آیا کہ حاضری تیار ہو گی اور

وہ سیر باغ مین مشغول ہے لہذا کمرے مین واپس گئی۔ جلدی جلدی غسل کرکے کپڑے پہنے اور حاضری کے کمرے مین پہونچی۔ یہان جیمز تارٹن اور بارنی پہلے ہی موجود تھے اور ہماری نوخیز معلمہ کا انتظار کررہے تھے دونون نے بڑی آؤ بھگت سے میڈیلایئن کو چوکی پر بیٹھنے کی جگہہ دی۔

میڈیلایئن پر بلا کا نکھار تہا۔ جوبن تہا کہ پھٹا پڑتا تہا صبح کی تازہ اور فرحت افزا ہوا نے اس کے پہول سے رخسارون پر ایک نیا رنگ چڑہا دیا تہا۔ اس کا غنچۂ دل کسی انبساطی حرکت سے کہلا جاتا تہا اور جس کی مسرت کا راز اس چہوٹے سے پیارے مُنہ کی مسکراہٹ افشا کررہی تہی جسکو اگر غنچۂ نیم شگفتہ کہا جائے تو شاید بیجا نہ ہوگا

جم نے ایک اُلفت آمیز نگاہ اس کے پیارے مکہڑے پر ڈالی اور ہنستے ہوئے کہا "مس میڈیلایئن! مین امید کرتا ہون کہ میری کل کی گستاخی تم معاف کروگی۔ میرے حواس اُس وقت بجا نہ تھے"

میڈیلایئن "جو بات ہوچکی اُس کا ذکر ہی کیا۔ گذشت آنچہ گذشت" یہ کہہ کے اس نے کہانے کی میز کے گرد گرد اپنی شوخ اور رسیلی آنکہون کو گردش دی لیکن اُس مرلفیہ کو جس کے لیے یہ ایک نسخہ تجویز کیا گیا تہا کہین نہ پایا۔

بارنی۔ (میڈیلائین کی صورت سے خیالات کا اندازہ کرکے) تمھاری پُرشوق آنکھیں شاید اپنی نئی سہیلی کو ڈھونڈھتی ہیں یہی بات ہے یا کچھ اور ––––"

میڈیلائین "جی ہان یہی"

بارنی "ابھی اُس کے بچپن کے دن ہیں۔ اول تو سُو کے دیر مین اُٹھتی ہے۔ پھر یون حاضری بھی دیر مین کھاتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ ہمارا کہنا سُننا اُس کے دل پر کچھ اثر نہین کرتا اور اثر کیونکر ہو۔ ابھی عمر ہی کیا ہے۔ صرف سترہوان سال ہے"

میڈیلائین "خدا نے چاہا تو چند ہی روز مین انکی طبیعت بدل جائے گی"

بارنی "ہان اب تمھاری صحبت شاید اُس کو راہ راست پر لے آئے اور اُس کا پراگندہ و منتشر طبیعت تمھاری کوششون سے سنبھل جاسے"

میڈیلائین "دیکھا چاہیے"

بارنی "میڈیلائین! آج علے الصباح تم باغ مین ٹہل رہی تھین مین نے دیکھا تھا کہو یہ کیسی فضا کی جگہ ہے؟"

میڈیلائین "واقعی یہ بہت اچھی نزہت گاہ ہے۔ میری طبیعت بہت خوش ہوئی"

بارنی "یہان کی تازہ ہوا اور کُھلی فضا چند ہی روز مین تمھارے

حُسن وجمال مین ایک نمایان تبدیلی پیدا کردے گی۔ یہ سمندر لی
وعلی ہوئی ہوا انسانی قالب مین ایک نئی روح پھونک
دیتی ہے۔ جان تازہ آجاتی ہے ۔"
میڈ یلائین "آپ بجا فرماتے ہین۔ مین اپنی طبیعت مین
راحت ... بہت کچھ تغیر پاتی ہون۔"
بارنی "سیر خیال ہے اگر تم اپنے اصولون مین یہ ایک نیا
اصول بڑھا دو تو بہت ہی اچھا کرو۔"
میڈیلائین " (جلدی) کیا ؟"
بارنی " اگر تم ہر روز سمندر کی سیر کیا کرو تو یہ تمہارے لیے
بڑی مفید ہوگی۔"
میڈیلائین " بہت بہتر ہے۔"
بارنی " اس طرح سے گریس کی طبیعت بہت جلدی
دُرست ہوجائے گی (جم سے) یہ موقع تمہارے لیے بھی
بہت اچھا ہوگا۔ ان کے ہمراہ تم بھی جایا کرو۔"
جم۔ (جوش مسرت سے) "بہت اچھا! بہت اچھا۔"
میڈیلائین کو جم کے ایسے دیوانہ مزاج کی ہمراہی کسی
حال مین منظور نہ تھی لہذا نہایت کبیدہ خاطر ہوئی۔ مگر
مصلحت وقت سے خاموش بیٹھی رہی۔ جب حاضری سے
فراغت ہوئی اور خدام نے میز سے برتن اوٹھا دیے تو بارنی

کرسی پر سے اوٹھا اور میڈیلائین کی طرف دیکھہ کے بولا۔
بارنی "چلو اب اُس افسردہ لڑکی سے تمہاری ملاقات کرادون"
میڈیلائین "(کرسی سے اُٹھ کے) چلیے"
کمرے سے باہر نکلتے ہی دہنے ہاتھ لوہے کی خوشنما گول سیڑھیان تھین بارنی نے انھین سیڑھیون پر چڑھنا شروع کیا۔ اور میڈیلائین بھی اپنی مشتاق نگاہون اور بے قرار دل کے ساتھ اس کے قدم بقدم چڑھی اور چند ہی منٹ مین دونون ایک خوب صورت باوضع دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ بارنی نے دستک دی۔ فوراً کسی کے نازک ہاتھہ نے کٹکنی کھول دی اور دونون ملاقاتیون کے لیے راستہ ہوگیا۔ دونون کے قدم اندر بڑھے۔ کمرے کی آرایش و زیبایش کے قیمتی سامان نے میڈیلائین پر بہت کچھ اثر کیا۔ لیکن جب اس کی نگاہین اس کی مالکہ پر پڑین تو برعکس کمرے کی زیبایش کے اِس زیبا اندام کو نہایت درجہ ملول پایا۔
اس سراپا حور کا نمبر حسینون کی ڈائرکٹری مین اگرچہ درجہ اول پر ہے مگر چرخ ستمگار کی چالبازیون نے اس کی صورت آفرین پر ایک مایوسانہ پردہ ڈال دیا ہے۔ اس کا خوب صورت چہرہ حرمان نصیبی کی تصویر اور محروم القسمتی کا مجسم فوٹو ہے۔ اس کی شوخ آنکھین جو دلون کا شکار کرنے مین

تیز کی سی تیزی دکھایا کرتی ہین اور رگ جان تک پہونچے بغیر دم نہین لیتین۔ یاس و حرمان نے انھین کچھ ایسا سکون بخشا ہے کہ جیدہر ایک دفعہ جہک پڑتی ہین پہر ادہر سے ہٹنے کا نام نہین لیتین میڈیلائین نے اس حسرت و اندوہ کی تصویر کو جو اپنی معصومانہ زبان سے فلک عربدہ ساز کی شکایتین کر رہی تھی عبرت کی نگاہ سے دیکہا اور دل مین کہا "آہ! واقعی یہ محروم قسمت ہے"

بارفی نے شوق و محبت کے ساتھہ گریس کا سڈول برف کا ایسا سفید ہاتہہ پکڑا اور اوس پر بوسہ دیکے بولا "پیاری گریس مزاج کیسا ہے؟"

گریس۔ (جھکی ہوئی شرمیلی آنکھون کو زبردستی اٹھا کے) "خدا کا فضل ہے اچھی ہون"

بارفی "کچھہ اداس اداس نظر آتی ہو۔ نصیب دشمنان طبیعت کچھہ ناساز ہے"

گریس۔ (مصنوعی تبسم سے) "ہان طبیعت کسی قدر سست ہے اور تو کوئی شکایت نہین"

بارفی۔ (میڈیلائین کا ہاتھہ پکڑ کے) "مین تمھین مس میڈیلائین سے انٹروڈیوس کراتا ہون۔ یہی وہ بیش بہا اکسیر نسخہ ہے جسے ڈاکٹر ہیمرٹن نے تمھارے واسطے تجویز کیا ہے"

یہ سنتے ہی گریس نے اپنا نازک ہاتھ مصافحہ کے لیے میڈیلائین

کی جانب بڑہا دیا جو بڑے اشتیاق سے کسی کے پیارے ہاتھہ سے تھاما گیا اگرچہ دونون نوخیز لڑکیان اس لمحہ تک ایک دوسرے کی طبیعت اور سیرت سے محض ناواقف تھین مگر ہم سنی کے فطرتی جوش نے اُن کی طبیعتون کو دفعتاً اُبھار دیا- نگاہین آپس مین ملین اور دلون مین محبت و اُلفت کا بیج بُو دیا گیا- چہرون سے غیر معمولی تبسم عیان ہوا- اور چند منٹ کے پُرشوق سکوت کے بعد جو در اصل ایک دوسرے کی محبت کا ثبوت تہا دونون ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئین اور الگ الگ کرسیون پر بیٹھہ گئین-

بارنی "اچھا اب مین تمھین اپنے اپنے اشتیاق کے اظہار کا موقع دینے کے لیے تنہا چھوڑتا ہون" اس قدر کہہ کے کمرے سے باہر نکلا لیکن چند ہی قدم جا کے کسی خیال سے واپس پھرا اور گریس کے قریب پہونچ کے بولا "گریس! تم جُم کے ہمراہ سمندر کی تازہ ہوا کہانے جایا کرو گی- مس میڈیلا ئین تو وعدہ کر چکی ہین"

گریس "مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے- بلکہ یہ میری صحت کا ایک اچھا ذریعہ ہے"

یہ تسلی بخش جواب سُنکے بارنی رخصت ہوا-

گریس "میری سمجھہ مین نہین آتا کہ ڈاکٹر ہیتھرٹن نے تمھین کس غرض سے بُلوایا ہے"

میڈ یلائین۔ (تجاہل عارفانہ سے) "آخر کوئی وجہ ہوگی"
گرلیس "میری طبیعت اکثر سست رہتی ہے"
میڈ یلائین "بس اسی وجہ سے میری صحبت تجویز کی گئی ہوگی"
گرلیس "ہان مجھے یاد آیا ایک روز مین بہت ہی اُداس تھی تو
ڈاکٹر نے بارنی سے کہا کہ اگر ایک نوعمر حسین لیڈی ہر وقت میری
صحبت مین رہے تو سستی بہت جلد دور ہوسکتی ہے۔ نیز
یہ بھی کہا کہ اگر یہان کی سکونت میرے لیے اچھی نہین"
میڈ یلائین "گویا اُس کا یہ مطلب تھا کہ سینٹ وتھین کی
سکونت"
گرلیس "نہین۔ در اصل اُس کا مطلب میرے اس کمرے سے تھا"
میڈ یلائین "اس کمرے سے؟"
گرلیس "ہان اسی کمرے سے۔ تم حیران کیون ہوئین؟"
میڈ یلائین "حیران ہونے کی بات ہی ہے۔ میرے خیال
مین تو اس سے بڑھ کے فرحت کی جگہ شاید شہر بھر مین
کوئی نہ ہوگی"
گرلیس "(ٹھنڈی سانس بھر کے) میرے خیال کے بموجب
تمہارا جواب میرے ......"
اس قدر کہہ کے خدا جانے کس خیال سے خاموش ہوگئی۔
میڈ یلائین "کیون کہتے کہتے خاموش کیون ہوگئین۔ آخر

معاملہ کیا ہے؟"

گریس "میڈیلائین - حق الامر یہ ہے کہ بارنی میری زندگی تباہ کیا چاہتا ہے - یہ مکان گو میرے لیے جنت ارضی سے بدرجہا زیادہ آرام دہ ہے مگر چند وجود سے یہاں کی مسرتین میرے دل سے غم کا کانٹا نہین نکال سکتین"

میڈیلائین - (حزین آواز مین) "اف! اُف - دُنیا مین کسی کو بھی خوش نہ پایا - مین اپنے آپ کو فلاکت زدہ خیال کرتی تھی لیکن نہین دُنیا واقعی رنج و حرمان سے بھری ہے"

اس قدر کہہ کے ایک آہ کھینچی اور گردن جھکا کے چپ ہو گئی

گریس "میڈیلائین - مین بہت آفت زدہ ہون - لیکن کیا کرون بے بس ہون - ڈاکٹر مینچسٹن نے میرے لیے آب و ہوا کا تبدیل کرنا تجویز کیا - اور چونکہ مجھے اس پر عمل کرنے سے چار روز تک کسی اور شہر مین جانا پڑتا تھا اور میرے سرپرست کو یہ بات منظور نہ تھی - اسلیے کہ وہ پیرومیرے باہر جانا نہین چاہتا - لہذا یہ تجویز فسخ کی گئی - اور میری صحت کا کچھ بھی خیال نہ کیا گیا"

میڈیلائین "یہ تو صریح ظلم ہے"

گریس "چند روز مین تمہین سب کچھ معلوم ہو جائے گا - میڈیلائین انہین باتون نے میرے دل مین ایک خلش پیدا کر دی ہے اور یہ ہمیشہ مجھے رنج و ملال مین مبتلا رکھتی ہین"

میڈیلائین "گر مسٹر بارنی کی تمہاری تبدیل آب وہوا مین کیون عذر ہے؟"

گرلیس "ایک لغو خیال اوس کے دماغ مین سماگیا ہے جس کو اگر مادہ جنون کہا جاسے تو بیجا نہوگا"

میڈیلائین "کیا اُن کو باہر جاتے ہوئے کچھ ڈر معلوم ہوتا ہے"

گرلیس "نہین یہ بات نہین۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ پیرومیئر مین انکی بیوی کی بہت سی یادگارین موجود ہین۔ اوسپر اکثر چارون طرف پھیلی ہوئی نظر پڑتی ہین۔ انہین کو دیکھکے وہ مرحومہ کی یاد تازہ کرلیتے ہین اور اسکی محبت کو دل سے نہین بہلاتے"

میڈیلائین "یہ ایک عجیب بات ہے"

گرلیس "ایسی عجیب و غریب باتین تمہین رفتہ رفتہ معلوم ہونگی خود میرے حالات بہت پیچیدہ ہین"

میڈیلائین "مسٹر بارنی کی اہلیہ کو انتقال کیے کتنا عرصہ گذرا؟"

گرلیس "تقریباً ایک سال کا"

میڈیلائین "جب ہی یہ حال ہے۔ اُس کے ساتھ بارنی کو محبت بہت ہوگی"

گرلیس "چپکی رہو۔ جو محبت تھی وہ مجھے معلوم ہے۔ دو ہزار روپیہ انکے واسطے چھوڑ گئی ہے"

میڈیلائین "اور اسکا پہلا لڑکا جیمز نارٹن مفلس رہنا وا ہی

بڑی بے صبری سے میڈیلائین کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔
میڈیلائین نے نازنین و ناز آفرین گریس کی بے قراری کو بڑے غور سے دیکھا اور دل میں کہا "میں نے کیوں اس کے نازک دل کو ایسا کلمہ کہہ کے دکھایا (بآواز) مس گریس! مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ سوال تمہارے رنج کا باعث ہوگا۔ مگر کیا کروں تمہاری حالت دیکھی نہیں جاتی۔ اس چاند سی صورت پر یہ ستم۔ اس جوانی پر یہ ظلم۔ تمہاری صحبت میں گو مجھے چند منٹ ہی گزرے ہیں لیکن محبت بڑھ جانے سے ایسا معلوم ہونے لگا ہے کہ شاید ہم تم ایک عرصہ تک آپس میں مانوس رہی ہیں"
گریس "میں تمہاری دلسوزی کی تہ دل سے شکرگزار ہوں خدا تمہیں خوش رکھے"
میڈیلائین "اور حقیقت میں یہ اسی فوری محبت کا نتیجہ ہے کہ میں یہ سوال کر بیٹھی ہوں"
گریس "اگر تم نے ایک سوال کیا تو کیا ہوا"
میڈیلائین "ہوتا کیا تھا۔ صرف تمہاری دل آزاری کی"
گریس "میری کوئی دل آزاری نہیں ہوئی۔ بہ اسے ذرا اصل مطلب کہو"
میڈیلائین "اچھا تو تم اپنے سوز و گداز کا حال صاف صاف کہو۔ شاید مجھ سے تمہارے درد کا علاج ہو سکے"

یہ کہہ کے گریس کے گلے مین اپنی گوری گوری باہین ڈال دین۔ گویا گریس نے بھی دفور محبت سے اپنی نئی غمخوار کے کندہے پر چاندسی پیشانی رکھہ کے اپنا پیارا پیارا مکھڑا ہماری کافرادا معلمہ کی مشتاق آنکھون سے چھپا لیا۔ اور ایک سسکی بھر کے نہایت ہی درد بھری آواز مین بولی:۔۔۔

گریس "ہا ہے! یہ پہاڑسی زندگی کیونکر کٹے گی۔ آہ! اُس کی محبت سچی اور خالص تھی۔ (اس مین بناوٹ نام کو نہ تھی زیادہ بے قراری سے) چانسی! پیارے چانسی!! کیا تم میرے ساتھ جُھوٹی محبت کرتے تھے۔ نہین ہرگز نہین۔ ہاے تمہاری اُلفت کی بے قراریان ایک دن مجھہ سے وہ عہد بلا تُڑوا کے رہین گی"۔

اس قدر کہا تھا کہ جوش اضطراب سے زبان بند ہو گئی ہیچ وتاب کا دریا موجزن ہوا۔ زار وقطار رونے لگی میڈیلائین اسکی آہ وزاری کو نہ دیکھہ سکی رومال سے اوس کے آنسو پونچھکے بولی "پیاری گریس۔ خدارا صبر کرو۔ ضبط وتحمل سے کام لو۔ تمہاری بے قراری سے مجھے اُلجھن ہوتی ہے۔ تم صاف صاف کہو۔ اُس عہد کی بابت کیا کہہ رہی تھین۔ کیسا عہد اور وہ کس سے ہوا تھا؟"

گریس۔ (گلوگیر آواز مین) "آہ! وہ عہد مین نے بارنی سے کیا ہے۔ لیکن نہین میڈیلائین اب ضبط کا یارا نہین رہا۔ افسوس

اُس نے عہد کر کے میرے شیشۂ دل کو چُور چُور کیا۔ ہزاروں ارمانوں اور تمناؤں کا خون کیا۔ (زیادہ بے قراری سے) لیکن پیارے چالسی! آخر یہ کب تک۔ ایک نہ ایک دن مین ضرور عہد شکن کہلاؤنگی۔ اور اگر یہ نہ ہوا تو موت کا جانستان تیشہ میرے حلق پر چل جائیگا اور ساری آرزوؤن کو خاک مین ملا دیگا (کہتے کہتے ہچکی بند ہو گئی)۔

میڈیلائین۔ (گریس کی ٹھوڑی پکڑ کے) پیاری گریس از برائے خدا اس بیتابی کو جانے دو۔ للّٰلہ اپنی جان ہلاک نہ کرو۔ راز دل بے تامل کہدو۔ مجھ سے جہان تک ہو سکے گا تمہاری امداد کرونگی

گریس۔ (اس کے کندھے پر سر رکھ کے) میڈیلائین۔ [illegible] پیاری! اور محبت بھری باتوں [illegible] راز دل کہنے پر [illegible] کر دیا ہے۔ ورنہ یہ کبھی ممکن [illegible] کسی کے سامنے ایک لفظ بیان کرتی۔ اور دوسرے مین [illegible] کو چنتی [illegible]

میڈیلائین۔ (جلدی سے) [illegible] اس [illegible] کا شکریہ ادا نہین کر سکتی یہ تمہاری خلقی شرافت ہے کہ آپ [illegible] اس قدر مہربانی کر رہی ہو

گریس۔ میڈیلائین۔ عرض [illegible] ہے کہ حسن اتفاق سے ایک دفعہ ڈاکٹر ہیتھرٹن کے [illegible] اور چالسی کی [illegible] کی آنکھین چار [illegible] ان سے آپس [illegible] اپنا

کام کر ڈالا۔ محبت و عشق کا تیر فوراً کلیجے کے پار ہوا۔ مکان پر آ کے میں نے اس بارہ خاص میں بارنی سے ذکر کیا۔ خیال یہ تھا کہ بارنی بڑی رغبت اور خواہش پر اظہار مسرت کریگا۔ مگر شیت ایزدی اُس وقت تو اُس نے خاموشی اختیار کی صرف اس قدر کہا کہ سوچ کے جواب دوں گا۔ آخر وہ چند روز بھی انتظار کی پر شوق گھڑیاں گن گن کے گذارے اور ایک دن بارنی نے یہ آ کے کہا۔

بارنی۔ گریس! میں نے اس شخص کی بابت بہت کچھ دریافت کر لیا۔

میں۔ (خوش ہو کر) تم پیارے ڈینہرسٹ کی نسبت؟"

بارنی۔ ہاں اُسی کی نسبت۔ گریس! میں نے اس معاملہ میں بہت کوشش کی۔ بہت اور اس شخص کے کمینے خیالات کا پتہ لگا لیا ہے"

میں۔ (حیران ہو کے) کمینے خیالات! اس کے کیا معنے۔ وہ تو ایک شریف نوجوان ہے"

بارنی۔ صورت دیکھنے ہی کو شریف ہے۔ باطن کا حال تمھیں کیا معلوم ہے"

میں۔ (زیادہ حیرانی سے) تم آپ ڈینہرسٹ کے بارے میں ذکر کر رہے ہیں"

بارنی "اُمی سیہ رو کا۔گریس۔ وہ بڑا نالائق شخص ہے۔تمہاری دولت کی چمک نے اُس کو اندہا کیا ہے۔اُس کو تم سے کچھ محبت نہیں۔ لہذا مین کہے دیتا ہون کہ تم اس خیال خام مین نہ پڑو۔ اور اوس کی محبت کو صفحۂ دل سے مٹا دو"

میڈیلائین نہایت خموشی و خوف کے ساتھ یہ پُرحسرت واقعہ سُن رہی تھی۔جب گریس بیان کر چکی تو وہ بڑے غور سے اُس کے چہرے کا مطالعہ کرنے لگی۔

گریس "میڈیلائین! مین بیان نہین کر سکتی کہ یہ سُن کے میری کیا حالت ہوئی۔مگر کرتی کیا؟ حکم حاکم مرگ مفاجات ہے"

یہ کہتے کہتے دفعتہً سر سے پاؤن تک کانپ اُٹھی۔میڈیلائین نے فوراً اُٹھ کے پیار و محبت کے ساتھ اُس کو گلے لگا لیا لیکن گریس نے بڑھتے ہوئے رنج و اندوہ کے جوش سے بمشکل اپنی پُرحسرت داستان ختم کی۔

گریس۔(حزین آواز مین) مین پہلے تو ایک عرصے تک اس معاملہ مین ضد کرتی رہی لیکن ایک دن بارنی نے بڑے زور سے کہا کہ وہ تمہین دہوکا دیا چاہتا ہے۔اُس کی خوفناک محبت کا خیال چھوڑ دو۔ جبراً و قہراً اس بات کو منظور کرنا پڑا۔ سنگ صبر سینے پر رکھ کے خاموش ہو رہی۔ اُدھر یہ اور ستم ہوا کہ اُس ہجران نصیب کو بارنی نے یہان کی آمد و رفت سے بھی روک دیا

اور میری پاس نصیبی پر ذرا بھی اور نہ کیا اب قریب دو ماہ کے گذر گئے ہین- اس عرصے مین مین نے کبھی اپنے دلدادہ کی صورت تو نہین دیکھی لیکن اوس کی شبیہ آنکھون مین پھرتی ہے- اور اُس کی محبت دل مین جوش پیدا کرتی رہتی ہے- آہ! کیا کرون عجب مصیبت مین ہون- ہر شب اپنے ارمانون کو تھپک تھپک کے پہلو مین سُلاتی ہون"

میڈیلائین- (اظہار افسوس کے بعد) "مسٹر چانسی ڈنہرسٹ کا کوئی دوست میلنگ فورڈ بھی ہے؟"

گریس- (استعجاب کی شان سے) "ہان ہے- لارڈ میلنگ فورڈ ا چینڈوز کے لارڈ کا لڑکا- وہ تو پیارے چانسی کا قدیم باوفا دوست ہے کیا تم اُسے جانتی ہوگی؟"

جس وقت میڈیلائین نے اپنے جان نثار مددگار اور جان پر کھیل کے بچانے والے غمخوار کا خطاب اور حیثیت کا حال گریس کی زبان سے سُنا- تو اُس کی مسرت کا کچھ ٹھیک نہ ہا آپ ہی آپ خوش ہوتی- اپنے پر خود نازان تھی- فرط انبساط نے چند سکنڈ تک تو اُسے بولنے کی اجازت نہ دی- مگر اب اپنی ستم رسیدہ سہیلی کو اُکتاتے دیکھ کے بولی "کل ریل ہی مین میری اُن سے ملاقات ہوئی ہے" اس قدر کہہ کے اُسنے سارا واقعہ مختصر الفاظ مین کہہ سُنایا- البتہ اس قدر احتیاط

ضرور رکھی کہ وہ باتین جو بلنگ نے بیاسی سے بابت اپنے برے سلوک کی نسبت کی تھین۔ وہ وہ دانستہ نہ بیان کین کیونکہ انکے دوہرانے سے گریس کے شیشہ دل پر ٹھیس لگنے کا احتمال تھا۔"

گریس۔ (سارا قصہ سُن کے) "ہربرٹ بلنگ نورڈ بڑا جوہر آدمی ہے۔ اور اُس تحسین و آفرین سے زیادہ کا حقدار ہے جو تمنے اسکی بیان کی۔ لیکن میڈیلائین نہ کی شان ہے کہ اس کو ہر شرافت اور جواہر حسن و خوبی کو بازاری تیھر سے زیادہ وقعت نہین دیتے۔ وہ تو اسکو جاہل مطلق اور نالائق سمجھتے ہین"

میڈیلائین "میرے نزدیک وہ سخت غلطی کرتے ہین۔ بلنگ کا احسان مین تمام عمر نہ بھولونگی اُنھون نے میری جان بچائی۔"

اس کے بعد دونون خاموش ہوگئین اور تھوڑی دیر ٹھہر کے میڈی لائین اپنے کمرے مین چلی آئی۔

دوپہر کو جم ان دونون دوستون کے پاس آیا اور بولا چلیے دریا آپ کے اشتیاق مین لہرین مار رہا ہے" دونون خورخدال جلدی جلدی تیار ہوئین اور جہاز دمنتظر کی سیر کو چلین۔ دوپہر کا وقت ہے۔ مگر یہ دوپہر صبح و فصل سے کم نہین ہے۔ ابر نے آسمان پر پہلے سے آفتاب کو بھی چھپا لیا ہے۔ اس کے رخ پر نور پر اپنا سیاہ پردہ ڈال دیا ہے تاکہ ان

چند سے آفتاب چند سے ماہتاب مختصر خرامون کو دیکھ کے اسکو محجوب نہ ہونا پڑے۔ ہوا آہستہ آہستہ اپنی نازک ادا کے خرام ناز کا نمونہ پیش کرتی ہوئی اٹکھیلیاں کرتی ہے۔ ایسے دل فریب سمان مین ساری آفت روزگار نازنینین ہاتھون مین ہاتھ دیے خرامان خرامان چلی جاتی ہین۔ نازک پیارے ہاتھون کو چھاتا اُٹھانے کی بھی تکلیف اُٹھانی نہین پڑتی۔ قدرت نے خود ہی یہ سامان پیدا کر دیا ہے۔ ابر کا سایہ ان کے سرون پر ہے۔ اور ہوا اُن پر موجون کی طرح اچھل رہی ہے۔

پیر و میرسنت سمندر کا کنارہ گو دور تھا لیکن یہ مسافت عجب مزیداریون اور دلفریبیون مین طے ہوئی دریا پر پہونچ کے دونون کشتی مین سوار ہو گئین۔ دیر تک سیر و تماشا کا لطف اُٹھایا گئین۔ اس اثنا مین وہ باتین ہوتی رہین جو ایسے اوقات مین اکثر ہوا کرتی ہین۔ لیکن ایک دفعہ جم نے بڑی تمکنت سے کہا "پارلی کو مجبیر اس قدر بھروسہ ہے کہ اُس نے میرا تمہارے ساتھ رہنا لازمی کر دیا ہے مین ہر وقت تمہارے ساتھ رہونگا خواہ تم سیر کرنے آؤ یا کسی اور کام کو بیرون شہر سے باہر جاؤ۔ مس گرلیس! اب تم میرے بغیر ایک قدم بھی مکان سے باہر نہین نکال سکتین"

گرلیس۔ (تیوری چڑھا کے) "تمہارا انشا مین نہین سمجھی اگر تکلیف

کر کے ذرا تشریح کرو تو شاید سمجھ مین آسکے"

جم اس کے جواب مین خاموش ہو رہا اور اب سیر سے بھی
طبیعت سیر ہوئی تو یہ پریوشین سر امینر مین پھر واپس آئین۔ یہان
پہونچکے جم تو ایک طرف کو چل دیا لیکن گرلیس اپنے کمرے کی
طرف لپکی ہی تھی کہ میڈیلائین نے بڑھ کے کہا "اگر اجازت ہو
تو مین بھی آؤن"

گرلیس "میڈیلائین۔ اسوقت مجھے اکیلا ہی رہنے دو"
میڈیلائین "تم اکیلے مین گھبراتی نہین"
گرلیس "گھبرانا کیا۔ عادی ہو چکی ہون۔ اور مین اکیلی تو نہین
ہوتی غم و الم کا ہجوم ــــ" جملہ ہنوز ختم ہی ہوا تھا کہ جم
بلائے ناگہانی کیطرح کمرے مین داخل ہوا۔
گرلیس۔ (گھبرا کے) "کیون خیریت تو ہے"
جم "ہان سب خیریت ہے۔ صرف مین اس قدر کہنے آیا ہون
کہ مسٹر بارنی اپنے کمرے مین بیٹھے میڈیلائین کو یاد کرتے ہین
اگر ان کو تکلیف نہو تو ایک منٹ کے لیے چلی جائین ــــ"
اس قدر کہتے ہی کمرے سے باہر چلا گیا۔

میڈیلائین نے بارنی کے کمرے مین پہونچکے ایک پر شوق
نگاہ وہان کی ہر چیز پر ڈالی۔ اس کی آرائش و زیبائش کو بغور دیکھا
یہ کمرہ اپنی سجاوٹ کے لحاظ سے اگر دلہن کہا جائے تو غیر موزون

نہین۔ صاحب خانہ ایک خوشنما راٹینگ ٹیبل[1] کے سامنے ایک قیمتی چوکی پر بڑی تمکنت اور غرور سے متمکن تھا۔

بارنی "مین نے تمھین اس لیئے تکلیف دی ہے کہ جم کی گفتگو سے مجھے ثابت ہوگیا ہے کہ اُس کی مجنونانہ حرکات نے گرلیس کی نازک طبیعت کو پریشان کیا ہے"

میڈیلائین "بے شک! بجا ارشاد ہے"

بارنی "اچھا تو میری غرض تمھین بُلانے کی یہ ہے کہ تم اُس کی طبیعت کو زیادہ بگڑنے نہ دو بلکہ اُسکی دلدہی کرو"

میڈیلائین "جہان تک مجھ سے ہوسکے گا دریغ نہ کرون گی لیکن سمندری سیر کے علاوہ اگر وہ خشکی کی سیر وتفریح بھی کرے تو نہایت مناسب ہے"

بارنی "لیکن اس صورت مین وہ ڈیہرسٹ سے ملتی رہیگی۔ اور ہماری غرض پوری نہ ہوسکے گی"

میڈیلائین "اگر وہ اُس سے ملنا ہے گا ہے مل لیا کرے تو ہرج ہی کیا ہے۔ سچ جانیئے کہ یہ تمام افسردگی جو آجکل ہے صرف اسی ملاقات کی خرابی سے پیدا ہوئی ہے"

بارنی (غصے کو مشکل ضبط کرکے) "مس میڈیلائین! تمھین میرے مکان مین قیام کیئے چند پہر گذرے ہین۔ لیکن تم میری معاملات

[1] لکھنے کی میز۔

سے اس قدر آگاہ ہو گئی ہو کہ گویا یہاں برسوں سے رہتی ہو۔ اور اب تمہیں یہ جرأت پیدا ہو گئی ہے کہ میری مرضی کے خلاف باتیں کرتی ہو۔ وہ بات مجھ سے چاہتی ہو جس کا میں سخت مخالف ہوں"

میڈیلائین۔ (متانت سے) "دیکھیے صاحب! میں یہ مانتی ہوں کہ مجھے آپ کے معاملات کی چنداں خبر نہیں۔ مگر لڑکی کا حال دیکھ کر میرا دل بیٹھا جاتا ہے۔ میں اُس کی حسرت دیار کی زندگی کو نہیں دیکھ سکتی۔ اُس کی باتیں میرے غم میں اضافہ کراتی ہیں"

بارنی "خیر۔ این گل دیگر شگفت"

میڈیلائین "مسٹر بارنی آپ نے میری بات نہیں سمجھی"

بارنی۔ (جھنجھلا کے) "میں سب سمجھتا ہوں۔ بس اب آپ تشریف لے جائیں لیکن خیال رہے کہ میری خوشی اور ترقی کا دار و مدار آپ ہی پر ہے"

میڈیلائین "آپ کچھ رنجیدہ ہو گئے ہیں۔ میرا کہنا یہ ہی ہے کہ میری مراد کو نہیں سمجھے"

بارنی "اچھا جو تمہارا دل چاہے کرو۔ لیکن کوئی ایسی بات ہرگز نہ کرو جس سے ڈنہرسٹ اس ناوان لڑکی کا دل اپنے قبضے میں کر سکے"

اِس گفتگو کے بعد میڈیلائین بارنی سے رخصت ہو کے

اپنے کمرے میں چلی گئی۔

تیسرا باب

پوشیدہ ملاقات اور رقابت

پیرونیری کی سکونت میڈیلائین کے لیے کسی دلچسپی کا باعث نہوئی کیونکہ اسکی راحت و خوشی کا انحصار اس کی چار دیواری کے اندر محدود تھا۔ اس کا بہت سا وقت فرقت نصیب گریس کی نازبرداری میں گزرتا۔ ہر وقت اس کے نازک چھوٹے کہائے ہوئے دل پر اپنی میٹھی میٹھی باتوں کا مرہم لگاتی۔ مگر درد فرقت کسی طرح کم ہونے میں نہ آتا تھا۔ اور دل کی ٹیس تھی کہ بڑہتی جاتی تھی۔ میڈیلائین کی سحر بیانی کچھ کارگر نہ ہوتی جنون محبت اور سودائے عشق روز افزون ترقی کرتا تھا۔ ناتوانی و پریشانی کمال درجے کو پہونچ گئی تھی اور منزل عشق کو پوشیدہ اور چھپا رکھنے کے دنوں کی جدائی چغلخور زردی رخسار اس کے چہرے سے نمایاں ہو گئے اس کی دلی حزن کو ظاہر کرتی تھی۔ مگر میڈیلائین کی حسن تدبیر سے اس کے دن میں ایک آدھ گھڑی افاقہ ہو ہی جاتا۔ طبیعت کچھ سنبھلتی نظر آتی تو تھوڑی ہی دیر میں پھر اسی قسم کے دورے کا دورہ ہوتا۔ اپنے دلدادہ کی یاد میں الجھتی اور تڑپتی تھی۔ میڈیلائین کا کچھ بس نہ چلتا تھا۔ بلکہ

اس مرلفیۂ عشق کے ساتھ وہ خود بھی بیمار ہو گئی۔ یہ کیفیت تھی
کہ گرلیس کی بے قراری دیکھہ دیکھہ کے خود بھی اندر ہی اندر گھلی
جاتی تھی۔ علاوہ بریں ایک اور خلش جو میڈیلائین کو بار لی کہ
وجہ سے تھی اکثر چین نہ لینے دیتی۔ گمنوٹن سکوت کے عالم
مین ٹھہایا کرتی تھی اب سینٹ دتھین مین قیام کیے اسکو ایک ماہ سے
زیادہ گذر چکا تھا۔ اس عرصے مین صاحب خانہ اور اسکی
کئی ایک ملاقاتین ہوئین۔ مگر ان کی بیڈ ہیب نگاہون سے میڈیلائین
تاڑ گئی کہ وہ کسی اور ہی نظر سے اس کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ اُس نے
اکثر موقع پر ہنسی ہنسی مین اس کے ساتھہ کچھہ چھیڑ چھاڑ بھی کی۔ اور
جب حد سے گذرنا چاہا تو میڈیلائین نے اُس کو اپنی حکمت عملی
سے ہمیشہ ٹال دیا۔ صاحب خانہ کے دستور العمل سے تنگ
آکے وہ شاید نوکری پر ٹھوکر مار کے چل دیتی۔ مگر گرلیس کی زبون
حالت اس کے ارادہ کو پورا ہونے نہ دیتی۔ اس روحانی تکلیف
کا کانٹا اس کو بے طرح آزار دیتا۔ لیکن اپنی مہربان مشفقہ کی
خیر خواہی کے خیال سے صبر و شکر اختیار کرتی تھی۔

ایک دن حسب معمول بازار سے کچھہ سودا سلف خرید کے
واپس لوٹ رہی تھی کہ ڈاکٹر ہیتھرٹن سے ملاقات ہوئی۔
ہیتھرٹن نے اپنی گفتگو کے سلسلہ مین مجھے تعجب ہے کہ
ہیتھیو بریڈان نے اپنی کم سن اور نادان لڑکی پر ا یا ...

کیون مقرر کیا- وہ بارنی کا کس وجہ سے دلدادہ و شیدا تھا- اور اب دیکھیے کیا ہوتا ہے- اس لیے کہ اس نے اس بھولی لڑکی پر بے طرح قابو پالیا ہے اور گریس خود اُس کے لیے دیوانی ہو رہی ہے- کم بخت بارنی کی نظر اس مرقع حُسن و خوبی پر للچائی ہوئی پڑتی ہے- خدا ہی خیر کرے معاملہ بیڈھب ہے"

ڈاکٹر ہتیھرٹن کی تقریر نے میڈیلائین کے ہاتھ پاؤن سن کر دیئے- کچھ تو پہلے ہی سراپا غم والم بنی ہوئی تھی کچھ اس نئی تڑپا دینے والی خبر نے اس کو بے چین کر دیا- یہ خیال کر کے نہایت حیران ہوتی تھی کہ بارنی خیر سے گریس کے سیب ذقن پر دانت لگائے بیٹھے ہین اور ایک گلچین بے روش بن کے اس کے پھُولے پھلے باغ حُسن کو اُجاڑا چاہتے ہین- یہ سوچتے سوچتے ایک دفعہ ہجوم خیالات سے گھبرا کے دل مین کہنے لگی" اس موذی بارنی کی ہرجائی طبیعت کا بھی کچھ حال نہین معلوم ہوتا- نہ معلوم اس کے سیاہ دل مین کیا کیا کھوٹ بھرے پڑے ہین- اس بد باطن کے دامن پر خدا جانے کیسی کیسی سیاہ کاریون کے دھبّے لگے ہوئے ہین- آہ! بیچاری گریس تو اس صیاد کے دام فریب مین ایک بلبل کی طرح اسیر ہے - اور بُلبل بھی وہ جو پر و بال نہ ہونے پر بھی قفس کی چار دیواری مین محبوس کی گئی ہے- اے خداوند مسیح! آپ اس پر رحم کرین (با آواز

مگر وہ تو مسٹر بارنی سے ہرگز خوش نہیں- میرے خیال مین وہ اس کی صورت سے بیزار ہے"

ہیتھرٹن- (غصے سے) "وہ ایک جاہل مطلق- پہلے درجہ کی پاگل اور نادان ہے- بھلا اوس کی حماقت نہین تو اور کیا ہے کہ اپنے پوشیدہ معاملات مین سرپرست کو دخل انداز ہونے دیتی ہے- ایسے بیہودہ آدمی کو تو اپنی چھپی کارروائیون (ذاتی) معاملون مین ہرگز مخل نہ ہونے دینا چاہیے"

میڈ یلا ئین "بے شک! آپ کا فرمانا بجا ہے"

ہیتھرٹن- (بہت ہی نرمی سے) "مس میڈیلائین- تمہین بارنی کی پالسیون کی ابھی تک خبر نہین- وہ ایک ہی شورہ پُشت ہے مین کہتا ہون کہ اگر یورپ کا ہر دیار (وامصار) چھان مارین تو بھی چانسی ڈینہرسٹ جیسا وجیہ و شریف آدمی نہ ملے گا- مگر یہ مس گریس کی خلقی کمزوری کا باعث تھا کہ بارنی کے کہنے مین آگئی ورنہ"

میڈیلائین- (قطع کلام کرکے) "تم نہین دیکھتے کہنے سُننے مین نہین آئی"

ہیتھرٹن "کہنے سُننے مین نہین آئی- لیکن بارنی نے دباؤ ڈالکے اُس سے یہ عہد تو لے لیا کہ ڈینہرسٹ کے ساتھ شادی نہ کرے گی"

میڈیلائین- (مسکراکے) "تو پھر ہوا کیا! قسم کھانے کے لیے ہی اور وعدہ توڑنے کے لیے"

ہیتھرٹن "اب یا تو وعدہ توڑے گی اور اپنے ہاتھوں خود ہلاک ہو گی۔ یا اُس دیوانے نارٹن کے ساتھ شادی کرے گی جو موت سے کسی طرح کم نہیں۔ بس یہ سمجھو کہ جیتے جی مر گئی ۔۔۔"

اس جملے نے میڈ یلائین کے اور بھی حواس گم کر دیے۔ اُسنے تعجب سے ہیتھرٹن کے غصے اور رنج سے تمتمائے ہوئے چہرے کو دیکھا اور دل میں کہا۔ الٰہی خیر! این گل دیگر شگفت! (بآواز) "مسٹر ہیتھرٹن یہ سچ ہے؟ آہ! اگر لیس اور مخبوط الحواس جم سے شادی کرتی ہے"

ہیتھرٹن "مس میڈ یلائین۔ میں اس معاملہ میں زیادہ بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ ہم اب پیرومنیر کی عمارت کے عین سامنے پہونچ گئے ہیں اور تم جانتی ہو کہ دیوار ہم گوش دارد۔ جب بارنی ہم دونوں کو اکٹھا آتا ہوا دیکھے گا تو ضرور شک کرے گا پھر گرلیس کی فلاح و بہبودی و رکنار رہ جائے مزید رنج دینے کی فکر کرے گا۔ نیز ہمیں بھی نقصان پہونچائے گا۔ اب اور تو میں کچھ نہیں کہتا لیکن تمہیں اس قدر ہدایت کیے دیتا ہوں کہ آج سے تم منیر کے حالات چشمِ بینا سے دیکھتی رہو۔ وہاں کی ہر ایک آواز کو گوش ہوش سے۔ خصوصاً مراقی جم کی تو ہر وقت نگرانی کرتی رہو۔ اس کا کوئی قول و فعل تمہاری نگاہوں سے اوجھل نہ رہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ اپنی شیرین کلامی

اور خلوص و محبت کی امداد سے صاحب خانہ کو اس طرح اپنا گرویدہ بنا لو کہ اوسے شک کرنے کا اصلا موقعہ نہ ملے۔ اور تمہارا جال بخیر و خوبی پھیل جائے" اس قدر کہتے کہتے دونوں عین منیر کی دیوار کے نیچے پہونچگئے۔

ایک آواز" اخاہ! آج تو ہیتھرٹن اور میڈ یلائین مین بہت ہی گہری گفتگو ہو رہی ہے۔ بندہ پرور۔ میڈ یلائین مین تو کوئی نقص نہین پھر آپ اس نسخہ کی ترمیم و تجدید مین کس لیے سرگرم ہین"

یہ آواز پیرو منیر کے باغ کے اس طرف سُنائی دی اور ڈاکٹر ہیتھرٹن نے متکلم کی آواز سُنتے ہی اُس کی شکل بھی دیکھ لی اور بولا۔

ہیتھرٹن" مسٹر بارنی۔ آپ نے گرلیس سکٹے! اسطے یہ بہت اچھا کیا کہ اُس کو سمندر کی سیر کی اجازت دیدی۔ مین اس بارے مین مس میڈ یلائین سے گفتگو کر رہا تھا"

بارنی" آپ بجا فرماتے ہین۔ لیکن —— اس قدر کہہ کے خاموش ہو گیا۔

ہیتھرٹن" کیون۔ آپ نے جملہ نا تمام ہی چھوڑ دیا۔ فرمائیے تو سہی لیکن کیا"

بارنی" مجھے اس قاطع الطریق کا خطرہ ہے"

بلیتھرٹن "اگر آپ میری عرض مانیں تو اس لڑکی ہی کو نکال باہر کریں تاکہ کوئی خدشہ نہ رہے۔ اس کو محبوس رکھنا اور نگرانی کا دردِ سر خود مول لینا بے سود ہے" اور ڈاکٹر بغیر جواب سُنے ایک طرف چل دیا۔

بارنی "تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ گریس سمندر اور خشکی کی سیر کیا کرے"

یہ سوال کافرادا معلمہ کے سامنے اس جلدی میں پیش کیا گیا کہ بیچاری کو جواب کے لیے چند سکنڈ تامل کرنا پڑا۔ آخرکار بولی

میڈیلائین "میرے خیال میں تو گریس کی صحت کو درست رکھنے کا اس سے اور کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے"

اس گفتگو کے سلسلہ میں دونوں ڈیوڑھی کے قریب جا پہونچے۔ اب بارنی نے پیاری نازنین کی اُنگلی پکڑلی اور اس کو اپنے کمرے کی طرف لے چلا۔ کمرے میں پہونچ کے بارنی نے میڈیلائین کو اپنے سامنے ایک چوکی پر بٹھایا۔ اور خود بڑے غور سے اس زیبا شمایل کو دیکھنے لگا۔ نازنین و نازآفرین میڈیلائین دلبری و زیبائی کا ایک اعلےٰ ترین نمونہ نظر آتی تھی پتلے گلابی ہونٹ اپنی قدیم صفت کو نباہے جاتے تھے۔ یعنی اس پری پیکر کے چھوٹے سے مُنہ کے گرد حلقہ کشتی کرکے اس معشوقہ کا غنچہ دہن ہونا ثابت کر رہے تھے۔ اگرچہ گورے چہرے کی پتلی اور نازک

جلد کے نیچے تازہ خون لہرین مارکے عجیب دلکشی کا عالم پیدا کرتا تھا۔ مگر اُس کا نیلی نیلی رگون مین پہونچکر اور ہی لطف دکھاتا تھا اُسکے صاف اور چکنے رخسارون کی دلفریب سرخی بارنی کو تڑپائے دیتی تھی۔ اس کا دل خون خون ہو رہا تھا۔

جیسا کہ ہم نے بیان کیا نازنین میڈیلائین عجیب آن بان سے بارنی کے مقابل بیٹھی تھی۔ اس کا چہرہ گو ویسا ہی خوبصورت تھا جیسا ہمیشہ ہوا کرتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ ڈاکٹر کی عجیب و غریب باتون نے اس پر انتشار کا غبار ضرور چھا دیا تھا۔ اس اہم معاملہ پر غور کرتے ہوئے اس کی تیر برسانے والی آنکھین زمین پر جھک پڑین اور نورانی گردن کی گوری گوری جلد عجیب دلفریب جینت کھاکے قیامت ڈھانے لگی۔ اس کی چشم حیا کرنے والی ادا خنجر آبدار بن کے بارنی کے دل پہ پڑی۔ اس کا بے ایمان دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔ صبر و استقلال کو خیرباد کہہ بیٹھا جذبہ عشق مین اس کا پر شوق ہاتھ ماہ لقا میڈیلائین کی طرف بڑھا۔ اس بیچاری نے سیاہ کار بارنی کی حرکت نازیبا کا مشاہدہ کرتے ہی ایک سسکی بھری اور خائف ہو کے ذرا پیچھے کو ہٹی۔ بارنی چونکہ جذبات کا ذہ مین دب چکا تھا چوکی سے بلا کی طرح اوٹھا اور بگولے کی طرح نازک اندام میڈیلائین پر جا پڑا شہواتی قوت کے غلبہ سے کانپتا ہوا ہاتھ ناگہان کسی کی نرم

گوری کلائی پر پڑا۔ نازنین نے تڑپ کے اس کے مضبوط چنگل سے نکلنا چاہا۔ مگر بے سود۔ خوف و دہشت کے زبردست دھکے نے اس پر آفت ڈھا دی۔ سر سے پاؤن تک کانپ ہی رہی تھی کہ بارنی نے اس کے تیور پہچان لیے اور اس کو تسلی و تشفی دینے کے لہجہ مین بولا۔

بارنی "گھبراؤ نہین۔ مین تمہین اس لیے یہان لایا ہون کہ تم سے ایک عہد لون"

میڈیلائین۔ (ہراسان ہو کے) "عہد کیسا؟"

بارنی "اگرچہ مین نے گریس کو سمندر اور خشکی دونون کی سیر کی اجازت دیدی ہے لیکن تم سے یہ عہد لیتا ہون کہ گریس کو ڈینہرسٹ سے کبھی نہ ملنے دو گی"

میڈیلائین۔ (حواس درست کر کے) "ہان! ہان مین وعدہ کرتی ہون کہ کبھی گریس کو چالسی سے نہ ملنے دون گی اور ایک حرف بھی اُس تک نہ پہونچاؤن گی"

بارنی "اچھا تو پھر تمہین اختیار ہے کہ یہ سلسلہ آج ہی سے شروع کر دو"

میڈیلائین۔ (خوش ہو کے) "بہت بہتر۔ لیکن آپ میرا ہاتھ تو چھوڑ دین"

یہ سُنکے بارنی نے ایک محبت آمیز نگاہ میڈیلائین پر

روئے زیبا پر ڈالی۔ جس کا مفہوم نوخیز معشوقہ نے فوراً سمجھہ لیا۔
اور گردن جُھکالی مگر بارنی نے اس کی نرم ٹھوڑی پکڑلی اور بولا
بارنی "ہاتھہ تو مین چھوڑے دیتا ہون لیکن تمھین میری محبت
کا بھی کچھہ خیال ہونا چاہیے۔ میڈیلائین! آہ! میری پیاری
میڈیلائین۔ میری تم پہ جان جاتی ہے"

یہ جملہ سُنتے ہی نازنین کا رنگ فق ہوا۔ چہرہ گلاب کی نازک
پنکھڑیون کی طرح مُرجھا گیا۔ جواب مین کچھہ کہنے نہ پائی تھی۔ ابھی
چُپ چاپ بیٹھی سوچ رہی تھی۔ گویا اس کے نازک لبون پر مُہر
خاموشی لگی ہوئی تھی۔ لیکن ادہر تو اس کے مُنہ پر ایک مُہر خموشی
لگی ہوئی تھی اُدہر مکار سرپرست نے جذبۂ محبت مین اُس کو
آغوش تمنا مین کھینچا اور چھاتی سے لگاتے ہی پیارے گورے
گورے گالون پر بوسے لیتے لیتے درجنون مُہرین لگا دین اور
پھر مُہر کے ثبت کرتے وقت کہتا تھا۔ پیاری میڈیلائین۔ تم بہت ٹھنڈی
معلوم ہوتی ہو۔ آہ! تمھارے گال سرد کیون ہین۔ مین تمھاری
محبت مین مٹ چُکا ہون۔ پیاری دلربا! کیا تم ایسی بیرحم ہو کہ میری
محبت کا کچھہ خیال نہ کر کے میری جان لوگی"

نازنین عجب طرح کے عذاب مین تھی ایک زبردست اور
بدباطن شخص کے پنجہ مین گرفتار ہو چکی تھی۔ کرتی تو کیا کرتی بہت
ہی گھبرائی۔ آخر کار جھنجھلا کے بولی "بارنی! تمھین اپنی عزت کا

خیال کرنا چاہیئے ورمیری عفت کا لحاظ کرنا چاہیئے - اپنے حرکات کو دیکھو اور شرم کھاؤ"

بارنی " اے جان! اب پاس ولحاظ کیسا - میری تو اس صورت زیبا پر جان جاتی ہے - بخدا دل کے تقاضون سے بہت ہی تنگ آکے آج اتنی جرات کر بیٹھا ہون"

میڈیلائین مارے خوف کے سہی جاتی تھی - اس کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ کی سی کیفیت پیدا ہوگئی تھی - چہرے پر ہوائیان چھوٹ رہی تھین - ہونٹ راکھہ کے ایسے سفید اور چشم [illegible] ان مین آنسو بھر آئے تھے جو آبدار موتیون کی طرح گورے گالون کی [illegible] ان سطح پر ڈھلک رہے تھے - آخر بہت ہی خ[illegible]ناک ہوکے اور جوش کے ساتھہ بولی " اب مجھے جانے دو"

بارنی - (اس کا ہاتھہ پکڑکے) " پیاری کیا تمھین میرے ساتھہ محبت " نہین - آہ! کیا میری محبت کے جواب مین تمھارے منہہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلے گا"

میڈیلائین - (غصہ سے) " مین تمھارے ساتھہ ہرگز محبت نہ کرونگی - مسٹر بارنی تمھین اس بات کے کہنے کی کیونکر جرأت ہوئی - پہلے اپنی عمر تو دیکھو - مین اگر تمھین اپنا باپ کہون تو بیجا نہین - افسوس! یہ عمر اور یہ ہوس "

بارنی - (غلبہ نفسانیت مین) " اوہ! عمر کے زیادہ ہونے کی کوئی

پرواہ نہیں - کیا میں کسی نوجوان سے طاقت - لیاقت [illegible]
اور مضبوطی میں کم ہوں - پیاری دلربا - میں تمہارا [illegible]
رہوں گا

نازنین گردن جھکا کے اپنی قسمت پر غور کرنے لگی [illegible]
بارنی نے دستور اپنی محبت کا لکچر دینا شروع کیا - وہ [illegible]
کی باتیں کرتا تھا مگر میڈیلائین کی نفرت لحظہ [illegible] تھی
[illegible] سوچتی تھی کہ کیا تدبیر کرے جو اس [illegible]
- بارنی کی نگاہوں سے شرارت ٹپک رہی [illegible] ٹکٹکی
لگائے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی - اور وہ اس کی [illegible] نگاہ
میں مسکرا دیتا تھا - یہ مسکراہٹ تیر کی طرح میڈیلائین کے
[illegible] دل میں کھب جاتی تھی - اور وہ زیر لب [illegible]
رہ جاتی تھی -

یہ وقت نوجوان مس میڈیلائین کے لیے [illegible] نازک سا
تھا - وہ اپنی عصمت کے بچاؤ کی بہتیری تدابیر سوچتی تھی مگر کچھ
میں خاک بھی نہ آتا تھا - چند منٹ تک یہی عالم طاری رہا
اور نازآفرین میڈیلائین ایک [illegible] عورت کی طرح چپ چاپ
کھڑی جذبات عشق میں جو اس کو [illegible] دینے والے بارنی کی طرف
برابر ٹکٹکی لگائے رہی - اب ناگہاں بارنی کے ہونٹوں کو جنبش
ہوئی اور بولا -

بارنی۔ "میری دلربا! تمہیں میری طبیعت کا حال نہیں معلوم [illegible]
میں نہایت [illegible] ہوں اور [illegible] سے نہ ملنے والا شخص
[illegible] کی طرف ایک دفعہ توجہ آتا ہے
[illegible] کے پورا [illegible]۔"

میڈیلائن۔ "[illegible] بے شک! بجا ارشاد ہے۔"

بارنی۔ "میڈیلائن! میں خلاف نہیں کہتا۔ تمہیں میرے ارادوں
اور [illegible] خبر نہیں۔ البتہ آہستہ آہستہ
سب [illegible] حاصل [illegible] اور میرا جذب دل ایک دن
ضرور اپنا اثر دکھائے گا۔ دلربا! میں اپنی عمر میں کسی چیز سے بہت
[illegible] تنگ آیا ہوں تو وہ تمہاری محبت ہے۔"

میڈیلائن۔ "[illegible] اور اسی میں ہمیں کامیاب ہونا
بھی دشوار ہے۔"

بارنی۔ "کیوں؟"

میڈیلائن۔ "خود ہی سوچیے۔"

بارنی۔ (تھوڑے تامل [illegible]) ہاں میں سمجھ گیا۔ میرا گمان بالکل
صحیح نکلا۔ آہ! میڈیلائن! تم نے لارڈ میلنگ کو اپنی محبت کے
لیے چھانٹ لیا ہے۔ افسوس! تم اس کو جان بچانے والا
تصور کرتی ہو۔"

نازنین نے مضطربانہ نگاہوں سے بارنی کی طرف دیکھا۔

بارنی "جو کچھ تم دل مین سوچے بیٹھی ہو بالکل غلط ہے۔ اُس سے کسی طرح کی اُمید نہ رکھو۔ وہ بڑا نالائق شخص ہے"

نازنین حیران تھی کہ اِن باتون کا کیا جواب دے۔ ہرچند غور کرتی لیکن کچھ بن نہ پڑتی تھی۔ آخر اس نے دل کڑا کرکے کہا "آپ اُسے کیونکر جانتے ہین۔ کیا وہ کبھی یہان آیا تھا"

بارنی "مین اُسے ایک عرصہ سے جانتا ہون۔ اور جب سے تم یہان آئی ہو وہ کئی مرتبہ یہان آچکا ہے"

میڈیلائین۔ (حیران ہو کے) "کئی مرتبہ۔ وہ کب ؟"

بارنی "آجکل ہی۔ مین نے اگرچہ اُس کے ساتھ بہت ہی نرمی اور حلیمی کا برتاؤ کیا ہے۔ مگر وہ سلوک کچھ ایسے رُدکھے پن سے کیا گیا ہے جس سے اُمید نہین کہ آئندہ وہ یہان آنے کی جرأت کرے"

میڈیلائین اپنے چاہنے والے کا ذکر غور سے سُنتی اور بارنی کے شرارتی چہرے کو نہایت غور و خموشی کی نگاہون سے دیکھتی رہی۔ جس پر دوران گفتگو مین طرح طرح کے خوفناک آثار نمایان ہوئے اور مِٹ گئے۔ جب اُس نے میلنگ فورڈ کے اشتیاق و محبت کا اندازہ اپنے دل مین کیا تو بے قرار ہوگئی اور اُس کی پیاری رسیلی آنکھون کے سامنے میلنگ کی دلکش تصویر پھرنے لگی۔ اس کے خیالات کا سلسلہ اُسوقت ٹوٹ گیا

جب اُسنے بار۔ نی کو یہ کہتے سُنا "میڈ یلائین۔ دنیا بھر مین شاید کوئی چیز بہی مجھے اتنی عزیز نہین جتنی کہ تم ہو۔ حیف ہے کہ تم میری محبت کی قدر نہ کرو۔ مگر نہین مجھے یقین کامل ہے کہ یہی محبت و عشق کا بیج جو دل مین بویا جا چکا ہے ایک دن ضرور ثمر لائے گا اور کسی وقت ——" اور اس نے ایک محبت بھری نگاہ معشوقۂ گلبدن کے چہرے پر ڈال کے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور بولا "تمھاری صورت اور نگاہون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن میری ہوگی اور ضرور ہوگی"

میڈ یلائین گھبراہٹ اور مخلصی کے جوش مین بے محابا اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔ چند قدم گئی ہوگی کہ آواز آئی "بیشک ایسا ہی ہوگا" اس نے گردن پھیر کے بولنے والے کی صورت دیکھی تو گریس پر نظر جا پڑی جو کھڑی مسکرا رہی تھی۔

گریس۔ (قریب آکے) "مین نے آج اپنے سربراہ سے سُنا ہے کہ آیندہ ہم دیوانہ جیم کی نگرانی کے بغیر سیر کیا کرین گے۔

میڈ یلائین "یہ تو ایک غیر متوقع تبدیلی واقع ہوئی ہے"

میڈ یلائین "بے شک غیر متوقع ہی کہنا چاہیئے۔ (تھوڑے سکوت کے بعد) گریس مین تمھین چند ایک ضروری باتون کی سماعت کی تکلیف دینا چاہتی ہون"

گریس۔ (حیرانی سے) "کہو وہ کونسی خاص باتین ہین"

میڈیلائین "بہت سی باتین نہین۔ صرف ایک [illegible]

گریس۔ (زیادہ حیرانی سے) "آخر کیا ہے۔ معلوم تو ہو"

میڈیلائین "کیا تم کبھی [illegible] شادی کرو گی"

گریس۔ (حیرت کی شان سے) "مجھ سے شادی! [illegible] کس نے تمہارے دل مین ڈال دیا۔ تمہاری فہم سے [illegible] بلند پروازی کیونکر دکھائی۔ پیاری میڈیلائین [illegible] حواس باختہ گنوار کے ساتھ شادی کر سکتی ہون [illegible]"

میڈیلائین "میری اچھی گریس! [illegible] میرا مطلب اس بات کے کہنے سے [illegible]"

گریس "وہ بھی کہہ ڈالو"

میڈیلائین "میرا خیال ہے کہ اگر تمہارا سرپرست اس بات پر مجبور کرے تو پھر ــــــ"

گریس "مین اپنے سرپرست کی اور سب باتون کو بخوشی منظور کرتی ہون لیکن یہ بات ہرگز منظور نہین کر سکتی۔ [illegible] معاملے مین صاف ٹکا سا جواب دیدون گی مجھے یہ کسی حالت مین گوارا نہین کہ ایک اجڈ اور جاہل مطلق سے شادی کرون"

میڈیلائین "تمہین ایسا ہی کرنا چاہیے۔ پیاری گریس میری یہ دلی خواہش ہے کہ تمکو ہمیشہ خوش و خرم دیکھون"

اس محبت بھرے جملہ سے کسی کا پیارا پیارا مکھڑا [illegible] کی

طرح کھل گیا۔ [illegible] کمال جوش مسرت سے سرخ ہو گئے۔ اور
گریس نے [illegible] آراستہ کیا۔
گریس [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] بارنی کی پیارے چانسی
کی [illegible] اس کے نزدیک مقبول و
معقول [illegible] اس غلط فہمی سے بارنی کو اور چند
روز تک [illegible] ارمانوں اور آرزوؤں کی پرواہ
نہ کی [illegible] کیونکہ میری حیات کا جام لبریز ہو چکا۔ پھر کوئی چیز
[illegible] ہوں کے سوا میری خواہش کو نہ
پورا [illegible] گی۔"

[illegible] کے بعد [illegible] چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ اسی
وقت دونوں قیامت خراموں کو [illegible] کی سیر کو جانا تھا۔ دونوں
[illegible] سوشان [illegible] کے گھوڑے اور شوق کی
گاڑی [illegible] سمندر کی جانب چلیں ان کی قیامت خیز
چال [illegible] رفتار قیامت
[illegible] کلیجے مسلے گئے۔ تیکھی
[illegible] کو گھائل کیا۔ [illegible] قربان
[illegible] سامنے نکلیں۔ انہوں
نے [illegible] دل ان کا نشانہ
بنے ناز کے۔ [illegible] لبوں نے حسن پرستوں کو شہید کیا۔

یہ سب کچھ ہوا مگر بے رحم و سفاک حسینان وتھین اسی ناز و
انداز کے ساتھ سب کی امیدون کو خاک مین ملاتی - ان کے
ارمانون کو بلیستی ہوئی سمندر تک جا پہونچین اور سیر و تفریح
مین مشغول ہوگئین - سمندر کے گرد سیکڑون گھنے درخت اور
خوشبودار پھولون نے ہجوم کرکے عجب دلفریبی کا عالم پیدا کر دیا ہے
گلہاے رنگا رنگ کی بوباس بھینی بھینی مہک - صاف و شفاف
پانی کی چمکیلی اور کسی کی آئینہ نما پیشانی کی شکنین دکہانے والی
لہرین - شبنم کا دھلا ہوا سبزہ یہ سامان فرقت نصیبون - پژمردہ
دلون کو نئے سر سے زندہ کرنے اور آنکھون کو ٹھنڈک پہونچانے والا
ہے - اس کا اثر ان کے دلون پر جادو کی طرح ہوتا ہے - ان گھنے
درختون مین پہونچتے ہی میڈ بلائین توا پنی ہمراہیون سے علحدہ
ہوگئی اور پھول چن چن کے گلدستہ بنانے لگی - گلہاے
شگفتہ اس مرغزار مین اس کثرت سے پھیلے پڑے تھے کہ
گل اندام مالن کو ایک گلدستہ تیار کرنے مین کچھ زیادہ زحمت
نہ اٹھانا پڑی - گلدستہ بڑی آسانی اور تعجیل سے تیار ہوگیا
جب وہ اس کام سے فراغت پا چکی تو گرلیس کی نسبت سوچنے
لگی - کچھ دیر سوچ کے ذرا اونچی آواز مین بولی "گرلیس اس قدر
مین گھبرا نہ گئی ہو مجھے جلدی اس کے پاس جانا چاہیے"
یہ کہتے ہی ایک طرف کو لپکی لیکن چند ہی قدم جا کر رک گئی

ناگہان ایک عجیب وغریب سین نظر پڑا۔ کچھ خائف اور کچھ حیران ہوئی۔ بہاگی اور ایک گھنے درخت کی آڑ مین کہڑی ہو کے اس وحشت خیز منظر کو بڑے غور سے دیکہنے لگی اب اس کی نظر کے سامنے ایک انوکہی سینری تہی۔ اس نے دیکہا کہ عصمت وعفت کی گڑیا گریس ایک اجنبی مگر خوش رو نوجوان سے ہمکنار ہے۔ اس گبرو جوان نے اُسے آغوش محبت مین کہینچا ہے۔ وہ بہی بے خوف وخطر اس کے گلے سے لپٹی ہوئی ہے پیاری نازنین کی گوری باہین نوجوان کے گلے مین اور اُس کے مضبوط مگر سڈول ہاتھ گریس کی نورانی گردن مین حمایل ہین۔ ان سب پر طرہ یہ کہ جوان کے نازک ہونٹ کسی کے چکنے رخسارون پر پہسلے پڑتے ہین۔ جوش محبت اور جذبۂ الفت نے عجیب بے خودی کا عالم طاری کردیا ہے۔ گریس کے دراز اور ریشم کے ایسے نرم بال اُلجہہ اُلجہکے اُس کے اُبہرے سینے اور پتلی کمر کے گرد بکہرے ہوئے ہین بوان مین بندھا ہوا ربن (فیتہ) الگ زمین پر لوٹتا پہرتا ہے شاید یہ اسلیے کہ اس کو بالون سے جُدا ہونا منظور نہ تہا اور غالباً اس کی اضطراری اسی بات پر شاہد ہے۔ نوجوان اجنبی کا منہ گریس کے گورے گالون کی مخملی سطح پر اس طرح جما ہے کہ وہ بہ مشکل کسی وقت ان سے جُدا ہوتا ہے۔ اس علیحدگی کے وقت ایک دفعہ جو آواز اس کی زبان سے نکلی یہ تہی "ہای پیاری!

اس چرخ تفرقہ پرداز کا برا ہو افسوس! ایام مفارقت میں کیسی کیسی
تکلیفیں ہم اٹھائی ہیں کیسے کیسے رنج سہے ہیں پیاری گرلیس- آہ!
میری جان سے پیاری گرلیس!! اگرچہ یہ سب کچھ تھا لیکن ایک
امید تھی کہ ہر وقت مونس و غمخوار تھی- یہی گرتے وقت سنبھالتی
اور خودکشی کرتے وقت ہمیشہ سپر بنی رہی- الحمدللہ کہ تمہاری
صورت زیبا کو جیتے جی دیکھ لیا- تن مردہ نے جان تازہ پائی"

گرلیس- "ڈک ڈول کے" لیکن ان باتوں میں کیا تھا تصور"

نوجوان "یہ تو میں نہیں جانتا- ہاں تم آج بھی [illegible] جان
پر کھیل جاتا اور دنیا دار وابستگان محبت کی فہرست میں نام
درج کرا جاتا- پیاری دلربا! گو تم نے میرے ساتھ بے وفائی کی
مگر مجھے اطمینان تھا کہ کبھی تم اپنی غلطی پر متنبہ ہو گی اور عنقریب
انشاء اللہ ایک نہ ایک دن تمہارے دل سے وہ مشورہ کو دور کر [illegible]"

اس وقت معلوم ہوتا تھا کہ گرلیس بگڑے ہوئے حواس
درست ہو جانے کی منتظر تھی اور اپنے جوش [illegible]
جواب کے لیے الفاظ ڈھونڈتی تھی- تھوڑی دیر بعد اس نے
اپنے آپ کو سنبھالا اور شرم آلود چشم و ابرو سے [illegible] گردن
اٹھا کے نوجوان کی طرف دیکھ کے کہا-

"میری جان کے مالک- چالیس میں [illegible] غلطی کے عشق
سنکھیا [illegible] افسوس اس غلطی [illegible] آئندہ

کہ میری طرف سے ملنڈر کر دیا۔ اور طرح طرح کے شکوک اس میں پیدا ہوئے۔ مگر ۔۔۔ بہت کیا کرتی۔ دبا دیتی آپ کے تم سے قطع تعلق کرنے کا وعدہ تو کر بیٹھی لیکن اس پہ مطلع ہو کے سخت ۔۔۔ (۔۔۔) از راہ مسیح میری خطا معاف کرو۔"

۔۔۔ ہیمن کی اس دلربا ادا نے نوجوان کو تڑپا دیا مضطربانہ ۔۔۔ میں بولا "خدا کے لیے یہ ستم نہ کرو۔ ہاتھ مجھے جوڑنے چاہئیے اور ۔۔۔ تم یہ غضب کر رہی ہو۔"

گریس "دیہی۔۔۔ چارلسی! گو میں نے وعدہ کیا تھا کہ ساری عمر تم سے کلام نہ کروں گی مگر اب اس وعدے کو توڑتی ہوں اور آئندہ عہد ۔۔۔ کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کروں گی جس سے تمہارے دل پر چوٹ آئے۔"

چارلسی۔ (کیونکہ یہ وہی تھا) "گریس! مجھے تمہارے وعدے کی چنداں پروا ۔۔۔ یقین کر چکا ہوں کہ ایک دن میرے ۔۔۔ محبت ۔۔۔ ہوگی۔ اور اپنے قصور کا صرف اعتراف ۔۔۔ نہیں ۔۔۔" یہیں تک کہنے پایا تھا کہ ۔۔۔ ہوئی اور ساتھ ہی کسی نے ۔۔۔ آواز ۔۔۔ آپ دونوں سے معافی مانگتی ہوں لیکن ۔۔۔ لڑ بارنی کیا کہیں گے۔"

۔۔۔ گھبرا کے اور از خود رفتگی کے عالم میں اپنے جانبا

عاشق کے سینے سے علیحدہ ہوئی۔ وہ ناکام محبت بھی حیرت و استعجاب کی حالت مین چند قدم پیچھے ہٹا۔ آنکھہ اُٹھا کے بولنے والے کی طرف قہر و غضب سے دیکھا۔ اور میڈیلائین کو سامنے کھڑا پایا۔

چانسی۔ (طیش کھا کے) "تمھین اس وقت خاص مین مخل ہونا نہ چاہیئے تھا"

گرلیس۔ (آگے بڑھکے) "ہان ہان چانسی! یہ تو میری رفیق اور میری سہیلی میڈیلائین ہے"

چانسی۔ (شرمندہ ہو کے) "مس میڈیلائین۔ معاف کرنا۔ عشق و محبت کی بیخودی سے ایسا کلمہ مُنہ سے نکل گیا۔ مین خود شرمسار ہون۔ اس سے پیشتر ڈاکٹر ہلتھیرٹن نے تمھارا نام و نشان بتایا تھا۔ اور اُسی کی تحریک سے یہان تک آیا بھی ہون مگر اس خانہ خراب عشق کا بُرا ہو"

میڈیلائین۔ (جلدی سے) "گرلیس! تم نے تو اپنے سربراہ سے وعدہ کیا"

چانسی۔ (قطع کلام کر کے) "ان فضول باتون کا یہ وقت نہین ہے۔ کوئی عاقل ایسے وعدون کی پابندی نہین کر سکتا"

یہ کہہ کے اس نے محبوبۂ دل نواز گرلیس کے گلے مین باہین ڈالدین اور بولا۔

چانسی " پیاری آج یہ موقعہ بڑے بڑے ارمانون اور صعوبتون سے نصیب ہوا ہے ہمین اس کو ضایع نہ کرنا چاہیے چلو اُس طرف چل کے بیٹھین اور راز و نیاز کی باتین کرکے دل کی لگی بُجھائین۔ خوش قسمتی سے وہ جان کا روگ دیوانہ جم بھی آج تمھارے ہمراہ نہین جو بلا کی طرح تمھارے پیچھے پڑا رہتا ہے"

ایک کرخت آواز " ڈینہرسٹ ذرا اپنی چونچ سنبھالو تمہین ان گستاخیون کا جلدی مزہ چکھایا جائے گا اور اس خام پارہ کو بھی بتایا جائے گا کہ شریف آدمیون کو گھوسی کہنا کیا کیا لطف دکھایا کرتا ہے "

اس تقریر کے ختم ہوتے ہی درختون مین کھڑکھڑاہٹ ہوئی اور جیمز نارٹن درختون کی آڑ مین سے نکل کے چانسی کے سر پر آکھڑا ہوا۔ اس کی خوفناک صورت اور بگڑے ہوئے خط و خال کو دیکھتے ہی گریس خایف ہوئی۔ کسی چلبلی ہرنی کی طرح ایک جھلانگ ماری اور جم کی مضبوط کلائی اپنے نرم اور کانپتے ہوئے ہاتھ سے پکڑ کے تھرتھرائی ہوئی آواز مین بولی " خبردار جم۔ خبردار۔ شریفانہ طریق ——— "

جم۔ (ہاتھ جھٹک کے) " بس۔ بس۔ علیحدہ کھڑی ہو "

گریس تو خائف ہو کے دور ہٹ گئی لیکن ڈینہرسٹ کو تاب نہ رہی بلا سے بے درمان کی طرح کود کے جم پر جا پڑا۔ اور چاہتا تھا

تھا حریف پر ٹوٹ پڑے کہ ناگہان قریب کی جھاڑیوں مین کسی
کے پاؤن کی چاپ سنائی دی۔ اور دوسری طرف سے سکندر طلعت کی آواز
آئی "جمشید۔ بیوقوف جمشید۔ خبردار ہٹ جا۔ یہ خنجر میرے دشمن کا پیاسا
کا ہے تجھے اس مین دخل نہ دینا چاہیے"
ناگہانی اور بارعب آواز نے دونون رقیبون کے درمیان
ایک زبردست ہاتھ کا کام کیا۔ کسی فوق الفطرت طاقت نے
دونون مین تفرقہ ڈال دیا۔ دونون اپنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے
اور جھاڑیون کی طرف ایک بیم و رجا کی حالت مین دیکھنے لگے
دفعتہً پوشیدگی کا دامن چاک ہوا اور بارنی دونون رقیبون کے
سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر معمولی تبسم چھایا ہوا
تھا۔ لیکن آنکھین جوش و غضب کا نمونہ بنی ہوئی تھین اس
غیر موزون مسکراہٹ کا کوئی داؤن چلنے نہ دیتی تھین۔
میڈیا ہیلن یہ خطرناک سین دیکھکر سہم گئی۔ خوبصورت
چہرہ زرد پڑ گیا ہاتھ پاؤن ٹھٹھر گئے۔ ہوا در جسم غائب
اور دل بیٹھنے لگا۔ بہت ہی مضمحل و بے قرار تھی۔ خوف و
ہراس کی برق اس کی نگاہون کے سامنے چمک رہی تھی۔ اور وہ
سر سے پاؤن تک لرز گئی۔
بارنی۔ (گرلیس پر قہر آلود نگاہ ڈال کے) شاباش! تم نے
میری فرمانبرداری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا

سعادت مندوں کا ہی شیوہ ہے۔ نیکوں کے اطوار ایسے ہی
ہوا کرتے ہیں۔ نجم تمہارا یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں۔ بس جاؤ
اپنی راہ [illegible]

یہ سنتے ہی نجم نے ایک آخری نگاہ جو غیظ وغضب
کی بھری ہوئی تھی وینہرسٹ پر ڈالی اور چلتا ہوا۔
[illegible] نجم کے چلے جانے کے بعد وہ دلن خوف زدہ
[illegible] ہوا اور [illegible] ہوئی [illegible] ہیں
[illegible] مجھے [illegible] ڈینہرسٹ
سے [illegible]

[illegible] سے سرباد کیا [illegible] رہے
[illegible] یہاں ٹھہرنے [illegible] نہیں دیتے [illegible]
[illegible]

[illegible] ہم
[illegible] عالم
[illegible] لگی۔

چانسی [illegible] ایک لفظ بھی
اپنی زبان سے نہ نکالیگی مگر میں اچانک لڑکی اور ہجران نصیب
وینہرسٹ کی طرف بڑے اشتیاق [illegible] سے بڑھی۔ قریب
جاکے اُس نے اپنی بڑھنے کی ایسی سفید اور سانچے کی ڈھلی

ہوئی باہین چانسی کے گلے مین ڈال دین اور کسی قدر لجا کے اور شرما کے کہا۔

گریس "پیارے چانسی! مین بے وفا نہین ہون۔ ہان اس خوفناک منظر سے میرے حواس درست نہین رہے۔ اب تمہاری مسیحائی آواز نے دل بیمار کو تسلی بخشی ہے اور گئی ہوئی طاقت پھر عود کر آئی ہے"

چانسی "پیاری دلربا۔ کیا تم سچ مچ چلی ہو۔ آہ! جدائی کی مصیبتین نہ سہی جائین گی۔ اور میری جان یونہین مفت ــــ" اسقدر کہا تھا کہ گریس نے منہ پہ ہاتھ رکھدیا اور چانسی نے لپک کے گریس کے پھول سے رخسار پر اپنے للچائے ہوئے ہونٹھ رکھدیے

بارنی۔ (گرج کے) "گریس! گریس برنیڈن۔ بس اب جاؤ نہین تو"

گریس بغیر اس کے کہ بارنی کا جملہ پورا ہوا اپنے عاشق جان نثار سے علیحدہ ہوگئی وہ حسرت و اندوہ کی حالت مین کھڑا رہا اور یہ میڈ یلائین کے ساتھ گھر کی طرف چلی۔

میڈیلائین۔ (چند گز کا فاصلہ طے کر کے) "گریس! شاید تمہین اکیلے جانے مین کوئی عذر نہ ہو"

گریس۔ (حیرانی سے) "وہ کیون اور تم یہان رہکے کیا بناؤ گی؟"

میڈیلائین "مین آڑ مین ہو کے دیکھونگی کہ بارنی چانسی کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے دونون مین کیا کچھ باتین ہوتی ہین۔ لو

تم جاؤ میں ابھی ابھی تمہارے پیچھے آتی ہون ؎
گرلیس بے تامل روانہ ہوگئی اس کے آنکھون سے اوجہل ہوتے ہی میڈیلا ایک گھنے درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوکے کہڑی ہوئی - اپنے کان ان دونون کی گفتگو سُننے کو بڑھادیے اس کے پُرشوق کانون مین جو پہلی آواز آئی ڈینہرسٹ کی تھی جو کہہ رہا تھا "یہ بتاؤ تمہارا اس لڑکی پر دباؤ ڈالنے کا حق ہی کیا ہے تم نے اُسے کس غرض سے مقید کر رکھا ہے - بارنی - او سیاہ دل بارنی ! مین تیری سیاہ کاریون اور فتنہ پردازیون کو بخوبی جانتا ہون - تو نے اس خفیفہ کی عصمت پر بدنما دھبّہ لگانے کا بیہودہ منصوبہ گانٹھہ رکھا ہے - مگر مین تجھہ سے کہے دیتا ہون کہ اس خیال خام سے باز آ - حیا اور غیرت کے دامن مین اپنی مکروہ صورت کو چھپا ؎
بارنی - (غضبناک ہوکے) اس قدر افترا - اس قدر بُہتان - چانسی خدا سے ڈر ؎
چانسی ؎ او سیاہ رُو اگر تیرا ارادہ یہ نہین ہے تو یہ ضرور ہے کہ تو اس فاتر العقل - سگ دیوانہ (جِم) کے ساتھہ اس لیلا سے گلبدن کی شادی کرانا چاہتا ہے - آہ ! اسی وجہ سے تیری عقل جاتی رہی - تیرا دماغ خراب ہوگیا - اور جہالت کی پٹی تیری آنکھون پر بندھ گئی ؎

بارنی "آپ بڑھتے نہ جائیں۔ میں طرح دبے جاتا ہوں۔"
چانسی "گھبراؤ نہیں۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ اس حسینہ کے بے شمار چمکتے ہوئے روپیہ نے تیری آنکھیں اندھی کرکے تجھے ضلالت کے پُرخطر گڑھے میں گرا دیا ہے۔ اور باطل دولت دُنیا کی خاطر تو اس نازک بدن کے قتل کا تہیّہ ــــ"
بارنی۔(جلدی سے) "بس بس منہ سنبھال کے بات کر۔ تو اپنی چالاکیوں سے مجھے قاتل ٹھہرایا چاہتا ہے۔ یہ تو آج معلوم ہوا کہ تو اس لڑکی کو عقد میں لاکے اس کا سارا روپیہ سیاہ کاریوں کی نذر کرنا اور اُس کی زندگی خراب کرنا چاہتا ہے۔ یاد رکھ اس ارادے میں تجھے ہرگز ہرگز کامیابی نہ ہوگی۔"
چانسی۔(جوش سے) "تیرا فقرہ تیرا ادعا بالکل باطل غلط سراسر جھوٹ ہے۔"
بارنی۔(طیش کھاکے) "اب اس طرح جوش وخروش دکھانا بے فائدہ ہے تیری بدنیتی کی قلعی کھل گئی۔ بدطینت ــــ"
اتنے میں ایک دھڑاکے کی آواز آئی جس کے ساتھ ہی دہشت کی سخت ٹھوکر نے میڈیلائن کے پاؤں بھی لڑکھڑا دیئے بدحواس ہوکے درختوں کے دامن سے نکلی اور میں سوتھ والے دالان کے آگے کھڑی ہوئی۔ دونوں رقیب اس وقت آپس میں گتھم گتھا ہو رہے تھے۔ ٹوپیاں سروں سے اتر کے دور جا پڑی

تھیں۔ اور دھوپ بارنی کے ننگے سر کو اپنے رنگ میں رنگ رہی تھی۔ اس سے سفید بال سنہرے ہو گئے تھے۔ چند سکنڈ کی زور آزمائی کے بعد پھر ایک دھڑاکے کی آواز آئی اور نوجوان چانسی نے تان کے ایک مکا بارنی کی کن پٹی پر رسید کیا پاؤں سے بھی ایک ٹھوکر دی اور غریب بارنی بدمست سکنڈ میں زمین پر چت ہو گیا۔ بیس سال کا جوان ڈنہرسٹ غصے اور رنج کے جذبے میں اس کی چھاتی پر چڑھا ہی چاہتا تھا کہ ایک مہین مگر گھبرائی ہوئی آواز اس کے ارادے کی مانع ہوئی۔

آواز "ہائے! ہائے! تم نے تو اسے مار ہی ڈالا"

اس آواز پر چانسی ٹھٹک کے رہ گیا۔ اس نے متکلم کی صورت دیکھنے کو نگاہ اٹھائی اور میڈیلائن کو عجیب حسرت ناک شکل میں دیکھا۔ وہ عجیب [illegible] نازک نازک ہاتھوں کو بے قراری کے عالم میں [illegible]۔

چانسی "مس میڈیلائن [illegible] میرا کوئی قصور نہیں میں نے ہر چند چاہا کہ ایسا وقعہ نہ آنے پائے۔ مگر کیا کرتا۔ اس کی گستاخیوں نے میرا خون کھولا دیا۔ [illegible] اور سچ یہ ہے کہ [illegible] کا منتظر تھا"

یہ خطرناک نظارہ دیکھتے ہی نازنین میڈیلائن کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ چہرے کی رونق اور گالوں کی سرخی کافور ہو گئی۔ اسوقت

وہ حسن ونزاکت کی ایک بے جان گڑیا معلوم ہوتی تھی۔خوف وہراس نے اس کو دیر تک خاموش رکھا۔جب ذرا طبیعت درست ہوئی تو بولی۔"

میڈ یلائین "اُف! آپ نے غضب کر ڈالا" اس قدر کہا تھا کہ بارنی نے کروٹ بدلی۔

میڈ یلائین "الحمدللہ کہ ہوش آچلا ہے۔مسٹر ڈینہرسٹ اپنی ٹوپی مین کہین سے پانی تو لے آئیے۔تاکہ ان کے منہ پر چھینٹے دیکے انھین ہوش مین لاؤن"

نازنین کا حکم سنتے ہی نوجوان بھاگا ہوا گیا اور چند ہی منٹ مین ٹوپی سمندر کے نمکین پانی سے بھر لایا۔لیکن رستہ بھر دل سے یہی سوال کرتا گیا کہ میڈ یلائین عین موقع پر کیونکر آموجود ہوئی"

پانی لا کے اس نے بارنی کے حسرت زدہ چہرے پر زور زور سے چھینٹے دیے۔سر پر پانی ڈالا۔

میڈ یلائین۔(خوش ہو کے) "آپ دیکھتے ہین۔اب ہوش آچلا ہے، وہ دیکھیے آنکھین کھولتے ہین"

پارنی۔(نگاہ اُٹھا کے) "چانسی! مین سخت جان تھا کہ تمھارے زبردست حملہ سے جیتا رہا۔ورنہ ——" اس قدر کہا تھا کہ ضعف کے باعث زبان بند ہو گئی اور بدستور آنکھین بند کر لین۔اور میڈ یلائین نے بڑھ کے ٹوپی نوجوان کے

ہاتھ سے لے لی اور خود اپنے نازک ہاتھوں سے بارنی کے مُنہ پیا
ہلکے ہلکے چھینٹے دینے شروع کیے اگر اس وقت لارڈ میانہنگ فورڈ
ہوتا تو اپنی معشوقہ کی مسیحائی کو دیکھتا۔ اس کے ناز و انداز اُس کے
دل کو لبھاتے۔ مگر یہان تو ایک ایسا نوجوان ان معشوقانہ حرکات
کا ملاحظہ کر رہا تھا جو پہلے ہی ایک ماہ سیما کی زلف گرہ گیر مین
اسیر ہے۔ ویرنک پیارے پیارے ہاتھون سے چھینٹے دینے
پر بارنی کے ہوش ٹھکانے ہوئے۔ اُس نے آنکھین کھولین
اور ڈینہرسٹ کو بڑے غور و خوض سے دیکھ کے کہا "آپ نے
تو میری ہلاکت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا زندگی
باقی تھی کہ بچ گیا"
چانسی "آپ خود ہی سوچین کہ قصور کس کا ہے۔ زیادتی
کس کی طرف سے ہوئی"
بارنی "چانسی! مین اس وقت تیری باتون کا جواب نہین
دے سکتا۔ نہایت ضعیف و ناتوان ہو گیا ہون۔ البتہ
اس چوری اور سینہ زوری سے۔۔۔"
چانسی۔ (جوش سے اور قطع کلام کر کے) "دیکھیئے صاحب۔
آپ اپنے ہاتھون اپنی بے عزتی کرایا چاہتے ہین۔ مین ایسے
الفاظ سُننے کی تاب نہین رکھتا"
بارنی "اچھا چانسی! یہ بدنامی کا دھبّہ ساری عمر تیرے دامن پر

رہے گا۔ آہ! تونے نوجوان ہو کے ایک بیدست و پا بوڑھے اور کمزور شخص کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے جس کو بزدلانہ کارروائی ہی نہین بلکہ کمینہ پن کہنا چاہیے۔ چالسی! مین تیرے باپ کے برابر ہون ــــــ"

چوتھا باب

"ہم ہمیشہ کے لیے جُدا ہوتے ہین"

اس واقعہ کو سُن کے جو حالت نازپروردہ گرلیس کی ہوئی قابل بیان نہین۔ اُس کا قلق و کرب کسی توضیح اور رنج و ملال کی تشریح کی ضرورت نہین رکھتا۔ اس کی گھبراہٹ اور بے قراری تفصیل طلب ہے۔ آنسو موتیون کی چمکتی ہوئی لڑیون کی طرح اس کی نیلوفری آنکھون سے نکل کے اس کے پیارے رخسارون کی سفید چادر پر ٹپ ٹپ پڑنے لگے۔ جب بارنی نے چہرے کے نیل اور رگڑین دکھا کے کہا "یہ ہے تمھارے سچے عاشق اور حقیقی دلدادہ کی تہذیب کا ثبوت ـــ"

گرلیس اس کے جواب مین زار و قطار رونے لگی۔

بارنی "گرلیس! تم یہ بتاؤ کہ میری حالت پر آنسو بہاتی ہو یا تمھین اس بات کا قلق ہے کہ مین زندہ کیون رہا"

گرلیس "افسوس! بدگمانی کی کوئی حد نہین"

بارنی "خیر۔ وہ کچھ ہی ہو۔ لیکن تم یہ تو بتاؤ کہ تمھارا وعدہ کیا ہوا۔ تم نے قسم کھائی تھی کہ ڈنیہرسٹ کے ساتھ راہ و رسم پیدا نہ کرونگی بلکہ کبھی اُس سے کلام تک نہ کرون گی۔ آخر وہ قسم کیا ہوئی" اس قدر کہہ کے گرلیس کا پژمردہ چہرہ بڑے غور سے دیکھنے لگا۔

گرلیس "اپنی عہد شکنی کا مجھے واقعی افسوس ہے مگر عہد کرتے وقت مین نے عقل سلیم سے کام نہین لیا تھا۔ چانسی کی محبت کا صحیح اندازہ نہین کیا تھا۔ مگر اب اُس کے ساتھ پھر ویسی ہی محبت کرتی ہون جیسی شروع شروع مین کرتی تھی۔ اور اگر خدا نے چاہا تو یہ محبت ہمیشہ ایسی ہی رہے گی۔ چاہے آپ ہماری شادی پر رضا مند ہون یا نہ ہون"

بارنی۔ (تیوری چڑھا کے) "مؤخرالذکر صورت مین کیا ہوگا"

گرلیس۔ (جوش محبت سے) "ہوگا یہی کہ جب دن پھرین گے اور فلک کی چالبازیون کی میعاد ختم ہو جائے گی اور مین بالغ ہو جاؤن گی تو شادی ہو جائے گی"

بارنی کے چہرے پر مُردنی سی چھا گئی۔

گرلیس "مسٹر بارنی۔ ہم دونون نے چانسی کا ظرف آزمانے مین سخت ٹھوکر کھائی۔ اور حقیقتہً اس غلطی مین آپ کا بہت بڑا حصہ تھا۔ وہ تو ایک شریف اور اپنے وعدے کا

سچا نوجوان ہے"

اس بات نے بارنی کو اور بھی بے قرار کر دیا۔ دانت کچکچائے اور جوش اضطراب مین کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ساتھ والے کمرے مین کسی کے پاؤن کی چاپ سُنائی دی۔ کچھ دیر تو متفکر رہا۔ آخر زل کڑا کر کے بولا "اوہ مین کسی کی کچھ پرواہ نہین کرتا۔ کیا ہوا اگر دیوار ہم گوش وارد ہے تو کیا ہے (گریس سے مخاطب ہو کے) تم جس روز سے یہان آئی ہو تمھارے ساتھ روز بروز اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور آج تک اچھا ہی برتاؤ ہوا ہے۔ اب تم خود ہی انصاف سے کہو کہ مین نے کونسی بدسلوکی کی۔ کونسا تشدد کیا؟"

مفلوک الحال نازنین اس کا کچھ جواب نہ دے سکتی تھی لہذا خاموش بیٹھی رہی۔

بارنی۔ (نرمی سے) "خیر مجھے اس معاملہ پر زیادہ بحث کرنا منظور نہین۔ البتہ اس قدر افسوس ہے کہ مجھے آیندہ تمھاری آزادانہ زندگی کو مسدود کرنا پڑے گا۔ تمھین آج سے کبھی سیر کے لیے نہین جانا ہوگا۔ اور اگر تمھین یہ سلسلہ جاری رکھنا ہے تو اس صورت مین میری یا جِم کی ہمراہی قبول کرنی پڑے گی"

ناز آفرین گریس نے نا اُمیدی و حسرت کے ساتھ

گردن جھکا لی اور سکوت کے عالم مین اپنی قسمت کی الجھنون کو سلجھانے لگی۔ اور بارنی اس کو اسی حالت مین چھوڑ کے کمرے سے نکل گیا۔

بارنی چونکہ سینٹ نیتھن کا ایک معزز اور صاحب اثر باشندہ تھا اس کی ظاہری امارت اور بلند حوصلگی کو وہان کا بچہ بچہ جانتا تھا۔ لہذا اس کے پٹنے کی افواہ گریس کے حسن وجمال اور ڈنیہرسٹ کے عشق ومحبت کی سارے قصبے مین اڑ گئی۔ اور آخر اس خبر نے یہان تک رسائی کی کہ لارڈ میلنگ فورڈ کے ایوان کا دروازہ بھی جا کھٹکھٹایا اور میلنگ نے اپنے ذوالاقتدار والد لارڈ ڈسبرو سے کہا "بارنی کی چالبازیون نے گریس کی زندگی تلخ کر دی۔ دیکھیے کم بخت کو کیا سوجھی ہے کہ اس بھولی بھالی لڑکی کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ یا تو خود اوس کے ساتھ شادی کرے یا مجھ کو اپنا شوہر تسلیم کرے آہ! بیچارے چانسی پر تو آسمان ٹوٹ پڑا اور مزہ یہ ہے کہ اس کو ان منصوبون کی مطلق خبر نہین وہ بستر غم پر پڑا تڑپتا ہے۔"

ڈسبرو "میلنگ تمہارا قیاس درست نہین۔ شاید ڈنیہرسٹ کی دوستی نے تمہین حقیقت حال پر آگاہ ہونے سے عاری کر دیا اور دوستی کا دم بھرنے نے تمہاری آنکھون پر پٹی باندھ دی ہے مجھ سے خود ڈنیہرسٹ نے مل کے کہا کہ مین نے بارنی کے ساتھ

ایسا ایسا سلوک کیا ہے - اب تمہین بتاؤ کہ ایک کمزور بوڑھے آدمی پر ایک نوجوان اور شباب کے نشے مین مخمور شخص کو ہاتھ اُٹھانا چاہیے تھا - جو کچھ ڈنہرسٹ نے کیا - کیا یہ زیبا تھا ؟ فرض کیا اگر اُس نے گرلیس کے ساتھ اسکو بیاہ دینے سے انکار کیا تو کیا انسانیت اسی حرکت کی متقاضی تھی جو ڈنہرسٹ سے سرزد ہوئی
یہ گفتگو اُس وقت ہوئی جب یہ لوگ بیٹھے ٹیبل پر حاضری کھا رہے تھے -

میلنگ - (روٹی کا ٹکڑا اُٹھا کے اور منہ مین بڑبڑاتے ہوئے) کوسٹ بارنی بالکل مخبوط الحواس ہے - وہ آدمیت کے جامہ مین نہین - (والدہ سے با آواز) اماں جان ! اس پوشیدہ ناچ مین آپ ان دونون کی ضرور کسی طریق سے ملاقات کرا دین - جو ہوگا دیکھا جائے گا ''

والدہ - پیارے میلنگ - مین ایسے خطرناک کام مین ہاتھ ڈالنے کی کیونکر جرات کرون - تمہین معلوم نہین کہ سب لوگ اُس سے بدگمان ہین - کوئی اُسے اچھا نہین کہتا - بغض و عناد نے لوگون کی آنکھین اندھی کر دی ہین ''

ڈسبرو - مین نے بارنی کو اپنے باغات کی سیر و تفریح کی اجازت دیدی ہے - آیندہ گرلیس بے خوف و خطر وہان سیر کیا کرے گی بس اب چانسی کا کوئی کھٹکا نہین رہا - اُس کی ساری راہین

بند کردی گئی ہین "

میلنگ کو بانی سے سخت نفرت تھی۔ اس کی مکروہ صورت کو کبھی دیکھنا نہ چاہتا تھا اسلیئے کہ اس کے ہاتھون اپنی پیاری معشوقہ سیڈ یالائین سے ملنے مین ناامید ہو چکا تھا۔ دو تین مرتبہ جب وہ پر ارمان دل اور پرشوق آنکھون سے اس کا جمال جہان آرا دیکھنے گیا تو بانی ہی نے اس کی کسی دفعہ کوئی آرزو پوری ہونے نہ دی حاضری کہانے کے بعد میلنگ کو اپنی معشوقہ کا خیال آیا۔ اسکے حسن جہان سوز نے دل مین گدگدی پیدا کی۔ امیدون اور تمناؤن نے دل کے گرد ہجوم کر کے اس کا فوراً اسکی ملاقات پر آمادہ کیا تو دل مین یہ کہتا ہوا گھر سے باہر نکلا " اگر میری شادی اس ماہ پارہ سے نہ ہوئی تو اس دل پر کسی اور کی صورت دلفریب بھی قبضہ نہین کر سکتی۔ بس یہی ہوگا کہ مین ناشاد و نامراد مرجاؤن گا اور ارمانون کا بقچہ اپنے ہمراہ قبر مین لے جاؤنگا "

اشتیاق ملاقات مین بانی پارک کی طرف جلد جلد قدم بڑھائے جاتا تھا کہ ایک طرف سے آواز آئی " مین تمہاری ملاقات کی جا رہا تھا چلو یہ بھی اچھا ہوا کہ تم راستہ ہی مین مل گئے "

میلنگ فورڈ نے نگاہ اٹھا کے دیکھا تو ایک نوجوان کو ایک قیمتی گاڑی پر سوار اپنے پیش نظر پایا۔

نوجوان " اگر بار خاطر نہ ہو تو آج دو پہر و ضرور تشریف لائیے

ایک نہایت ضروری کام ہے - ہان آپ نے گھوڑی بھی ملاحظہ
کی - کیسی ہے کچھ چیز ہے ؟"

بولنے والا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ایک نوعمر شخص تھا - چہرہ
پر شرافت اور اولوالعزمی کا ستارہ بڑی آب وتاب سے چمک رہا
تھا - ایک ہلکی مگر نہایت بیش قیمت گاڑی پر سوار تھا جسکو ایک
خوبصورت گھوڑی جو اپنی نژاد مین بے مثل تھی کھینچتی تھی -

میلنگ " شہزادہ آسبرن صاحب ! مین آپکی کرم فرمائی کا تہہ
دل سے مشکور ہون - اس مین شک نہین کہ یہ گھوڑی اپنی نظیر
نہین رکھتی لاثانی ہے - مگر منہ زور بہت سخت ذرا خیال رکھیے گا
کوئی حادثہ نہ ہو جاے "

آسبرن - " انشاء اللہ " مین اس کا انتظام کر لون گا - اچھا رخصت
ہوتا ہون دوپہر تک خدا حافظ "

میلنگ " فی امان اللہ - مگر مین پھر عرض کرتا ہون کہ ذرا احتیاط
سے جائیے گا "

آسبرن نے یہ جملہ سنا اور سادگی سے مسکرا دیا - اور ادہر
اسکی برق رفتار گھوڑی اُسے ہوا کی طرح لے اُڑی - اسکو گئے ہوئے
چند منٹ نہ گذرے تھے کہ میلنگ کے کانون مین کچھ شور وغل
کی آواز آئی - آواز مین بظاہر گھبراہٹ اور خطرہ پایا جاتا تھا
میلنگ بدحواس ہو گئے اسی طرف لپکا جس طرف سے آواز

آئی تھی۔ چند منٹ کی دوڑ دھوپ کے بعد اس کی نظریں اچانک ایک جگہ رکیں جس کے ساتھ ہی قدموں نے بھی پیش قدمی کے لیے قسم کھائی۔ اس نے دیکھا کہ آسمن گاڑی سے اتر کے ایک روش پر کھڑا چابک کو آہستہ آہستہ ہوا میں ہلا رہا ہے۔ اور چہرہ سفید اور خط و خال کسی صدمے کے باعث بگڑ رہے ہیں۔ اس ہوشربا منظر نے میلنگ کے رہے سہے حواس غائب کیے۔ ابھی یہ اثر کم نہ ہوا تھا کہ ایک اور حیرت انگیز سین دیکھنا پڑا۔ اس نے دیکھا کہ باغ کی ایک پٹری پر ایک خوبصورت اور کمسن عورت اور ایک ادھیڑ شخص کسی چیز کو جھک کے اور نہایت خموشی کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میلنگ فوراً نزدیک گیا اور جب چیز نے معاً اس کی نگاہ اپنی طرف کھینچ لی وہی خوب صورت اور شائستہ عورت تھی۔ یہ حیرت انگیز اور حسرتناک منظر دیکھتے ہی ہمارے دوست کی زبان سے خوف اور تعجب کی شان سے نکلا "میڈیلائین۔ خیریت تو ہے"

میڈیلائین (کیونکہ یہ وہی تھی) اپنے جان نثار چاہنے والے کو جواب دینے کے بجائے اس کا چہرہ حیران ہو کے دیکھنے لگی۔

میلنگ "کیوں حیران کیوں ہو۔ کچھ کہو تو سہی یہ ماجرا کیا ہے؟"

میڈیلائین۔ (لغزش کھاتے ہوئے) "ایک ناگہانی وقوعہ ہو گیا ہے

کسی خاص فائدے کو مد نظر رکھ کے یہ نہیں کہا کہ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ میلنگ آپہونچا۔

میلنگ۔ (میڈیلائین کو خطاب کر کے ادبی زبان سے)

"میڈیلائین۔ آخر خدا نے اپنے بندے کی آہ و زاری سُنی اور اس پر رحم کیا۔ لیکن یہ عالم خواب تو نہیں۔ کیا مین واقعی کسی کی صورت زیبا کو اپنے پیش نظر پاتا ہون۔ کہین یہ وہم و گمان ہی تو نہین نہین نہین۔ مین اپنی پیاری میڈیلائین ہی کو دیکھ رہا ہون"

میڈیلائین۔ (نہایت مہین آواز مین) "یہ وقت ان باتون کا نہین"

میلنگ "آہ! پیاری دلربا۔ اس کمبخت ریلوے ایکسیڈنٹ (حادثہ ریل) کے بعد آج تمہاری صورت جان بخش نظر آئی ہے اس لیے خدا سے دعا کرتا ہون کہ اپنا رحم ہو سے اور آئندہ جُدائی کی صورت نہ دکھائے"

نشہ حُسن مین مخمور رہنے والی نازنین نے محبت آمیز کلمات کمال توجہ اور خلوص سے سُنے لیکن بعوض جواب بیٹے کے نوجوان کے خوبصورت چہرہ کو دیکھ کے مسکرا دی۔

فرنیت کی گھریون کو تڑپ تڑپ کے کاٹنے والے لذدگان الفت اس وقت پُرارمان دلون اور پُرشوق آنکھون کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے تھے کسی کا بے نقاب و بے حجاب ہوشربا چہرہ میلنگ کی آنکھون مین چکا چوند پیدا کر رہا تھا اور بڑی ہوئی

نگاہون کے بے رُوک تیر اس کے جگر کے پار ہوئے جاتے تھے
الغرض حد سے بڑھی ہوئی مسرت اور جوش اشتیاق نے چند
منٹ تک دونون کو مبہوت سا کردیا۔ خاموش کھڑے رہے
اور مراد دلی نگاہون ہی سے ظاہر کرتے رہے۔ آخر نوجوان اور
بیتاب عاشق کی طرف سے اس خاموشی کا قفل توڑا گیا۔
میلنگ۔ "اگرچہ مجھے اس حادثے کا بہت بڑا رنج ہے۔ مگر
تمہین اپنے پاس دیکھ کے پھولا نہین سماتا۔ کلیجہ بانسون اُچھل
رہا ہے۔ اور دل پہلو سے نکلا پڑتا ہے"
میڈ یلائین۔ (شرمگین ادا سے) "مگر یہ قیام کب تک ؟"
اس جملہ مین انتہا درجے کی حسرت پائی جاتی تھی میلنگ
نے بہت کچھ ضبط کیا۔ لیکن ایک ہلکی سی آہ اس کے مُنہ سے
نکل ہی گئی۔ اور بولا "نہین تم اس بات کی فکر نہ کرو"
میڈ یلائین "یہ خوشی عارضی ہے۔ صرف چند گھنٹے آپ کے
یہان ٹھہرنا ہوگا۔ گرسی کو ذرا ہوش آیا اور وہ پیر د مینرا
مین چلی۔ کسی کا احسان اوٹھانے والی نہین۔ فوراً گھر
چلی جائے گی"
انہین باتون کے سلسلہ مین یہ آفت زدہ پارٹی "ڈسبرو
ہال" مین جا پہونچی۔ لیڈی ڈسبرو یعنے میلنگ کی والدہ نے
اپنے مہمانون کا بڑے جوش اور محبت سے استقبال کیا اور

لیڈی ڈسبروؔ"اس مین کچہ اور ہی بات ہوگی- وہ یہ کہ ناچنے والے اور مدعو احباب لیڈیز اور جنٹلمین سب کے سب نقاب پوش ہونگے"

یہ سُنکے میلنگ جو قریب ہی کہڑا یہ گفتگو سُن رہا تہا جوش مسّرت سے بول اوٹہا"اس کا یہ فایدہ ہے کہ کوئی کسی کو پہچان نہ سکے گا- خواہ دوستون کی صحبت مین دشمن بہی آجاے تو کبہی پتہ نہین چلے گا"

میڈیلائین- (مُسکرا کے) ترکیب تو یہ اچہی ہے خصوصاً فرقت نصیبون کے ملاپ کے لیے تو لاثانی ہے"

میلنگ- (لیڈی ڈسبرو سے) امان جان تم نے چانسی کو بہی مدعو کیا ہے کہ نہین"

لیڈی ڈسبرو" برخوردار مین اوسکو کس طرح بلاؤن- تم خود سمجہدار ہو- سارا زمانہ اوس کا مخالف ہے جب بارنی نے مس گریس کی شادی اس سے کرنی مناسب نہ جانی سراسر مخالفت کی تو پہر یہ بتاؤ وہ کبہی اس کو یہان بُلانے کی اجازت دے گا"

میلنگ- (رنجیدہ ہوکے) اُسکی اجازت کی کوئی ضرورت نہین"

لیڈی ڈسبرو" کچہ عقل گئی ہے"

میلنگ" والدہ! مجہے ان کی محبت کا حال بالکل نہین

معلوم۔ ڈینہرسٹ گریس پر جان تصدق کرتا ہے اور وہ اس پر قربان ہونے کو تیار ہے"

لیڈی ڈسبرو نے تعجب ق ہو نا کچھ آسان نہین۔ برخوردار۔ تمھین ابھی دنیا کے بکھیڑون سے سابقہ نہین پڑا۔ اس بھولی لڑکی کو بغیر سوچے سمجھے اسقدر جلدی شادی کرنا زیبا نہین بعد مین ہمیشہ قباحتین نکلا کرتی ہین"

میلنگ نے پیاری والدہ! وہ نادان نہین بڑی سمجھدار لڑکی ہے"

لیڈی ڈسبرو نے تم کیا باتین کرتے ہو۔ سترہ برس کی نادان لڑکی اپنا نیک و بد سوچ ہی کیا سکتی ہے؟"

لڑکے نے والدہ کی پرجوش تقریر سُن کے خاموش ہی رہنا مناسب جانا۔ سوچا کہ وہ کسی صورت سے اس کے خیال کی تائید نہین کرتی۔ لہذا اپنے بڑھتے ہوئے جوش کو دبا کے چپ ہو رہا۔ دہر بڑھاپے مین عقل کھو بیٹھنے والی خاتون نے یہ سمجھ لیا کہ لڑکا اس کی مدلل تقریر سے عاجز آکے خاموش ہوگیا۔ اس کی باتون کا جادو چل گیا۔ اور لڑکے کی تسلی ہوگئی۔ اب دونون خاموش ہین اور ایک دوسرے کا منہ تک رہے ہین۔ میلنگ چاہتا ہے کہ چانسی کو جس طرح سے ہوسکے جلسے مین شریک کیا جائے

اور یاس نصیبون کے رنج وحرمان کو دُور کیا جائے۔ یہ اسی سوچ مین بیٹھا تھا کہ دروازہ کھلا اور بارنی کمرے مین داخل ہوا۔

بارنی "میڈیلائین! تم گریس کے پاس جا کے بیٹھو"

میڈیلائین "اب کیسی ہین"

بارنی "بفضل خدا اچھی ہین۔ چہرہ پر بھی کچھ کچھ رونق آچلی ہے"

میڈیلائین "اچھا تو مین جاتی ہون"

بارنی "دوائی جو ڈاکٹر نے ابھی بھیجی ہے اوس کا ایک ایک نشان گھنٹہ گھنٹہ بعد دیتی رہنا"

میڈیلائین "بہتر" کہہ کے چلی گئی اور کمرے مین بدستور سناٹا چھا گیا۔

اس واقعہ کو ایک ہفتہ گذر چکا ہے۔ گریس اور اوس کی ہروقت کی مونس میڈیلائین لارڈ چیدروز کے محل مین جلوہ گر ہین۔ گریس کی طبیعت روز بروز سنبھلتی جاتی ہے۔ اب تو اس کے ناتوان چہرہ پر پھر وہی ہلکی ہلکی سرخی دوڑنے لگی ہے جسکو دیکھتے ہی ڈنہرسٹ کا جوشیلا خون جوش محبت سے رگون مین دوڑا کرتا ہے اور دل بے اختیار کسی نیم بسمل کی طرح پہلو مین تڑپا کرتا ہے۔

اس کے گلابی ہونٹ جن پر بوسہ دینے کی چانسی کو ہمیشہ خواہش رہی گو اپنی اصل حالت پر آ چلے ہین مگر ابھی ان مین اُس دلفریبی کا گذر نہین ہوا جو کسی کے محبت بھرے لبون سے ملنے کے بعد پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ علاج معالجہ کے دنون مین عاشق تن میلنگ کو اپنی محبت کے اظہار کا کوئی موقع نہین ملا کیونکہ وہ اکثر میڈیلائین کو گریس کی تیمارداری مین مصروف دیکھتا ہے۔ لہذا چار و ناچار سینے پر صبر کی سل رکھ لیتا ہے اور دل بے قرار کے بے ڈھب تقاضون کو سخت دشواریون سے روکتا۔ اور کمال مستقل مزاجی سے ان تمام تکالیف کا مقابلہ کرتا ہے جن کا واقعہ ہونا منزل عشق مین ایک معمولی بات ہے۔

صبح کا وہ وقت ہے جب شاہ خاور تخت مشرق پر جلوہ افروز ہو چکا ہے اور اس کے جاہ و جلال کی روشنی کسی کے حسن و عشق کی داستان کی طرح مشرق سے مغرب تک بلکہ سارے جہان پر پھیل گئی ہے۔ اور اب اس کی نرم نرم کرنین ایک نیم کھلے روشندان مین سے زبردستی گھس کے ایک بیس سالہ نازنین کے صاف اور چکنے رخسارون پر لوٹتی اور اوس کے نرم چمکتے ہوئے بالون پر گر کے تڑپتی ہین یہ پریوش نازنین جس کے پرتو حسن سے سورج خجل

ہوتا ہے وہی محبوبہ ہے جس پر میلنگ جیسے وجیع اور شجاع نوجوان لارڈ کی جان جاتی ہے۔ اس وقت وہ گریس کے قریب بیٹھی کسی اہم معاملہ پر غور کر رہی تھی کہ وہ صورت جس کو اسکی آنکھیں عالم تصور میں ڈھونڈھتی ہیں سامنے آگئی۔

میلنگ نے قریب پہونچ کے اپنی ناز آفرین معشوقہ کو ایک محبت و آرزو کی نگاہ سے دیکھا اور کہا "گریس تو اب بفضل خدا اچھی ہیں مگر ان کی حالت دیکھ دیکھ کے جو سخت رنج ہوتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ مسٹر بارنی کوڈینہرسٹ جیسے نیک دل آدمی کو برا بھلا کہنے سے کیا فائدہ متصور ہے۔ وہ کیوں اس بیچارے سے دشمنی کرتا ہے۔ پیاری سیڈیلائین اصل یہ ہے کہ چالسی جیسا شریف اور باوفا آدمی مشعل آفتاب سے ڈھونڈھیں تو بھی نہ ملے گا۔ گریس کے لیے یہ بہت اچھا موقع ہے مگر افسوس بیچارے چالسی کا دنیا بھر میں بجز میرے اور ڈاکٹر کے اور کوئی غمخوار نہیں۔ سیڈیلائین کا ہاتھ پکڑ کے (اور دھیمی آواز میں) میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ذرا ساتھ والے کمرے میں چلو۔ تخلیہ میں عرض کروں گا۔"

سیڈیلائین کرسی سے فوراً اٹھ کے نوجوان کے ہمراہ ہوئی۔ کمرے میں پہونچکے میلنگ نے اُسے ایک چھوٹی آرام چوکی پر بٹھایا اور خود ایک دوسری چوکی کھینچ کے

اسی کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ چار سکنڈ خاموشی میں گذرے لیکن
ذوق و شوق میں اوہر اودہر دوڑا کیں۔ جب لارڈ میننگ [illegible]
کی پورے طور پر تسلی ہوگئی کہ کوئی غیر شخص نگراں نہیں تو اپنی
معشوقہ کے ہوش ربا چہرے پر نظر ڈال کے کہنے لگا۔

میننگ۔ "پیاری میڈ یالیٹی۔ تمہاری صورت دلفریب
نے میرا دل چھین لیا ہے۔ تمہارے فراق میں جو میرے دل
ناصبور کی کیفیت ہے محتاج بیان نہیں۔ تم خود اندازہ
کرسکتی ہو۔ تمہیں یہاں قیام کئے ہم کو تین ہفتے ہوگئے اور ان تین
ہفتوں میں عید اور رات شب برات کا مصداق ہوتا۔ مگر کمبخت
وقت سے مجھے خاموش رہنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری
کلفت و پریشانی پہلے کی نسبت بدرجہا بڑھ گئی۔ آج تک ان تین
کوئی موقع نہ ملا کہ راز دل کہہ کے دل کی بھڑاس نکالوں
اور اس عذاب الیم سے چھٹکارا پاؤں۔ پیاری! اب صبر کا
پیالہ لبریز ہو گیا۔ دل پر قابو نہیں۔ سچ کہتا ہوں اور مفارقت
کے پرخار بستر پر پڑے پڑے [illegible] اور حوصلہ جاتا
رہا ہے۔ اب آپ ہی پر منحصر ہے کہ تم نے [illegible] کا بند و بست
کر لیا ہے۔ آہ! پیاری [illegible] صورت [illegible] میسر
[illegible] ہی ہوگی۔

(تھوڑے توقف سے) میڈیا لیٹی۔ تمہیں مسٹر [illegible]

مزاج کا حال تجھ پر معلوم ہو چکا ہے۔ نیز جو سلوک اوس نے میرے ساتھہ کیا اظہر من الشمس ہے۔ اس صورت مین میرا تو پیرس مین جانا ممکن نہین۔ بس اب جان ہی جائے گی۔ پیاری دلربا کیا تم مجھہ سے محبت نہین کرتین۔ کیا مین تمہارا وفادار شوہر نہین ہو سکتا؟"

میڈیلائین عالم سکوت مین کمال سرگرمی اور حد سے بڑھی ہوئی محویت کے ساتھہ جان تصدق کرنے والے میلنگ کے پیارے فقرے سنتی رہی اور نہایت غور وخوض کی نگاہون سے اس کا خوب صورت چہرہ دیکھا کی۔ اگرچہ خاموش تھی مگر اس کی شوخ نگاہ بعوض زبان کے کام دے رہی تھی۔ کیونکہ اس کے بے انتہا تار پیام ہر جن کے میلنگ کے دل پر پہونچتے اور اُسکو سکنڈ سکنڈ کی خبر دیتے تھے۔ چند منٹ تک یہی کیفیت طاری رہی۔ طرفین بہ مرقع حیرت بنے ایک دوسرے کی صورت دیکھا کیے۔ مگر آخر جذب دل نے اپنا اثر دکھایا۔ محبت نے جوش مارا۔ لارڈ میلنگ فوراً دفعتہً کود کے میڈیلائین کے پہلو مین جا بیٹھا۔ ناز نین پہلے تو کسی قدر جھجکی لیکن عشق کے آزاد ہاتھون نے شرم و حیا کا گھونگھٹ اُلٹ ڈالا۔ بے محابہ مضطرب عاشق کے کان کی طرف جھکی اور نہایت دھیمی آواز مین بولی "پیارے

میلنگ اطمینان رکھو مین تم سے محبت کرتی ہون ؟

میلنگ۔ (جوش مسرت سے) میڈ یلائین۔ میری جان میڈیلائین تمہارے اس جملہ نے مسیحائی کی تن مردہ مین نئی روح پھونک دی۔ بس بس جلا لیا۔ اچھا تو اب لگے ہاتھون اس عہدنامے کی تکمیل ہو جانی چاہیے۔ لہذا مین اسپر مُہر ثبت کر دیتا ہون"

یہ کہتے ہی اوس نے کھینچ کے میڈیلائین کو اپنے ارمان بھرے دل سے لگا لیا اور لب بے قرار کو فوراً اس کے غنچہ دہن سے ملا دیا۔ میڈیلائین نے خوف زدہ ہو کے ایک سسکی بھری اور بدحواس ہو کے اس کی چھاتی سے علیحدہ ہوئی۔ میلنگ نے نظر بھر کے اس کی طرف دیکھا تو وہ سر سے پاؤن تک کانپ رہی تھی۔ اور چہرہ کسی مدقوق کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ یہ حال دیکھ کے وہ چوکی سے اٹھا اور مرعوب نازنین کو سینے سے لپٹا کے دلجوئی کرنے لگا۔ مگر میڈیلائین کا نازک دل گھڑی کا کھٹکا بنا ہوا تھا جس کی ہر ضرب پر میلنگ اس کے گورے گال چومتا تھا۔ مگر اس عمل سے نہ تو نازآفرین کے دل کو سکون ہوا اور نہ میلنگ کی بڑھی ہوئی ہوس پوری ہوئی۔ چند منٹ تک یہی پرجوش سمان رہا۔ فرقت نصیبون نے اچھی طرح دل کے حوصلے نکالے۔ طرفین پر بیخودی کا عالم چھا گیا مگر تا بکے آخرالامر

تھا۔ نیز گھبراہٹ کے علاوہ زرد ہو گئی۔ اب میلنگ نے دیکھا کہ اُس کا چہرہ پیشتر سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا ہے اور شرم و حیا نے اُسکی گردن نیچی کر دی ہے۔

میلنگ: "میری پیاری لیڈیا! تم نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن میں بدقسمتی کے تیر کا نشانہ ہوں، اگر مجھے ہیں تو کچھ کہیں نہیں کہا۔ میری پیاری میڈیلائن! کہو۔ تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟"

میڈیلائن: مجھے ... زور دیکے کہا ... میں تمہاری پرستش کرتی ہوں۔ مگر ــــــ زبان رک گئی۔

میلنگ: (بے صبری سے) "مگر کیا۔ برائے مسیح جلد کہو دل کی الجھن بڑھتی جاتی ہے۔"

میڈیلائن: "مگر تم سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تمہارے والدین اس معاملہ میں ہرگز راضی نہ ہونگے اور اگر وہ خوش نہ ہوئے تو میں۔۔۔۔۔"

میلنگ: (بات کاٹ کے) "لیکن اگر وہ رضامند ہوں تو پھر؟"

میڈیلائن: "ہاں پھر تو ــــــ" مسکرا دی۔

میلنگ: "میں کل نہیں تو پرسوں اس بارے میں ذکر کروں گا۔ اس لیے کہ کل تو نقاب پوشوں کا ناچ ہوگا۔ لہذا ایسا کوئی موقع اس بارہ خاص پر بحث اور غور کرنے کا نہیں ملے گا۔"

میڈیلائین۔ (حسرتناک لہجہ میں) میلانگس۔ مجھے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ تمہارے والدین کو یہ امر ہرگز منظور نہ ہوگا لہذا
ہم ہمیشہ کے لیے جدا ہوتے ہیں۔

میلانگس۔ پیاری دلربا۔ تم ایسے برے الفاظ زبان سے
نکالتی ہو جو میرے شیشۂ دل کو پاش پاش کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہی اس نے اپنا پرشوق ہاتھ (اپنی) محبوبہ دلنواز
میڈیلائین کی کمر میں ڈال دیا۔ اور میڈیلائین نے بھی اپنا
نازک ہاتھ اس کی بغل میں دیدیا۔ اور اس انداز سے
دلدادگان الفت آہستہ آہستہ لنگرگاہ کی طرف چلے۔ مگر
دونوں آنے والی مسرت دریا سے کنارے میں ڈوبے
ہوئے تھے۔ انہیں یہ خیال بھی نہ تھا کہ تقدیر دشمن عشاق
فلک تفرقہ پرداز کے علاوہ کوئی اور بھی ان کی حرکتوں کو
دیکھتا ہے۔ اس اثنا میں وہ نشۂ محبت میں سرشار ہوکے
بلا وسواس قدم بڑھاتے اور راز و نیاز کی باتیں کرتے
چلے گئے مگر جب لنگرگاہ کے قریب پہنچ گئے اور ہمہ تن گوش
ہوکے ان کی تمام باتیں سنتا رہا اور ان کو ہر کارہ دیکھتا
کو بڑے غور سے دیکھتا تھا۔ جیسے اس نے میڈیلائین کو
میلانگس سے ہم کنار ہوتے دیکھا تو مارے رشک کے
جل گیا آتش رقابت بھڑکی۔ اور اس کے کشت صبر و تحمل پر

ایک بجلی سی گری- اس نے دانت کچکچائے- ہونٹ چبائے- مگر کچھ بس نہ چلا- ناچار دل تھام کے رہگیا- اور طیش کہا کے اور گویا اپنے دل سے خطاب کر کے کہنے لگا" یہ میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتے کبھی نہ کبھی اس کا خمیازہ اٹھائین گے-"

پانچوان باب

ملاقات کا نرالا ڈھنگ

"بے شک یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز اور دلفریب نظارہ ہوگا- گر لیڈی چندو نکیا ناچ مین شریک ہونے والے اپنی اپنی پوشش سے پہچانے نہ جائین گے؟"

استفسار کنندہ ایک خوبصورت بیس پچیس برس کی عورت ہے- اگرچہ اس کے عالم شباب کا جوش بہت کچھ کم ہو چکا ہے مگر چہرے کی رعنائی اس بات کی شاہد ہے کہ وہ عیارہ اب بھی مرغ دل شکار کرنے مین کسی طرح کم نہین- اسکی شوخ نگاہ سے شرارت اور لگاوٹ چھوٹ چھوٹ کے نکلتی ہے اور کپڑون کی نرالی سج دہج انوکھی وضع سے معشوق پن برستا ہے-

لیڈی چندونے سارا- تمہین اب تک اس ناچ کی اصل کیفیت معلوم نہین- اور نہ مین اسکی تشریح کرنا چاہتی ہون نہین

خود ہی معلوم ہوجاویگا۔ ہان اس قدر بتا دیتی ہون کہ خدمتگارون اور ملازمون تک کو بھی معلوم نہ ہوگا کہ کون کس جامہ مین پنہان ہے۔ تقریباً نصف شب گذرنے پر سب کے سب نقاب پوش ہوکے ناچ کے کمرے مین چلے آئینگے۔"

اس مختصر سی گفتگو کے بعد لیڈی چندوزا اٹھ کے دوسرے کمرے مین چلی گئی۔ ابھی شام ہونے مین دو تین گھنٹے کا عرصہ تھا لیکن ناچ گھر کا آج خاص اہتمام کیا گیا۔ انوکھی طرز سے اُسے سجایا گیا۔ آرائش و زیبائش مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا۔ فراشون نے فرش و فروش بچھا کے اور چابکدست سجانے والون نے اپنی جودت و صنعت دکھا کے کمرے کو شب عروسی کے کمرے سے بڑھا چڑھا دیا۔ ہر طرف [illegible] گلہاے رنگا رنگ سے مشابہ گلدستے رکھے گئے۔ خدام باادب نے قرینے سے میزین اور چوکیان لگا دین۔ پھولون کی مہک اور سامان زیبائش کی چمک سے سارا مکان فردوس کا نمونہ بن گیا۔

سرشام مہمانون کی آمد شروع ہوئی۔ حسینان یورپ سج بن کے اور بناؤ چُناؤ کر کے آنے لگے۔ خیر وہ تو جو کچھ تھے کرسیس پر آج قیامت کا نکھار تھا۔ وہ کسی عروس ماہ سیما کی طرح نور کی پتلی بن گئی تھی۔ اُس کی صورت ملایک فریب کو

اگر حوران بہشتی دیکھ پاتیں تو غش غش کرتیں۔ اور زاہد خشک
کی کیا کہیے اگر اُن کی اس صحبت عیش و طرب تک رسائی ہو جاتی
تو بے شک پری پیکر گریس کے دست نازک سے مئے گلگون
کا جام لے لیتے اور بلا خوف خطر پی جاتے۔ معشوقہ ستم شعار
گریس نے پوشاک بھی کچھ ایسی دلفریب زیب بدن کی تھی
کہ دیکھتے ہی عشاق کے دامن استقلال کے پُرزے پُرزے
اُڑ جاتے۔ اس کی مست و مخمور بنفشی آنکھوں سے سُرخ سُرخ
ڈورے [illegible] نیچے سادہ [illegible] گورے گورے گال اور پھر اُن پر
ہلکی ہلکی [illegible] سے بال [illegible]
جھینی [illegible] ان کے چاند سے چہرے پر [illegible]
دونوں [illegible] سانچے میں ڈھلی ہوئی [illegible]
یہ دلفریب صورت اس خیالی فوٹو سے [illegible] کے نہ تھی
جو [illegible] ہمیں دکھا چکی ہے۔ یہ ان کہا جائے
کہ مشاطۂ فکر نے ایک خیالی معشوق کو بنا کر ایک عروس زاہد
فریب کی صورت میں ہماری پر شوق نظروں کے سامنے
پیش کیا ہے۔ اس نازنین کے علاوہ لیمپوں کی اجلی روشنی
نے رات میں روز روشن کی کیفیت پیدا کر دی تھی [illegible]
بے انتہا روشنی پر پری چہرہ گریس کے حسن جہاں تاب کی شعاع
حاوی تھی اس کی ضو حسن روشنی کو رنگ نہیں دیتی تھی

اور جس قدر مہمان مرد یا عورت وہان موجود تھے سب کی نگاہین اس پوشیدہ چہرے کا مطالعہ کر رہی تھین -

جب سب لوگ کھا چکے تو کھانا چنا گیا- کھانا کھاتے کھاتے ایک نوجوان افسر نے جو گریس کے مصحف رخسار کی دیرسے تلاوت کر رہا تھا اور قریب نازنین کو خطاب کر کے کہا " کیا آپ بھی نقاب پوشی ہی کے ناچین گی ؟ "

گریس نے نازک پپوٹون کو خم دیتے ہوئے " ہان کپتان لشل- مین بھی نقاب پوشون کے مجمع مین اسی انداز سے شریک ہونگی "

کپتان لشل " آپ تو واقعی بہت بھلی معلوم ہونگی "

گریس " (مسکرا کے) ایک انوکھی بات ہے "

کپتان لشل " مس گریس مجھے تو یہ پسند نہین کہ نوکرون کے ایسے ردی کپڑے پہن کے اور چہرے پر نقاب چڑھا کے ناچا جاوے- بھلا یہ بھی کوئی انسانیت ہے مجھے ایسی باتون سے کلی نفرت ہے "

گریس " آپ کو جو اکراہ ہے- ہمارا تو اس مین ۔۔۔۔۔ "

کپتان لشل " جی ہان آپ کو اس مین کچھ دلچسپی ہوگی کوئی فائدہ ضرور متصور ہوگا- لیکن ہمارا اسباب تو کوئی چیز دلکش معلوم نہین ہوتی "

اس موقع پر مسٹر بارنی بھی جو کچھ عرصہ سے دور بیٹھا ہوا تھا اپنی جگہہ سے اٹھ کے ان کے برابر والی چوکی پر آبیٹھا۔ اور گرلیس کی طرف منہ بڑھا کے کہنے لگا "تمہیں آخر میں سخت پشیمان ہونا پڑے گا۔ جب اس پردے کے تاریک راز افشا ہوں گے تو تم خود ہی محجوب اور سخت شرمندہ ہو گی"۔

گرلیس کو چونکہ بارنی سے انتہا درجہ کی نفرت ہو گئی تھی وہ اس کے ہر قول و فعل کو اب حقارت سے دیکھا کرتی تھی اور ہمیشہ اس کی تحقیر کیا کرتی لہذا چپ رہی اور بعوض جواب دینے کے منہ دوسری طرف کر لیا۔ بارنی نے جب یہ کیفیت دیکھی تو فوراً اپنی جگہہ چھوڑ دی اور اٹھ کے اس کرسی پر جا بیٹھا جو یلامین کے پہلو میں گویا اس طرح خالی پڑی تھی جس طرح بارنی کا دل حقیقی اور سچی محبت سے۔

آج تو یلامین پر غضب کا جوبن تھا۔ اپنی ہم عمر بیگموں سے وہ کسی بات میں کم نہ تھی۔ گرلیس اگرچہ پوشاک زیب بدن کر کے عروس گلبدن بن گئی تھی تو اس کا سادہ لباس بھی لطف خدا داد دکھا رہا تھا۔

بڑے بڑے عابد و زاہد اس حسن کی دلربائی کے آگے سجدہ کرنے کو تیار تھے گو حاضرین محفل محو نظارہ تھے مگر اس میں شک نہیں کہ وہ خود بھی نشہ حسن میں مخمور اور

ہمہ تن سرشار تھی - ایک سفید اور مہین سے کپڑے کا گون اس
کے جسم مین تہا جس مین سے گورے گورے جسم کی دلفریب
سفیدی پہوٹ پہوٹ کے نکلتی اور تالڑ بازو ون کی نگاہون
مین چکاچوند پیدا کرتی تہی - نظر فریب نور کے سانچے مین
ڈھلی ہوئی باہین جو آداب مجلس کے لحاظ سے کپڑے کے
غلاف مین لپٹنے نہ پائی تھین توجہات عشق بازون نے خرمن
جان پر برق کا کام کرتین - اور جب وہ ابھرے ہوئے سینے
کا پر لطف سین دیکھتے تو ان کے سینون پر حسرت و یاس
کا سانپ لوٹ جاتا بے اختیار دل تھام کر اور اسکو چھپا کیان
ہو کے رہ جاتے تھے - مہتاب زرد بانو نے اس صورت
عابد فریب کو دیکھ کے بمشکل چند منٹ صبر کیا مگر آخر
ضبط نہ ہو سکا تو اس کے نزدیک منہ لے جا کے کہا -
مس میڈیلائن تمہارے حسن کی خیرہ کر دینے والی چمک سے
یہان کی روشنی کا سامان ماند ہوا جاتا ہے - خدا آج تو
گریس مین بہی وہ رعنائی و زیبائی نہین جو تم مین ہے مگر
پیاری یہ تو بتاؤ تم نے اپنا ارادہ ——————
نازنین نے اس نوجوان کے سامنے سے اپنا منہ دوسری
جانب پھیر لیا -
بانو نے دلربا ! آخر یہ کہو تو سہی - تمہارا ارادہ کیا ہے کیا مذ

کبھی ہاں نہ کروگی۔"
میڈیلائین- (ترشروئی سے) "نہیں. میں کبھی ہاں نہ کرونگی میرا جواب اب بھی وہی ہے جو ایک مرتبہ پہلے دے چکی ہوں میرا دل قبول نہیں کرتا۔"
بارنی- (نزدیک ہوکے) "تمہیں پشیمان ہونا پڑیگا۔ تمہیں اپنے ارادہ میں کامیاب ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ میڈیلائین میرے آکہا مانو۔"
میڈیلائین بیچاری کو کیا معلوم تھا کہ یہ موذی اُن کے راز سے بخوبی آگاہ ہوچکا ہے۔ اس کو یہ مطلق خبر نہ تھی کہ اسنے لارڈ میلنگ فورڈ کے ہمراہ اس کو راز و نیاز کی باتیں کرتے اور بوس و کنار ہوتے دیکھہ لیا ہے۔
میڈیلائین "وہ ارادہ ہی کون سا ہے جس میں مجھے ناکام رہنا پڑے گا؟"
بارنی- (سردمہری سے) "دیکھو میڈیلائین اب کوئی اور ٹھکانہ کرلو کیونکہ گریس اور میں عنقریب یہ مینر چھوڑنے والے ہیں۔"
اس وقت میڈیلائین کو وہ باتیں یاد آگئیں جو ڈاکٹر ہتھرٹن نے بارنی کی نسبت بیان کی تھیں۔ لہذا اس نے خوف زدہ ہوکے بارنی کی طرف دیکھا جس کے چہرہ پر

ایک بیہودہ مسکراہٹ عیاں تھی۔ میڈیلائین گو اس کا مطلب سمجھ گئی لیکن بارنی نے خود ہی اسکی تشریح کردی۔
بارنی "اگر تم ہمارے پاس رہنا چاہو تو ایک صورت سے رہ سکتی ہو۔ اور عارضی طور پر نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے اور یہ امر تمہارے اختیار میں ہے"
میڈیلائین "کس حیثیت سے؟"
اس حیثیت کے معنی نادینن کے خیال میں دو تھے ایک تو گرلیس کی ہم صحبت ہو کے رہنا۔ اور دوسرے کسی خاص تعلق سے قیام کرنے کی حیثیت تھی۔ بارنی نے حیثیت کا لفظ سنتے ہی ایک سرسری نظر میڈیلائین کے خوب صورت مکھڑے پر ڈالی اور کہا۔
بارنی "ایک باوفا بیوی ہونے کی حیثیت سے اب تو شاید کوئی محبت باقی نہ رہی ہو گی"
میڈیلائین "یہ ناممکن ہے اور میرے خیال میں آپ کو ہرگز اُس عورت سے شادی نہ کرنی چاہیئے جس کے دل میں آپ کی محبت کا گذر نہیں"
بارنی "یہ صرف تمہارے کہنے کی باتیں ہیں۔ محبت رفتہ رفتہ خود ہو جاتی ہے۔ اور تم نے جو اس کل کے چھوکرے کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے تو یہ سمجھ کے کہ وہ تم سے

محبت کرتا ہے۔ ہرگز نہین۔ میڈیلائین تم غلطی کرتی ہو ایک اور نیا خوب صورت چہرہ اُس کا دل تمہاری طرف سے پھیر دینے کے لیے کافی ہوگا۔ وُورنہ جاؤ نہین دیکھ لو وہ کس بیباکی سے کھڑا گریس سے باتین کر رہا ہے "

میڈیلائین نے نظر اُٹھا کے دیکھا اور چہرے پر مایوسی چھا گئی کیونکہ میلنگ اس وقت واقعی گریس سے بڑی گرم جوشی اور خلوص محبت سے باتین کر رہا تھا۔ دونون کا مُنہ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب تھا اور چہرون پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایان تھے

پارٹی وو کیون اب تو تسلی ہو گئی۔ ان ناتجربہ کار چھوکرون کا ہرگز اعتبار نہ کیا کرو نہ ان کا عشق و محبت قابل سند اور نہ کوئی قول و فعل قابل اعتبار ہے "

میڈیلائین آتش رقابت سے جل کے کوئلہ ہو گئی آنکھون مین خون اُتر آیا چہرے پر حسرت و مایوسی کی گھٹ چھا گئی۔ ہونٹ خشک ابرو کمان کی طرح کھنچ گئے۔ وفور رنج و ملال سے اُٹھ بیٹھی اور دوسرے کمرے مین چلی گئی افسردہ دل تھی ایک چوکی پر بیٹھ گئی۔ پندرہ منٹ نہ گذرے تھے کہ گریس اٹھلاتی ہوئی آ پہونچی اور اُس نے بغیر استفسا خود ہی میلنگ کی گفتگو کا ما حاصل بیان کر دیا۔ اچھا میڈیلا

کی ساری خفگی جاتی رہی چہرہ بشاش اور دل جوش مسرت سے دھڑکنے لگا۔ جولی سے اٹھی اور وفور انبساط سے گریس سے لپٹ گئی اور کہا "آہاہا! میں آج تو مسٹر چالسی بھی نصف شب نایٹ ٹمپلرن کے آملینگے۔ مگر ہاں ان کے چہرے پر بھی تو نقاب ہوگی۔ وہ پہچانے کیونکر جائینگے ؟"

گریس "جی ہاں بیشک"

میڈیلائین "میلنگ نے کوئی خاص نشان ان کے لباس میں بنایا ہوگا"

گریس "ہاں ان کے کندھے پر سُرخ رنگ کا ایک پترا فیتہ ہوگا۔ بس اس سے ان کی شناخت ہوجاویگی"

میڈیلائین "مگر میلنگ کے والدین اس میں خوش نہ ہوں گے اور شاید انھیں اس معاملے کی خبر بھی نہو"

گریس "ہاں۔ انھیں مطلق خبر نہیں۔ ہم تینوں کے سوا اور کوئی نہیں جانتا"

میڈیلائین "اور تمھیں یہ بھی معلوم ہے مسٹر نارٹن بھی تشریف لائینگے اور شاید مسٹر بارنی بھی۔ گریس پیاری گریس۔ یہ شب بڑی ہوشیاری سے بسر کرنے کی ہے ایسا نہو کہیں کوئی آفت آوے"

گریس "آہ! میڈیلائین۔ اگرچہ یہ رات خطرناک ہے

مگر جو کیفیت میرے دل کی ہے بیان نہین کر سکتی۔ خدا کرے نصف شب کہین جلد کٹے اور وہ صورت دلفریب نظر آئے جس کو چشم اشتاق ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئی ہین۔ ہائے اب تو ارمانون کی گود بھاند اور اُمیدون کی کھینچا تانی دل ناصبور کو اور زیادہ ستاتی ہے۔ اُف اب تو صبر و استقلال محال ......" جوش اشتیاق مین زبان رُک گئی اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے۔

میڈ یلاٹین۔(رومال سے آنسو پونچھ کے) "پیاری گریس بھلا اب اضطراری کس بات کی ہے رنج و حرمان کے دن ٹل گئے۔ شب فرقت کا تڑپانے والی راتین کٹ گیئن آج کی رات تو خوشی و انبساط کے دریا مین نہائی ہوئی اور عیش و طرب کے عطر مین لبائی ہوئی ہے"

گریس۔(ٹھنڈی سانس بھر کے) "اچھا" کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

اس وقت میڈ یلاٹین کی عجب حالت تھی کبھی تو جانسی کے پوشیدہ ناچ مین شریک ہونے سے خوش ہوتی اور اس کو گریس کی خوش قسمتی پر محمول کرتی اور کبھی اُس رقیب روسیاہ مخبوط الحواس جیمز نارٹن کی شرکت پر غور کر کے چند منٹ کے لیے سراسیمہ و بے قرار ہو جاتی۔ اور

فکر کے عمیق دریا مین غوطے کہانے لگتی۔ اب وہ وقت آگیا
جب ہر ایک نے پوشیدہ کمرون مین جا کے اپنی پوشش
مین ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کی فاخرہ اور پُر تکلف لباس
کھلی کھلی اور سادہ عباؤن کے نیچے چھپا لیا گیا اور چہرے پہ
نقاب ڈال لی گئی۔ یہ نئی طرز کا لباس قریب قریب آپس مین
ملتا تہا۔ چہرے سب کے سیاہ نقابون مین چھپے ہوئے
تھے۔ البتہ لیڈی چند ذرا نقاب پوشی سے مبرا تھی۔ اُسنے
وہی شاہانہ ٹھاٹھ کا لباس پہنا تہا اور بڑی سرگرمی سے اپنے
مہمانون کو ناچ گہر کے اسٹیج کے گرد گرد بٹہاتی جاتی تہی۔
مردون اور عورتون کی پوشش مین ایک خاص امتیاز
رکھا گیا تہا وہ یہ کہ اُن کی کمر مین پٹی تو نہین باندھی گئی لیکن
اُس کی جگہہ کمر مین چنت ہو ڈال کے گون کو ایک لفریب
اور زیبائی کا نمونہ بنایا گیا تہا۔ اور اس طرز سے کمر کے پتلے
پن کے ساتھہ ہی سینہ کا اُبہار بہی جیسا قدرتہا ظاہر ہوتا
تہا۔ نازنینون کی اس مہذب وضع پر بہی ہزارون آرائشین
قربان تہین۔ نوجوان نقادان حُسن کے لیے اگرچہ کوئی موقعہ
نہ تہا کہ اس خوب صورتی کے بے مثل بازار مین حسن جمال
کا موازنہ کر سکین اور حُسن و خوبی کی ایسی بے بہا جنس کے
دام لگا سکین۔ بایں ہمہ ان تمارتگران عقل و ہوش کی دلربا نہ

رفتار اور معشوقانہ گفتار خود ہی اس امتیاز کا موقع دیتی تھی
کہ ان کون حسین اور شوخ و چنچل نازنین ہے۔

جب سب لوگ آ کے بیٹھ چکے تو ساز و طرب کا سامان
درست کیا گیا۔ سازندوں نے شعر سے شعر اور ساز سے ساز
ملا کے محفل میں جوش مسرت پیدا کر دیا۔ دختر رز شیشے کی قید
سے آزاد کی گئی۔ اور رندان بادہ نوش نے پریزادوں کے
نازک ہاتھوں سے مئے ناب کے جام پینے شروع کیے۔
تھوڑی ہی دیر میں نشۂ عشق میں ڈوبے ہوئے نوجوان بادہ
بدست بیہوش ہو گئے۔ چنانچہ لگاوٹ و محبت کے زمزمے گائے
اور میٹھی میٹھی باتیں ہونے لگیں۔

مئے گلگوں کے ایک ایک قطرے نے جادو کیا کہ نقابیں اتار
دی جائیں اسی کے ساتھ ہی نقاب پوش بیبیوں نے شرم و حیا چھوڑ کر
ارمانوں کو آزادی کا مژدہ سنا دیا۔ جو اس محفل میں موجود تھیں
کے قید کی پابندی سے اٹھ کر آزاد ہوئیں تو بے ساختہ ناچنا
شروع کر دیا۔ آخر وقت تھا جب یہ عیش و طرب کی
محفل گرم رہی۔ تھوڑی دیر بعد ایک حسینہ ان میں قیامت کا
جوبن لیے ہوئے اٹھ کے سیدھی لپٹن کے قریب آئی
اور نہایت ہی دھیمی مگر ایسی آواز سے جو نہایت ہی شیریں
تھی بولی پیاری میٹھی باتیں کرو یہ کیا تم ہمارے لیے غیر موزوں

اور یہ کیا ہے گر اس سادگی میں بھی تمہارا حسن خداداد اپنا
جوہر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ جو چاہتا ہے کہ دست بے اختیار
سے نقاب اٹھا دوں اور اس بھری ہوئی محفل میں تمہارے
چاند سے چہرے کی بلائیں لے لوں۔ پیاری دلربا! اگر تم نے
اپنے کپڑوں میں خاص امتیاز و نشان نہ بھی بتایا ہوتا تو
میری پرشوق آنکھیں ضرور تم کو ڈھونڈھ نکالتیں“
میڈ یلائین ”اور آپ نے تو مجھے اپنی پوشش کا کوئی
نشان نہیں بتایا پھر میں نے دیکھیے کہ ایک ہی نظر میں
آپ کو پہچان لیا“
میلنگ (کیونکہ نوجوان نقاب پوش وہی تھا) ”پیاری
دلکو دل سے راہ ہوتی ہے“
میڈیلائین ”پیارے میلنگ! تم اس وضع میں بھی
جوان رعنا معلوم ہوتے ہو“
میلنگ ”پیاری دلربا! اگر ہجوم میں بیٹھے رہے تو کچھ
لطف نہ آئے گا۔ لہذا اس ساتھ والے کمرے میں چل کے
بیٹھیں تو تنہائی میں حضرت دل کی داستان شروع ہو“
یہ کہہ کے اس نے نازنین کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے
کمرے میں لے چلا۔
میڈیلائین۔ (کمرے میں پہونچکے) ”آہا ہا! یہ تو بہت ہی

خوب صورت اور بے تکلف کمرا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے
تر قیت نصیبوں کی ملاقات کے لیے اسی کو منتخب کیا ہے"

سیمنتا بولی "بے شک اگر تمھیں معلوم ہے کہ میں نے ایسا
انتظام کیوں کیا ہے؟ پیاری معشوقہ! جب میں نے
اپنی راحت کا سامان ڈھونڈھ لیا ہے تو یہ مناسب نہیں
کہ ایک جان نثار رفیق کے لیے کوئی تدبیر نہ نکالوں"

سیڈ پلائمین نے کہا ایسا کرنے سے کیا فائدہ - جب تمھیں
معلوم تھا کہ ارڈو اور لیڈی چندرو اس میں ناراض ہونگے
تو اُن کے برخلاف سازش کرنا معیوب ہی نہیں ضرر رساں
بھی ہے"

سیمانگ نے "پھر اس وقت ان چندرو تدابیر کا ذکر اُٹھا رکھیے
اور اس گھونگھٹ کو اپنے عاشق جانباز کی تسلی کے لیے
اُٹھا دیجیے"

نازنین نے نقاب چہرے سے اُٹھا دی - گویا بدر کامل
سیاہ بدلی کو پھاڑ کے نکل آیا - ادھر یہ صورت زیبا افگندہ
نقاب ہوئی اُدھر نوجوان نے بھی اپنی نقاب اُتار دی
سیڈ پلائمین کو جوش محبت سے آغوش آرزو میں کھینچ لیا - اور
کبھی رخسار رنگین کا بوسہ لیا تو کبھی لب لعلیں چوسے - ہونٹ
سیلنگ برابر اس کے گورے گال چومتا تھا مگر تسکین نہ ہوتی

تھی - اور شاید اس بڑھے ہوئے جوش سے کسی کا شیشہ عصمت سنگ ہوا وہوس سے چکنا چور ہو جاتا اور اس تنہائی کے مقام میں نفس امّارہ کا اغوا ضرور اپنا رنگ جماتا لیکن عصمت مآب خوبرو نازنین کے منہ سے دفعتاً نکلا "کوئی آتا ہے"

اس جملہ نے دلدادۂ الفت میلنگ کو چونکا دیا - مگر حضرت عشق نے ابھی تک دونوں پر بیخودی کا عالم طاری کر رکھا تھا - انکی آنکھوں پر از خود رفتگی کے پردے پڑے ہوئے تھے - دونوں بے خوف وخطر بے حجاب بیٹھے ہوئے تھے - چہرے اگر لمپ کی دھیمی روشنی میں مٹے مٹے نظر آتے تھے - مگر قیاست کی تیز نگاہیں رکھنے والے فوراً تاڑ جاتے تھے کہ وہ کون ہیں - بے خبری و مدہوشی نے انھیں اتنا موقعہ نہ دیا کہ اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں - ایک طرف تو معشوقہ گلبدن میڈیلائین کے سنہرے بال اس کے دلدادہ کی بے اختیار دست درازیوں کی وجہ سے بکھر گئے تھے - اور زلف چلیپا رخ ترنج گالوں پر کسی کے گستاخ ہاتھ کی حفاظت سے جم کر بیٹھی تھی - دوسری طرف میلنگ اپنے پہ امان دل کو تھامے پریشان خاطر نظر آتا تھا - یہ سین تھا کہ وہ بلاے ناگہانی

جس نے دونوں ہجران نصیب وابستگان محبت کو
ایک دوسرے سے جدا کیا تھا ان کے قریب ہو کے گذرا
اور نہایت ہی گہری نظروں سے دونوں کی طرف دیکھتا ہوا
نکل گیا۔

میڈ ہلائین نے اس کا قد و قامت۔ چال ڈھال
نقاب اور پوشش کو غور سے دیکھا اور دل میں کہا
"افسوس یہ تو وہی مار آستین ہارفی ہے"۔

میڈ ہلائین۔ (چوکی سے اٹھ کے) میں رخصت ہیا ہی ہوں
آپ اب مجھے ناچ میں شریک ہونے کی اجازت دیں گا"

میلنگ "آہ پیاری! کیا یہ ہوشربا چہرہ پھر میری نظروں
سے اوجھل ہو جائے گا۔ کیا دل کی تڑپ اور بے قراری
از سر نو شروع ہو گی۔ میری جان ذرا تو تسلی دیتی جاؤ
ہائے دل نہیں مانتا کیا کروں ——" اتنا کہہ کے
اس نے ہاتھ بڑھایا اور میڈ ہلائین کو چھاتی سے لگا کے
اور بوسے دیتے ہوئے بولا "دلربا! پیاری دلربا!!
خواہ تم پردے میں ہو خواہ بے نقاب کوئی چیز
تمہاری محبت کو کم نہیں کر سکتی اور آسمان چاہے اپنی
خبث باطنی کو نہ چھوڑے لیکن ہم عنقریب ایک دوسرے
کے ہوں گے ——"

میڈ- پیڈلیٹی "میں تو تم سے جان و دل سے محبت کرتی ہون- اور اس ناچیز جان کو تم پر تصدق کرنے کو تیار ہون لیکن تمہارے والدین بھی راضی ہون اور اگر وہ راضی ہو گئے تو خیر ورنہ جان کی خیر ہے"

میلنگ- (قطع کلام کر کے) "ہان- ہان- ایسی باتین از برائے خدا نہ کرو"

اس گفتگو کے بعد دونون ناچ گھر کی طرف آئے مگر ابھی دروازہ ہی مین داخل ہوئے تھے کہ ایک لیڈی سے مڈبھیڑ ہوئی اور ہمارے نوجوان نقاب پوشون کے قریب آ کے بولی "کہئیے" (ایک طرف اشارہ کر کے) "وہ جو دستانے پہنے وہ دوسرا لباس پہنے ہوئے کون صاحب ہین اب تو مین تجھ کو پہچان جاتی ہون"

میلنگ- "اور میری بھی ... بتا دیتا ہون- سارا! وہ ایک شہزادے کو جو عشق ... مجھ میں بدلے لگے آگئے ہین"

سارا- "کیونکہ اس تفسار کے وہ رہتی تھی" آپ نے مجھے کیونکر پہچان لیا؟"

میلنگ- "تمہاری طرز گفتگو- چال ڈھال سے-
لیڈی سارا آج تو تم پر غضب کا نکھار ہے"

سارا- "ان باتون کو جانے دیجیے مجھے اس شہزادے کا

پتہ درکار ہے۔ آپ تو خواہ مخواہ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے بتایئے تو سہی یہ کون شخص ہے۔ مسٹر میلنگ یہ شہزادہ ضرور کوئی معزز اور خوبصورت آدمی ہوگا" اتنا کہا اور چلدی۔

میڈیلائین "آج تو گریس کے دل کی کلی کہل جائے گی توبہ اس محبت کا برا ہو۔ یہ بھی آدمی کو کسی لایق نہین رکھتی آہ! یہ بھی ایک مصیبت ہے اور نہایت ہی سخت "

میلنگ "مگر پیاری دلربا۔ اس مصیبت مین راحت بھی بہت ہے۔ ایام مفارقت کاٹنے مشکل ہین مگر جو خوشی اس انتظار کے بعد حاصل ہوتی ہے اس کو کوئی دنیوی مسرت نہین پاتی ——" انھین باتون مین دونون بھیس بدلنے والے ہندوستانی شہزادے کے قریب پہونچگئے۔

میلنگ۔ (مصنوعی شہزادے کے کندہے پر ہاتھ رکھکے) "شاید اب تو آپ انگلستان ہونگے میرے نزدیک عشاق کے لیے اس سے بہتر موقع ہرگز نہ ملے گا"

ہندوستانی شہزادے نے اپنے یار غار میلنگ کا ہاتھ پکڑا اور برابر والی چوکی کی طرف جس پر ایک نازنین اپنی قیمتی نقاب کے سوراخون مین سے جھانک رہی تھی اشارا کیا۔

نقاب پوش نازنین ہے میں اور میرا پیارا چانسی آپ کے بد۔ جہ کمال مشکور ہیں۔ آپ نے ہم پر وہ احسان کیا ہے جس کا بوجھ ہمیں تا دم زیست سر نہ اٹھانے دیگا۔"

میلنگ "اور اگر یہ حال بارنی کو معلوم ہوگیا تو وہ مارے حسد اور جلن کے راکھ ہو جاوے گا۔ (ہندوستانی شہزادے سے) مسٹر چانسی! چلو برابر والے کمرے میں چلیں یہاں ٹھہرنا مصلحت نہیں۔"

چانسی "ہاں چلیے بڑی خوشی سے میں حاضر ہوں۔ لارڈ میلنگ! میں تمہاری عنایتوں کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ میرے پاس تو وہ الفاظ ہی نہیں جن سے یہ بار ٹل جاوے۔"

میلنگ "آپ تو ناحق کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں۔ بھلا دوستی میں اس عذر و معذرت کے کیا معنے۔ یہ میرا فرض تھا جو میں نے ادا کیا۔"

چانسی "میں پھر ایک مرتبہ آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

میلنگ "خیر اب ان باتوں کو کسی اور وقت پر اوٹھا رکھیئے۔"

چانسی "چلیے یونہیں سہی۔ الامر فوق الادب۔"

اب یہ سب لوگ کمرے مین پہونچگئے اور پرجوش وابستگان محبت کو تنہائی مین راز و نیاز کا اچھا موقع مل گیا۔

چانسی :۔ اب مین اپنی ناز آفرین دلربا کو یہ جتانا چاہتا ہون کہ مین ایسا سیاہ دل اور بے مروت نہین جیسا کہ اوسکے سربراہ نے اپنی چرب زبانی سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ گو اوس نے میری نسبت طرح طرح کی بیہودہ اور لغو تہمتین تراشین۔ سیکڑون بہتان لگائے مگر چونکہ صداقت باطن تھا لہذا اس کی رنگ آمیزیون اور قصہ پردازیون کا کوئی خیال نہین کرتا۔ اور دل بے قرار کو ہمیشہ سمجھاتا رہا کہ جیسا اسد خود ہی آتش حسد سے پھنک جائے گا دل کو تسلی دے لیتا تھا۔

گریس :۔ پیارے ڈینہرسٹ! میری کج ادائی اور عدم اتفاقی نے بے شک تمہین میری طرف سے بدگمان کر دیا ہوگا اور شاید تم نے مجھے اپنے دل مین کیا کیا نہ کہا ہوگا بیوفا اور دغاباز کے ایسے برے برے الفاظ میری نسبت تمہاری زبان سے نکلتے ہون گے مگر خیال کرو تو میرا اس مین کوئی قصور نہ تھا کیونکہ مین جانتی تھی کہ بہر حال بالغ ہونے تک مبارلی کے ظلم و ستم اور طعن و تشنیع کا

نشانہ بننا پڑے گا۔ اسی وجہ سے مین ظاہرا تمہارے ساتھ کج ادائی سے پیش آتی تھی۔ مگر باطن مین جو کیفیت میرے دل کی تھی وہ خدا ہی جانتا ہے ؎

چانسی۔ نہین نہین پیاری گرلیس مجھے کوئی شکوہ و شکایت نہین جو کچھ ہوا یہ بھی میری قسمت کی خوبی تھی اور آئندہ کچھ ہو گا وہ بھی اپنے نصیبون کی برکت ہے

گرلیس۔ پیاری چانسی! اگر یہ بات اپنے بس مین ہوتی تو کاہے کو دوسرون کے ہاتھ پڑتے اسکا کیا علاج ؎

چانسی۔ (تسلی بخش لہجہ مین) وہ۔ اس بات کی فکر نہین پیاری۔ میری جان سے پیاری گرلیس کلفت و پریشانی کی گھٹا پھٹ گئی اور غم و اندوہ کا بادل بھی ہوا کے جھونکون سے پھٹ گیا۔ خوشی و نشاط کے دن آنے والے ہین اور بہار کا موسم آپہونچا۔ عنقریب کوئی اچھی صورت پیدا ہو جاوے گی اسیران ناتوان لکھنے کے بعد دونون نقابین ڈال لی گئین اور کمرے سے نکل کر برآمدے سے چلے دروازہ کے قریب پہونچے تھے کہ وہ دو شخص نقاب پوش ان کے نزدیک ہو کے گذرے جو بدحواسی سے ساتھ

ایک طرف کو لپکے جاتے تھے یہ دونون تو نبت کی جنگ
مین غلطان و پیچان ہو رہے تھے لہذا ان پر اُنکی تیز روی
سے کوئی اثر پیدا نہ ہوا۔ بدحواس نقاب پوش وہان سے
بھاگتے ہوئے دُور تک چلے گئے۔ پھر باغ مین پہنچ کے
ایک جگہ رُک گئے۔ رُکتے ہی دونون مین سے ایک نے
اپنے ساتھی سے خطاب کر کے کہا "جمّ اس نقاب پوشی
سے کیا فائدہ۔ افسوس! ان   نے تمہاری عقل و دانش
پر بھی موٹے پردے ڈال دیے۔ یاد رکھو تمہاری نادانی
تمہین ضلالت کے کنوین مین گرائے گی۔ اور تمہاری
حماقت تمہین بہت ٹھوکرین کھلائے گی"

جمّ "ابّا جان آپ ناراض کیون ہوتے ہین جو سخت سے
سخت مہم میرے لایق ہو فرمائیے پھر دیکھیے کس طرح
جان پر کھیل کے بجالاتا ہون"

بارنی نے نقاب اُتار کے رکھدی اور کہا "نقاب
اُتار ڈالو کیونکہ مین تمہین ایک ضروری مہم کی تیاری کا
حکم دیتا ہون"

جمّ "نقاب اتار کے" فرمائیے۔ ارشاد"

بارنی "تمہارے ہوش شاید ٹھکانے نہین ہین۔ آدا
وو نقیب و سیاہ و نیز سٹ بھی اسی ناچ مین شریک ہے

اور کسی کو خبر تک نہین۔"

جم۔ (حیران ہو کے) "اپنے ماں اور باپ کی صورت کو حیرانی سے تکنے لگا۔

بارنی۔ (بہت ہی آہستہ سے) "خیر اب ان باتون مین تضیع اوقات کرنا اچھا نہین۔ بس اب اسکا انسداد یہ ہے کہ ہم اس دغاباز میلنگ سے بدلہ لین۔ اور اگر اس مین ذرا بھی تاخیر ہوئی تو کچھ نہ بن پڑے گا۔ (تھوڑے سکوت سے) جم اگر تم گریس کی ایسی نازنین اور لاکھون روپئے پر متصرف ہونا چاہتے ہو تو جو کچھ مین کہون اسپر بے تامل عمل کرو۔"

جم۔ (خوشی سے اوچھل کے) "بے شک مین ایک امیر کبیر بننے کا خواہشمند ہون لیکن آپ کیون اس لڑکی کے لیے کوشش نہین کرتے؟"

بارنی۔ "برخوردار تم مین ابھی دنیا کے حالات سے بالکل ناواقفیت ہے تم ان چالون کو نہین جانتے۔ تم بھلا ان چالاکیون کو کیا جانو۔"

جم۔ "یہ تو مین تسلیم کرتا ہون کہ آپ سا شاطر تو شاید کوئی زمانہ بھر مین نہ ہوگا۔ آپکو مجھ سے بہت زیادہ تجربہ ہے۔ آپ تو ایسی باتون مین بہت ہی مشاق ہین کیونکہ میری والدہ کے ساتھ آپ نے شادی کی تو صرف مال و دولت کی

تحریص سے۔ یہ صرف خام طمع ہی کی تحریک تھی۔ اور پھر اپنے لڑکے کو صاف دھتا بتائی۔ یہ بھی آپ ہی کا کام تھا۔ آپ سے چالباز اور اپنے فن میں کامل تو شاید دُنیا کے پردے پر کوئی دوسرا نہ ہوگا۔"

بارنی۔ (لڑکے کی صاف گوئی پر تُرش رو ہوکے) ذیت! بے وقوف یہ موقعہ لمبی چوڑی تقریرون کا نہیں۔ ہاتھ پاؤن ہلانے کا ہے۔ جو کچھ مین کہتا ہون اُس کو گوش ہوش سے سنو۔" اور بارنی نے جھک کے جیمز نارٹن کے کان مین کچھ کہا جس کو سُنتے ہی وہ سر سے پاؤن تک کانپ گیا۔ اور اس نے بزدلانہ منصوبہ کو بخوبی سمجھ گیا جو بارنی نے اپنی خلقی خباثت اور فطرتی شرارت سے گانٹھا تھا۔ اس مصلحت کے بعد دونون سیاہ دل نزش خاک سے اُٹھے اور چہرون پر نقاب ڈالے ہوئے تیرہ و تار رات کے سیاہ دامن مین جا چھپے۔

اس واقعہ کے چند منٹ بعد ناچ گھر مین ایک طویل القامت شخص داخل ہوا جس کا چہرہ نقاب مین چھپا تھا اور سارا جسم مشرقی طرز کے لباس مین لپٹا تھا۔ اس نووارد نے اپنے نقاب کے باریک سوراخون سے چار و نظرف نگاہین دوڑائین مگر شاید مطلب کو وہان نہ پایا۔ لہذا

باہر گہر سے نکلا اور ایک دوسرے چہوٹے کمرے
مین داخل ہوا۔

یہان ایک مدہم سا لیمپ جل رہا تہا اور جسکی دہیمی
روشنی مین بدنصیب عاشق و معشوق میلنگ اور ہیڈ یلائن
دنیا و مافیہا سے بیخبر کہوئے بیٹہے تہے چونکہ بجز ذات باری کے
ان کی حرکتون کا مشاہدہ کرنے والا بظاہر کوئی نہ تہا لہذا
تنہائی نے ان کے حوصلے بڑہا دیئے تہے۔ اور وہ بتیا بانہ
اور آزادانہ جو دل مین آتا تہا کرگذرتے تہے۔

وہ طویل القامت شخص نقاب پہنے ہوئے اسی
کمرے مین داخل ہوا۔ مگر مدہوش دلبستگان محبت نے
اپنے شغل کی وجہ سے کسی اجنبی کے آنے کا کچھہ خیال
نہ کیا۔ جب وہ شخص ان دونون کے قریب پہونچ گیا
اور میلنگ سنے اپنی بے خبری کی بدولت جو اس وقت
اسپر طاری تہی اور جذبہ عشق جو اسے گہیرے ہوئے
تہا ذرا بہی پروا نہین کی۔ اور بول اُٹہا "نہین نہین
پیاری دلربا! یہان کوئی دیکہنے والا نہین" اتنا کہہ کے
آہستہ اپنے کانپتے ہوئے ہونٹ جہک کے ہیڈ یلائن
کے رخسار نازک پر رکہدیئے۔ یہ سمان تہا کہ نقاب پوش
دفعتاً ان پر جہپٹ پڑا اور ساتہہ ہی اسنے کوئی خنجر سبز غست

کمرے کھینچ کے ہاتھ مین لے لی لیمپ کی مدھم اور دُھندلی
روشنی مین اچانک بجلی سی چمکی اور دوسرے لمحہ مین ایک
پُر درد چیخ کی آواز کمرے مین سُنائی دی اور میڈیلا ئین
فرش پہ پڑی تڑپ رہی تھی۔ میلنگ نے خوف زدہ ہو کے
نگاہ اُٹھائی مگر مجرم کا کہین پتہ نہ تھا۔

چھٹا باب

انجام

اب سُنیے کہ بارنی اور جم دونون کسی خطرناک مشورے کے
بعد جھاڑیون مین گھس کے غائب ہو گئے تھے چند گز کا
فاصلہ طے کر کے بارنی نے کہا "جم! اب مین تو جاتا ہون
مگر تم اپنے کام پر مستعد رہو۔ دیکھنا کسی قسم کی کوتاہی
ہونے نہ پائے۔"

جم "نہین نہین آپ بلا تامل اور بڑے شوق سے تشریف
لے جاوین مین اُن سے راستہ ہی مین سمجھ لونگا۔"

بارنی "مگر ذرا احتیاط سے۔"

اِن معمولی ہدایات کے بعد بارنی تو حسن ویال کی
طرف واپس ہوا اور جم اس کے چلے جانے کے بعد چند
منٹ تک متفکر رہ کے جھاڑیون مین چھپتا ہوا آگے بڑھا

رات نصف سے زیادہ گزر چکی تھی بزم فلک کے رونق دینے والے ستارے جگہہ جگہہ جھلملا رہے تھے جن مین سے اکثر دن کا عارضی وجود برابر ہو چکا تھا کیونکہ وہ اس قدر مائل مہم پڑ گئے تھے کہ بہت دیر کے مطالعہ کے بعد کہین ان کے ننھے ننھے رخسار سے نظر آجاتے تھے۔ باد تند کے فرحت افزا جھونکے اگرچہ بجھی ہوئی اور مردہ طبیعت کو بھی تر و تازگی کا جامہ پہناتے تھے۔ لیکن جیمز کے لیئے ان سب باتون مین کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ ایک تو کسی دلی خلش کے باعث دوسرے آسمان کی لحظہ بہ لحظہ اجڑنے والی صحبت کو دیکھہ کے پریشان ہوا جاتا تھا۔ لہذا ان تمام دل کی کشش کا اُسے کچھہ بھی لطف حاصل نہ تھا۔ سب سے زیادہ بے لطفی کی وجہ چاند کے پیارے مکھڑے کی عدم موجودگی تھی۔ یہہ قوانین قدرت کی زنجیرون مین جکڑے ہونے کے باعث افلاک کے نہ معلوم کس پردے مین چھپا ہوا اپنی میعادی قید کی گھڑیان گن رہا تھا۔ یہ رات اپنی خطرناک سیاہی کی وجہ سے چاہے حضرت شیخ اور شب بیدار مرتاض کے لیے کلفت و پریشانی کا باعث ہو مگر رند سیاہ کار کے لیے اس سے بڑھکے اور خوشی کی رات ہو ہی نہین سکتی اس لیے کہ یہ اس کی سیاہ کاریون کو اپنے سیاہ دامن مین چھپاتی

کمرے کھینچ کے ہاتھ مین لے لی۔لیمپ کی مدھم اور دُھندلی روشنی مین اچانک بجلی سی چمکی اور دوسرے لمحہ مین ایک پُردرد چیخ کی آواز کمرے مین سُنائی دی اور میڈیلائین فرش پر پڑی تڑپ رہی تھی۔ میلنگ نے خوف زدہ ہو کے نگاہ اُٹھائی مگر مجرم کا کہین پتہ نہ تھا۔

چھٹا باب

انجام

اب سُنیے کہ بارنی اور جم دونون کسی خطرناک مشورے کے بعد جھاڑیون مین گھُس کے غائب ہو گئے تھے چند گز کا فاصلہ طے کر کے بارنی نے کہا "جم! اب مین تو جاتا ہون مگر تم اپنے کام پر مستعد رہو۔ دیکھنا کسی قسم کی کوتاہی ہونے نہ پائے"

جم "نہین نہین آپ بلا تامل اور بڑے شوق سے تشریف لے جاوین مین اُن سے راستہ ہی مین سمجھ لونگا"

بارنی "مگر ذرا احتیاط سے"

اِن معمولی ہدایات کے بعد بارنی تو ھنڈوز ہال کی طرف واپس ہوا اور جم اس کے چلے جانے کے بعد چند منٹ تک متفکر رہ کے جھاڑیون مین چھپتا ہوا آگے بڑھا

رات نصف سے زیادہ گزر چکی تھی بزم فلک کے رونق دینے والے ستارے جگہہ جگہہ جھلملا رہے تھے جن مین سے اکثرون کا عارضہ وجود برابر ہو چکا تھا کیونکہ وہ اس قدر مدہم پڑ گئے تھے کہ بہت دیر کے مطالعہ کے بعد کہین ان کے بٹے مٹے رخسار سے نظر آجاتے تہے۔ باد تند کے فرحت افزا جھونکے اگرچہ یخی ہوئی اور مردہ طبیعت کو بہی تر و تازگی کا جامہ پہناتے تہے۔ لیکن جیمز کے لیے ان سب باتون مین کوئی دلچسپی نہ تہی۔ وہ ایک تو کسی دلی خلش کے باعث دوسرے آسمان کی لحظہ بہ لحظہ اُجڑنے والی صحبت کو دیکھہ کے پریشان ہوا جاتا تہا۔ لہذا ان تمام دل کی کششون کا اُسے کچہہ بہی لطف حاصل نہ تہا۔ سب سے زیادہ بے لطفی کی وجہ چاند کے پیارے مکھڑے کی عدم موجودگی تہی۔ یہہ قوانین قدرت کی زنجیرون مین جکڑے ہونے کے باعث افلاک کے نہ معلوم کس پردے مین چھپا ہوا اپنی میعادی قید کی گھڑیان گن رہا تہا۔ یہ رات اپنی خطرناک سیاہی کی وجہ سے چاہے حضرت شیخ اور شب بیدار مرتاض کے لیے کلفت و پریشانی کا باعث ہو مگر نار سیاہ کار کے لیے اس سے بڑھکے اور خوشی کی رات ہو ہی نہین سکتی اس لیے کہ یہ اس کی سیاہ کاریون کو اپنے سیاہ دامن مین چھپاتی

ہوئی سیاہ باطنون کو منہیات و معاصی کی جُرات دلاتی تھی۔ چور لٹیرون کے لیے اس کا دامن فیض پھیلا ہوا جو ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہو کے نکلتے اور اس روسیاہ کی امداد سے مال کے ساتھ کسی کی جان لینے کے بھی درپے ہوتے تھے۔ فرقت کا رنج سہنے والون کے لیے یہی رات روز محشر کی طرح نظر آتی تھی اور وہ درد فرقت سے بے چین ہو کے تڑپتے اور بستر غم پر لوٹتے تھے۔ البتہ ان کے لیے جنھین اپنی معشوقہ کا وصل ہے یہ لیلۃ القدر کا نمونہ بن گئی تھی۔

الغرض جم اسی شب تار کے بھروسے پر چند گز تک بڑھتا چلا گیا۔ دفعتاً ایک جانب سے ہنسی کی آواز آئی۔ یہ آواز ایسی شیرین اور دل خوش کن تھی کہ نوجوان جیمز نارٹن کی ساری توجہ اُسی کی طرف مبذول ہو گئی۔ چند سکنڈ تک اس نے کسی نازنین کو بار بار ہنستے سُنا۔ اور خوش فعلیان کرتے محسوس کیا تو دل سے خطاب کر کے اور کسی قدر اونچی آواز مین بولا "بے شک یہ وہی رنگین طبع بیسوا ہے جو بدکار اور کمینے جانسی کے ساتھ چمن مین گلگشت کر رہی ہے۔ ہان کیون نہ کرے آخر ہرجائی ہے۔ پھر بھلا اس عیارہ کو اپنی عصمت و عفت کا کیا لحاظ۔ خیر مین بھی اس رقیب روسیاہ کو ابھی راہ راست پر لے آتا ہون۔ اس کا سارا خمار اُتر جائے گا

اچھا او بے حیا لڑکی جب تو میری جورو بنے گی تو پھر یون کُھل کُھل کے غیرون سے باتین کرنے نہ پائیے گی۔ اور یون ہنس ہنس کے مجھکو نہ جلائیے گی۔ دیکھو تو سہی تم دونون کی کیسی گت بناتا ہون۔"

یہ کہتے ہی جھاڑیون سے نکل پڑا اور غصے سے لرزتا ہوا بےخبر وابستگان اُلفت کے سامنے جا کھڑا ہوا اور غضبناک ہو کے بولا "تمہارا یہان کیا کام ہے چانسی تم نہین جانتے کہ لارڈ چندورنے تمہارے یہان آنے کی سخت ممانعت کر دی ہے۔ اگر اُسے یہ معلوم ہو جاسے کہ تم نے خلاف ورزی لارڈ ممدوح جرات کی ہے تو پھر تمہارا کیا حال ہو۔ اُسوقت بےعزتی کے ساتھ دھکے دیکے نکالے جاؤ۔ اور اب ہی اگر اپنی عزت کا پاس ہے تو کان دبا کے چلے جاؤ ورنہ ــــــــ"

چانسی۔ (غصہ سے) "بس بس۔ ایسی بیہودہ گوئی سے باز آؤ۔ نہین تو ابھی خون پی لونگا۔"

گریس وفور خوف سے دونون رقیبون کے درمیان مین آگئی اور چانسی کا ہاتھ پکڑ کے بولی "پیارے چانسی! ذرا صبر کرو اس قدر غصہ اچھا نہین تمھین جم کے مزاج سے بالکل ناواقفیت ہے یہ تو غصے کیوقت ہمیشہ آدمیت کے گذر جاتا ہے"

جم۔ (غرّا کے) او بزدل! تو ایک کمزور عورت سے سپر کا کام لے رہا ہے۔ اگر یہ سد راہ نہ ہو تو خدا کی قسم تجہہ کو وہ مزا چکھاؤن کہ یاد کرے"

ڈینہرسٹ یہ گستاخی کے کلمات ترش سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا۔ اس کا چہرہ تمتما گیا۔ آنکھون مین خون اتر آیا۔ منہ سے کف جاری ہوا۔ گریس کے نازک ہاتہہ کو جھٹکا دے کے فوراً اُس سے علیحدہ ہوا اور شیر ژیان کی طرح حریف پر جا پڑا۔ اب اس نے جم کی گردن ناپی اور ایک زبردست جھٹکے سے اس کو زمین پر دے مارا مگر زد و کوب کی نوبت کسی کے نازک ہاتہہ نے آنے نہ دی۔ نازنین نے جلدی سے اپنے جان نثار رفیق کا ہاتہہ پکڑ لیا اور کہا۔ "ہان ہان چانسی ایسا نہ کرنا"

چانسی نے کسی قدر بے لطفی کے ساتہہ اپنی باوفا معشوقہ کے حکم کی تعمیل کی تو جیمز نارٹن بستر خاک پر سے ٹوپی سنبھالتا ہوا اُٹھا اس کی نگاہین گو اس وقت شرمندگی و غیرت نے جھکا دی تھین مگر باایں ہمہ اس نے ایک غلط انداز نظر سے بامراد جوڑے کو سر سے پاؤن تک گھورا۔ اور ڈینہرسٹ سے خطاب کر کے بولا "چانسی تمہین ایکدن اس وحشیانہ حرکت کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ تمہاری

بہت سی فتنہ پردازیان میرے دل مین کانٹے کی طرح چبھ رہی ہین۔ یہ خیال رہے کہ تمہین ان بیہودگیون کے عوض مین پشیمان ہونا پڑیگا"

گریس۔ (جلدی سے) "پیارے چانسی! ازبراے خدا یہان سے چلے چلو کہین ایسا نہو کہ بات بڑھ جائے"

جم۔ (طنزاً) "تمہین جانے کی کوئی ضرورت نہین۔ تم بلاخوف وخطر اس ہرجائی کے ساتھ مزے اڑاؤ۔ مین تمہین خود موقع دیتا ہون مگر اس سلوک کو جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے یاد رکھنا" یہ کہہ کے اس نے ٹوپی پہن لی اور چلتا ہوا۔

چانسی۔ (گریس کو چھاتی سے لگا کے) "این! تمہارا دل اب تک دھڑک رہا ہے۔ خدایا تیری پناہ۔ ایسی بھی نازکی اور رقیق القلبی بھلا کس کام کی۔ پیاری دلربا! آج تمہاری وجہ سے بڑا بھاری موقعہ ہاتھ سے گیا۔ تمہاری رحمدلی نے اس سگِ ناپاک کو میرے ہاتھ سے صاف بچا لیا۔ ورنہ اس کا خون ہی پی کے چھوڑتا"

گریس۔ (انداز سے) "واہ واہ۔ مین تو بزدل ہون مگر آپ کون سے بہادر ہین اب ہمارے آگے شیخی بگھارتے ہیں"

چانسی۔ (بوسہ لے کے) "پیاری گریس! جو دل چاہے کہو

ہان اگر تم نہ ہوتین تو اس موذی کو ـــــــ" ہین ہین یہ کیسا شور ہے۔

گریس نے اپنے چاہنے والے کا تعجب خیز حملہ سُنا اور ساتھ ہی ایک چیخ ماری اور تھرتھراتی ہوئی زبان سے نکلا "ہے ہے یہ کیا آفت ہے۔ چالنسی! یہ کیا ستم ہو رہا ہے؟

اس وقت ہوا سناٹے سے چل رہی تہی جس مین کئی ایک آدمیون کی خوفناک اور دردبہری آوازین ملی ہوئی ان دونون کے کان تک پہونچتی تہین۔

چالنسی۔ (گہبراہٹ مین) "نہ معلوم کیا آفت آئی ہے ناچ گہر کے قریب ہی یہ دردناک چیخین سُنی جاتی ہین۔ اچہا وہان چل کے دیکہنا چاہیئے"

چالنسی اپنی معشوقہ کا ہاتہہ پکڑے ہوئے بدحواسی کے عالم مین ناچ گہر کیطرف لپکا چلا گیا۔ جہان پہونچکے عجب روح فرسا سین دونون کو دیکہنا پڑا۔ صنم زاہد فریب میڈیلائن کمرے مین سنگ مرمر کے فرش پر سنگی بُت کی طرح بےحس و حرکت پڑی ہے۔ چہرے کا رنگ فرش کی سفیدی کو ماند کر رہا ہی اور بڑہی ہوئی بیہوشی اس کو مردہ ثابت کرتی ہے خوب صورت لباس خون مین تر بتر ہے اور نازک گوری

کلائی پر ایک گہرا زخم لگا ہوا ہے جس مین سے خون کی دھار بہہ کے نکلتی ہے اور سینے کی اُبھری سطح کو اپنے رنگ مین رنگتی جاتی ہے - دوسرا ناتوان ہاتھ کلائی کو تھامتے تھامتے تھک کے نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی گردن کے نیچے دب گیا ہے - دانت کمزوری اور غشی کی وجہ سے آپس مین پیوستہ ہو گئے ہین - اور شوخ پیاری پیاری انکھڑیان مایوسی سے بند کر لی گئی ہین اور یہ بہی وبیکسی کی تصویر جس کے پاؤن مین لوٹ رہی ہے وہ بدنصیب لارڈ میلنگ فورڈ ہے - یہ اپنی محبوبہ دلنواز کے سرہانے ایک بے جان قالب کی طرح کھڑا اس کی حسرت بھری صورت کو بار بار دیکھتا اور دل پکڑ کے رہجاتا ہے اس کے پہلو مین اس کا مہربان باپ لارڈ چنڈوز بہی سراسیمگی اور افسردگی کی حالت مین دیکھا جاتا ہے -

لارڈ چنڈوز "آخر یہ ہوا کیا ؟"

میلنگ "قبلہ کیا عرض کرون مشیت ایزدی - کسی شخص نے مجھپر حملہ کیا مگر اتفاق کی بات کہ اس بیچاری پر یہ آفت آئی تھی - اس نے بڑی جانبازی سے اُس بزدل ظالم کا وار اپنی نازک کلائی پر لیا اور مجھکو بچا لیا - ہمین اوس کمینے شخص کے آنے کی مطلق خبر نہ ہوئی تھی ورنہ یہ صدمہ

جانکاہ کیون دیکھتے - اور یہ بیہوشی زیادہ تر کمزوری کی وجہ سے ہے"

اس وقت نقاب پوشون کا مجمع آفت زدہ میڈیلائین کے گرد ہجوم کیے ہوئے تھا اور سب اپنی نقابون کے سوراخون مین سے اس حسرت و رنج کی تصویر کو دیکھہ دیکھہ کے افسوس کر رہے تھے کہ دفعتاً اس گروہ مین سے ایک شخص آگے بڑھا - اور نقاب چہرے سے اُلٹ کے بولا "اچھا مین دیکھتا ہون کہ یہ واقعہ کیسا ہے - آیا خطرناک تو نہین ؟" سب کی نظرین متکلم کی طرف اُٹھہ گئین - یہ ایک وجیہ اور مضبوط آدمی تھا اور فن طبابت مین کامل دستگاہ رکھتا تھا - اور لوگون مین ڈاکٹر کراس کے نام سے یاد کیا جاتا تھا کراس - (چند منٹ تک بغور دیکھہ کے) "لارڈ میلنگ فورڈ! آپ نہ گھبرائین - میری تشخیص مین خطرے کی کوئی بات نہین - زخم بہت خفیف ہے - صرف رگڑ آ گئی ہے جو خدا نے چاہا تو کل ہی اچھی ہو جائے گی - مگر آپ کو مس میڈیلائین کا مشکور ہونا چاہیئے کہ ان کی وجہ سے آپ بال بال بچ گئے"۔

یہ کلمات سُنتے ہی لیڈی چندوز آگے بڑھی - اور میڈیلائین سے لپٹ کے بولی "میڈیلائین! مین تمہارا

شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ تمہاری بدولت میری عزیز از جان لخت جگر کی قیمتی جان بچی مگر وہ ناخدا ترس ظالم کہاں بھاگ گیا۔ کاش اُس کا کچھ پتہ لگ جاتا تو میرے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑتی پیارے میلنگ کیا تمہیں اُس کی ذرا بھی شکل و صورت یاد نہیں آتی ہے"

میلنگ "مجھے تو بالکل یاد نہیں۔ اُس کے مُنہ پر نقاب تھی اور قد و قامت میں معمولی آدمیوں سے قد آور تھا۔ مگر وہ کہیں جا نہیں سکتا۔ اگر چلیمن تلاش کی جائے گی تو ضرور گرفتار ہوگا"

اس گفتگو کے بعد مجرم کی تلاش میں چند آدمی دوڑائے گئے۔ جن کے جانے کے بعد [illegible] غور کیا تو ایلین بارنی کو اس [illegible] کے دل میں اس کی طرف شبہ پیدا ہوگیا [illegible] وقت سے کوئی شخص یہ بات زبان پر [illegible] گذری تھی کہ بارنی بھی کہیں سے آ نکلے [illegible] افسردہ دل پارٹی میں شریک ہوگیا۔

میلنگ "آخر مجرم بھاگ کے کہاں جا سکتا ہے۔ کسی گوشہ میں یہیں کہیں ٹھہرا ہوگا"

بارنی "اجی وہ لاکھ تدابیر کرے بھلا کہیں چھپ بھی سکتا ہے"

اُس کے کپڑے سے ہی فوراً ظاہر کر دین گے۔ مگر افسوس ہے
اُس نالایق نے بہت ہی بزدلانہ حملہ کیا۔"

بارنی یہ کہتے ہی اس مجمع سے نکلا اور سیدھا اپنے
کمرے مین آیا۔ جلد جلد کپڑے بدل ڈالے اور وہ کپڑے جو
اس کے ظلم وستم کا آئینہ تھے اُتار کے صندوق مین ڈال
دیے۔ اسکو قفل لگا دیا۔ جب یہ کام کر چکا تو خود بخود کہنے لگا
وہ کپڑے جنکی طرف سے مجھے اندیشہ تھا تبدیل کر لیے گئے اب
کسی بات کا کھٹکا نہین رہا بجز تاشی کے نشان کے کوئی ثبوت نہین
جس سے ارتکاب جُرم کا ثبوت ملے۔ اور نقاب نے سب
کی آنکھون کو اندھا کر ڈالا۔ ان کی عقلون پر پردے پڑ گئے
میرے خیال مین کسی کو وہم وگمان ہی نہین کہ یہ میری
کارروائی ہے۔ ہان اب تو وہ معشوقہ پرنیا دیھر پیرو منیر مین
جا کے رہے گی۔ اور اُمید ہے کہ چند روز تو اس کی اصلاح
مزاج مین گذر جائینگے اس عرصہ مین اپنا کام بخوبی بن
جائے گا۔ اب مین نرو۔ اس سنگدل کو ضرب چرہ آؤنگا
اور دیھرجینز گرس کو اپنے دام مین لا کے مزے اوڑاؤنگا
ہان اب تو اس کی دولت بے شمار سے پیرو منیر مین ایک
دفعہ ریل پیل ہو جائے گی۔"

رات کا تسلط اب بہت جلد دُنیا پر سے اُٹھا چاہتا تھا

سفیدی صبح افق مشرق مین نمودار ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد مرغان سحر کی نغمہ پیرائی اور زمزمہ سنجی نے روز روشن کی آمد کا مژدہ غافل سونے والون کو دوڑ دوڑ کے پہونچایا۔ جب ذرا دن چڑھا تو بارنی لارڈ و لیڈی چیندوز کے پاس گیا اور شکریہ ادا کرنے کے بعد عذر و معذرت کے الفاظ زبان پر لا کے بولا "آپ ہمین اجازت دین۔ آپ نے ہمارے لیے بہت ہی تکالیف برداشت کی ہین جن کا شکریہ مین کس زبان سے ادا کرون"

لارڈ و لیڈی چیندوز نے کہا "ارادہ تھا کہ گریس و میڈیلائین اور چند روز یہان قیام کرتین لیکن اگر آپ مصر ہین تو خیر آپ کی مرضی ہے"

بیچاری میڈیلائین کچھ تو زخم کی وجہ سے بے چین تھی کچھ اپنے والدین کی جدائی شاق گذری۔ ناچار تھم ور وشیں سجان ور لیتیں۔ دل کو تسلیان دیتی ہوئی پیر و منیر کی جانب روانہ ہوئی۔ اس وقت اس کے دل کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آرزوئین اور امیدین خاک مین ملا رہا ارمان و تمنائین پہلو مین تڑپتا نظر آتی تھین۔ سب دیکھتی اور خون کے گھونٹ پی کے رہ جاتی تھی۔ قریباً نصف راستہ طے ہو چکا ہوگا کہ بارنی نے گریس کی طرف منہ پھیر کے کہا۔

"آخر کار تمہین اسی قدیم جھونپڑے مین جانا پڑا جس سے تم نفور تھین۔ گریس شاید اب بھی تم وہان جانے مین خوش نہین ہو۔ افسوس اراتت تم نے نافرمانی کے ساتھ حیا و شرم کی زنجیر بھی پاؤن سے نکال ڈالی۔ اور دل کھول کے عیش و نشاط کی داد دی"۔

ایلن بارنی کی باتین گریس کو تیر کی طرح لگتی تھین اس کی تقریر اس پر نشتر و سنان کا کام کرتی۔ گو یہ سب کچھ تھا مگر وہ اس کو اپنا بزرگ سربراہ خیال کر کے چپ بیٹھی رہی۔ پیرو منیر مین پہونچکے جب گاڑی دروازہ پر ٹھہرائی گئی تو بارنی نے تمکنت اور کسی قدر غرور کے لہجہ مین کہا "گریس! اترو اور سیدھی اپنے کمرے مین جاؤ۔ مین بھی وہین آتا ہون کیونکہ مجھے ایک امر متنازعہ فیہ کی ابھی صفائی منظور ہے"۔ اتنا کہہ کے وہ گاڑی سے اتر پڑا اور تمرخسار معشوق گلعذار گریس کا ہاتھ پکڑ کے گاڑی سے اتارا۔ گریس کی شوخ نیلی آنکھون کے ڈوے اس وقت اور بھی لال ہو گئے تھے۔ اور پیاری آنکھون مین اب قدیم خمار کی جگہ جوش و غضب کے شعلے نکل رہے تھے۔ گاڑی سے اترکے وہ سیدھی اپنے کمرے مین گئی۔ بارنی نے میڈیلائین کو بھی سہارا دے کے گاڑی

اُٹھا۔ اور مسکراتے ہوئے بولا "میری پیاری میڈیلائین کیا تم پیرو منیر مین واپس آنے سے خوش نہین ہوئین۔ کیا تمھین یہ فرحت افزا خیال۔ احمقانہ بھولا نہین جھلاتا تم خوش نہین ہوتین کہ ہمیشہ کے لیے میری جان اور مال کی مالک بن کے اس عالیشان ایوان مین ہوگی۔ پیاری دلربا اب تمہین یہان کی سکونت اختیار کرنے مین شاید کوئی عذر باقی نہ رہا ہوگا کیون؟"

میڈیلائین نے غلط انداز نظر سے بارنی کی صورت دیکھی اور دبی زبان سے بولی "یہ صرف آپ کا وہم و گمان ہے مجھے آپ سے نہ پہلے محبت تھی نہ اب ہے۔ اور مین مرتے دم تک آپ سے شادی نہ کرون گی۔"

اس گفتگو مین دونون برآمدے کی مسافت طے کر کے کمرے مین جا پہونچے اور میڈیلائین نے اپنے کمرے کا رُخ کیا۔ مگر بارنی نے نہایت ہی جوش و خروش کے لہجہ مین کہا "تھوڑی دیر یہین بیٹھو کیونکہ مجھے تم سے ابھی بہت کچھ کہنا ہے۔"

میڈیلائین چوکی کھینچ کے بیٹھ گئی اور بارنی بھی اپنی کرسی بڑھا کے اس کے مقابل مگر اس کے ساتھ ٹھہرا ہوا

بلیھا۔ نازنین اس وقت عجب طرح کے وہم و گمان مین غلطان و پیچان تھی۔ سو سو طرح کے شکوک اس کے دل مین پیدا ہوتے تھے انہین خیالات مین محو تھی کہ یارنی نے پلنگ پر بیٹھا کے اس کو اپنے نزدیک کھینچا اور ساتھ ہی اسکی نورانی گردن مین اپنے مضبوط ہاتھ ڈال دیئے۔ اور پھر اپنا منہ نازآفرین میڈیلائین کے رُخ زیبا کے بہت قریب لیجا کے آہستہ آہستہ کہنے لگا۔ وو میڈیلا مین اہستہ گری اچھی نہین اے ظالم تجھے میرے دل کی کیفیت نہین معلوم۔ ہائے! مین کس طرح تجھکو یقین دلاؤن کہ کلیجہ مین تیری نگاہ ناز نے کس قدر سوراخ ڈال دیئے ہین تجھے کس طرح معلوم ہو کہ ان کی خلش سے مجھے کس قدر بیچینی ہے۔ ہائے! تیری صورت دلفریب نے میرا دل موہ لیا۔ پیاری میڈیلائین اب تو میری زندگی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ چاہے تو قتل کرے چاہے مسیحائی کرے۔ دلربا کیا کرون دل کے ہاتھون تنگ آگیا ہون۔ بہتیرا صبر کیا مگر اب تاب ضبط و تحمل کی نہین رہی۔ دامن صبر و استقلال تیری نوکیلی مژگان نے تار تار کر ڈالا۔ نہ اب تاب جدائی نہ صدمہ ہجران کی برداشت! اگر تیرے لب جان بیمار محبت کو شفا بخشتی ہے تو برائے خدا میرے

حال پر رحم کر اور مجھے اس پرحسرت اور پُرارمان موت سے بچا۔ (زیادہ جوش سے) اور تجھے یہ بھی باور ہے کہ اگر تیری شادی میرے ساتھ نہ ہوئی تو کوئی دوسرا شخص بھی اس حُسن وجمال کی تصویر کو اپنے دل کے فریم مین چھپا کر کے اسیر متصور نہ ہو سکے گا۔ بیشتر اس کے کہ ایسا ہو مین اُس کو اپنی ہستی [illegible] اڑا دون گا"

یہ کہتے ہی بادشاہ پیچھے کو ہٹ گیا۔ اس وقت بھولی بھالی ملکۂ حسن کی نگاہ پہلی مرتبہ اس کے پُرجوش چہرے پر پڑی اور دفعتاً سہم گئی۔ گزشتہ رات کا مہیب سین اس کے سامنے کھنچ گیا اور شاید اسی بے چینی کی وجہ تھی کہ اس کے مُنہ سے بڑے زور سے نکلا "آہ! ظالم گزشتہ شب تو ہی تھا"

خدا جانے یہ جملہ کس بلا کا مؤثر تھا اور نہ معلوم اس کے پردے مین کونسا گہرا راز پنہان تھا کہ بوڑھا عاشق سُنتے ہی چند قدم اور پیچھے ہٹ گیا۔ اب اس کے چہرے کا رنگ سفید اور اس پر حسرت ومایوسی چھا گئی۔ اس نے ہونٹ چبائے اور قہر وغضب سے نازنین کی صورت دیکھی جس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ ہوا مین بلند ہوا۔ اس کے ہاتھ کو جنبش ہوئی تو نازنین کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

خوف وہراس نے اس کا خون خشک کرڈالا۔ اور چہرے پہ ہوائیاں چھٹنے لگیں۔ اسپر طرہ یہ کہ بارنی فوراً بڑے زور سے اور غضبناک ہوکے کہنا شروع کیا۔ "تم نے یہ بیہودہ کلمہ کیا سمجھ کے زبان سے نکالا۔ تمہارے عقل وہوش ٹھکانے ہیں یا نہیں۔ اگر ٹھکانے ہیں تو شاید تمہیں اپنی زبان پہ قابو نہیں۔ جو دل میں آتا ہے کہہ گذرتی ہو۔ میں چونکہ تمہارا آئندہ ہونے والا شوہر ہوں اس لیے تم پہ کلی اختیار رکھتا ہوں ــــ"

یہ کہتے ہی حسین ومہ جبین نازنین سے لپٹ گیا۔ اب اس کا ہوس زدہ دل کسی کی ابھری چھاتی اور شہواتی خیالات میں تھرتھراتے ہوئے ہونٹ کسی کے گورے رخساروں پہ جا ٹکے۔ نازنین زبردستی خوف عصمت سے پیچھے ہٹی علٰحدہ ہونے کی بہت کچھ کوشش کرتی تھی۔ مگر بارنی کی زبردست لپیٹ نے اس کو کسی طرح کا موقع نہ دیا۔ غرض مستی شباب میں ڈوبی ہوئی نازنین کو سیہ کار بارنی چند منٹ تک گلے لگائے کھڑا رہا۔ جب وہ بہت ہی جھنجھلائی تو غضب ناک ہوکے کہنے لگا۔ "بس اب خیر اسی میں ہے کہ شادی کا اقرار کرو ورنہ اپنی اور تمہاری جان ایک کردونگا"

اب میڈیلائین کی بے قراری زدہشتنا کی کا کچھ ٹھیک نہ تھا

موت اس کی آنکھوں کے سامنے پُرہیبت صورت مین
پھرنے لگی۔ اسی اُدھیڑبن مین تھی کہ بارنی نے موقع پاکے
پیاری نازنین کے تمتمائے ہوئے گورے گال پر اپنا مُنہ
رکھدیا جسے دیکھتے ہی خوف زدہ نازنین چلّا اوٹھی "مجھے ...
چھوڑدو۔ اس وقت تو نہین ہین کل اس کا جواب دونگی"
بارنی۔ (بوسہ لیکے) "مگر خیال رہے کہ وہ جواب "ہان"
ہونا چاہیے "نہین" نہ ہو"

یہ کہکے اس نے نازنین کے گلُ رخسار کے متواتر
بوسے لینے شروع کیے۔ ادہر گرمی محبت سے بارنی کے ہونٹ
اگر گرم تھے تو ادہر سردمہری سے نازنین کے نازک گال تخ
بن گئے تھے لہذا میڈیلائین کو اس کا گرم گرم مُنہ اس کے
گورے گورے رخساروں پر باربار رکھنا بہت ہی بُرا معلوم
ہوتا تہا۔ اس مصیبت سے بمشکل مخلصی پاکے میڈیلائین تو
سیدھی گریس کے کمرے مین چلی گئی۔ اور ایلین بارنی
بمعہ جیمز نارٹن اپنے صاحبزادہ کے کہانا کہانے بیٹھے۔ کہاتے
کہاتے بارنی نے کہا "جیمز اب تم نے سب کچھ سمجھ لیا بس
کل کوئی جھگڑا باقی نہ رہے"

جیمز۔ "خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا۔ بدبخت چانسی ضرور
اپنی سزا کو پہونچ جائے گا۔ آپ اُس کی طرف سے

مطمئن رہیں گے
بار فی برخوردار تمہیں اس سے فائدہ ہوگا۔ تم کو زر کثیر
کے علاوہ ایک خوبرو۔ خوبصورت عورت ہاتھ آئے گی۔
پیارے جم۔ گریس کی نسبت تیری کوشش ہوا اور اس کی دولت
سے انتہا کا خیال کرو گے

اب ادھر کی کیفیت سنیے کہ دونوں نوعمر لڑکیاں کھانا
کھا کے اپنے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ اور دل بہلانے
کے لیے اپنے اپنے مشاغل میں مشغول ہوئیں۔ گریس
نے ایک دلچسپ قصہ پڑھنا شروع کیا۔ ابھی دو تین صفحہ
بمشکل دیکھے ہوں گے کہ نوکر ایک سربمہر لفافہ لایا اور
اس کے ہاتھ میں دیکر بولا "اس کے جواب کی ضرورت
نہیں شاید آپ کو خود ہی جواب میں جانا پڑے گا" یہ
کہہ کے نوکر تو اُدھر روانہ ہوا ادھر گریس نے کتاب ہاتھ
سے چھوڑ دی اور جلدی سے لفافہ چاک کر کے پڑھنے لگی
مضمون خط پڑھ کر [illegible] ایک [illegible]
بے تاب کی [illegible] چہرہ زرد اور [illegible] پھر آنکھیں [illegible]
خشک اور زبان [illegible] ایک [illegible]
آہ اس کے منہ سے نکلی اور بے ہوش ہو گئی [illegible] آواز [illegible]
اٹھی [illegible] اچھا [illegible] کہیں [illegible]

تو نہین کہا تھا "
اس قدر کہہ کے اس نے مضمون خط پر دوبارہ غور کیا
اور کسی قدر اونچی آواز مین پڑھا ——

"میری زندگی کی امید !
ظالم نارٹن اپنا عہد پورا کیے بغیر رہا - ہائے اس نے
مجھے تیر اجل کا نشانہ بنایا - آہ ! بستر مرگ پر پڑا تڑپ
رہا ہون - اگر میری پُر حسرت موت کا تماشہ دیکھنا اور آخری
دیدار دکھانا چاہتی ہو تو فوراً چلی آؤ - ورنہ ارمان رہجائیگا
اور مجھے نامرادی عروس مرگ سے ہمکنار ہونا پڑے گا
پیاری گریس ! یہ راز بجز اپنے سرپرست کے اور کسی پر
ظاہر نہ کرنا - کوٹھی سے نکلتے ہی کچھہ فاصلے پر تمھین ایک
گاڑی ملے گی جس کا آغوش تمہارے لیے میری منتظر
آنکھون کی طرح کھلا ہوگا - پیاری آؤ اور بہت جلد آؤ "
شہید ناز
چانسی

رقعہ کی تحریر ثابت کرتی تھی کہ چانسی واقعی حالت سقیم مین
ہے اس کی جان معرض خطر مین ہے تحریر کے اکثر الفاظ
آپس مین مل گئے تھے جو رقعہ اور تحریر شہادت اس کی
خستہ حالی کی دیتے تھے بیچاری گریس اس شکستہ اور پُر درد

تحریر کو کسی طرح شناخت نہ کرسکتی تھی اسکی آنکھیں بار بار انداز مضمون اور طرز تحریر جانچتیں۔ مگر جو ہونا تھا۔ یہی کہنا پڑتا کہ اگرچہ یہ تحریر اُس کے دستخطوں سے بہت ہی کم مشابہ ہے بلکہ قریب قریب متضاد ہے مگر یہ مضمون مجھے جھوٹا مانتا سب نہیں۔ خدا جانے کیا معاملہ ہے۔ گریس کو یقین کامل ہوگیا کہ چانسی موت کے زبردست پنجہ میں پڑا سسک رہا ہے۔ یہ خیال جمتے ہی اس کی حالت لحظہ بلحظہ بگڑنا شروع ہوئی۔ اس جگر فگار صدمے سے اس کے ہاتھ پاؤں سن ہوگئے۔ غم و اندوہ کا تیر سینے کے پار ہوا۔ حسرت و ارمان کا خنجر کلیجے پر چل گیا۔ یہ س محرومی و بدقسمتی کا برچھا دل میں چبھ گیا۔ رنج و قلق نے تو تمام حواس غائب کر دیے۔ دیوانوں کی سی حالت ہوگئی تھی کہ میڈیلین سے مڈبھیڑ ہوئی اُسنے اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھتے ہی گھبراہٹ کے لہجے میں پوچھا۔ کیوں۔ کیوں۔ گریس با خیریت تو ہے۔ ایسی بدحواس ہوکے کدھر چلی جاتی ہو؟"

اس کلمہ نے گریس کے زخموں پر اور نمک چھڑکا۔ دل کی تپش بڑھی۔ غم و اندوہ کی گھٹا اور زور شور سے بڑھی رنج و ملال کا بادل گھرا ہوا تھا۔ ضبط و تحمل پر کرب و قلق کی

بجلی گری۔ اور اس کی پیاری پیاری آنکھوں سے طفل اشک ٹپ
ٹپ گرنے اور باران حسرت کا نمونہ دکھانے لگے۔ یہ حال
دیکھتے ہی میڈ یلائین دوڑ کے اس سے لپٹ گئی۔ نیم بسمل
گریس نے بھی اپنے نازک ہاتھ اس کی گردن میں ڈال
دیے اور چاندسی پیشانی اس کے کندھے پر رکھ دی
گریس کو یہ ذرا سا سہارا مل جانے سے اس کا جوش گریہ
اور زیادہ ترقی کر گیا۔

دونوں نازنینوں پر اک دیر تک رقت طاری ہوئی
میڈ یلائین گریہ و بکا سے رو رو کر بار بار دریافت کرتی تھی
کہ کیسا چانسی کی حالت ہے۔ یا خیال کر کے کوئی جواب نہ دیتی
آخر جب اس سے جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی تو گریس نے جیب
سے نکال کے رقعہ میڈ یلائین کے ہاتھ میں دے دیا
اور خود زار و قطار رونے لگی۔

میڈ یلائین۔ رقعہ پڑھ کے اور نہایت ہی بے چینی
کے ساتھ "بہن گریس۔ تعجب ہے کوئی فکر کی بات
نہیں ہے۔ مضمون رقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی
حالت اس قدر خراب نہیں کہ خدانخواستہ جان معرض
خطر میں ہو۔ خدا نے چاہا تو ہم انہیں صحیح و سلامت
دیکھیں گے۔ مگر تساہل کرنا اچھا نہیں۔ لہذا جلد چلنا چاہیے"

گریس۔ (جوش گریہ کو بمشکل ضبط کر کے) آہ اسٹیلا تیرے اب تو صبر کا یارا نہیں۔ ہائے کیا کروں میں دل کو بہتیرا ڈھارس دیتی ہوں مگر بے سود۔ یہ کم بخت تھا ہی چلا جاتا ہے۔ کیا تم بھی میرے ہمراہ چلو گی مگر ......"

میڈیلائین۔ "بہ اگر فکر کا موقع نہیں چپ رہیں تمہارے ساتھ ساتھ ہوں گا"

یہ کہتے ہی دونوں نے جلد جلد کپڑے بدلے اور چل کھڑی ہوئیں۔

گریس۔ "تمہیں معلوم ہے کہ مسٹر بارنی اور جیمز دونوں آج شکار کھیلنے گئے ہیں اور جیمز مجھ سے کہہ گیا تھا کہ میں تمہارے کو جاتا ہوں"

اضطراری و بے قراری نے دونوں حواس باختہ لڑکیوں کو وہاں تک جلد پہنچا دیا جہاں آئیت پہنچا فیشن کی گاڑی ان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی کوچمین نے بغیر کسی گفتگو کے دروازہ کھول دیا اور یہ بھی بلا تامل اندر بیٹھ گئیں۔ ان کے بیٹھنا تھا کہ فوراً جیمز نے گھوڑے کو تیز کیا اور وہ ہوا سے باتیں کرتا ہوا چلا گریس اور اس کی غمخوار خواہر کو انکار رنج اور خیالات کے باعث یہ خیال بھی نہ گذرا کہ گاڑی راہ راست

جارہی ہے یا کسی اور طرف۔ ہاں چند منٹ کے بعد جب
چوڑی سڑک ختم ہوئی اور کوچمین نے گھوڑے کو دہنی
طرف موڑ کے ایک چھوٹی سی سڑک پر سرپٹ چھوڑا تو گریس
نے چونک کے کہا "ارے! یہ ہم کو کدھر لیے جاتا ہے
میڈیلائین! ذرا دیکھو تو۔ وہ خستہ حال مکان جو سامنے
نظر آتا ہے یہ تو ہم کو کسی دوست کا ہے۔ کوچمین سے
دریافت کرنا چاہیے کہ ہم کس وقت وہاں پہنچیں گے"
یہ کہہ کے اس نے کوچمین کو آواز دی اور اس سے
پوچھا کہ ابھی کس قدر فاصلہ طے کرنا باقی ہے۔ مگر ذرا بھی
مخاطبت نہ کی۔ گویا کانوں میں روئی ڈال لیا بلکہ گھوڑے کو
اس نے اور زیادہ تیز کر دیا۔ یہ حال دیکھ کے بیچاری میڈیلائین
کی جان ہوا ہو گئی۔ اضطراب و حیرت کے آثار اس کے نازک
چہرے پر نمایاں ہوگئے۔ اور نہایت بیتابی سے بے قرار ہو کے
بول اٹھی کہ "بہن! مجھے تو اس میں کچھ دھوکا معلوم
ہوتا ہے"
گریس۔ (دل میں ڈر کے) اچھا چاہے دھوکا ہی کیوں نہ ہو
اب تو جو ہو سو ہو پہنچے بغیر نہ رہیں گے"
گریس یہ اس قدر کہہ کے چپ ہو گئی مگر میڈیلائین کے
اوسان خطا ہو گئے۔ حواس غائب اور عقل چکر میں آ گئی

بہتیرا سوچتی تھی کہ اب کیا تدبیر کیجائے مگر افسوس کہ اسوقت فہم و ادراک اس کی دستگیری نہ کرتے تھے - اسی اُدھیڑ بُن مین تھی کہ گاڑی جاتے جاتے ایک اور طرف کو مُڑی - اس کا مُڑنا تھا کہ گریس کسی پُرجوش ہرنی کی طرح دفعتاً اپنی جگہہ بیٹھی بیٹھی اوچھل پڑی اور بے اختیار کھڑکی کی طرف ہاتھہ بڑہا دیے دروازے کا کھٹکا کھولنے ہی کو تھی کہ میڈیلائن نے کہا "گریس! کیا کرتی ہے اگر چلتی گاڑی سے کود پڑوگی تو جان کی خیر نہین - خدا کے لیے اس بیہودہ ارادے سے باز آؤ"

اتنا کہہ کے اور اُٹھہ کے گریس کا ہاتھہ پکڑ لیا -

گریس - (جوش مین ہاتھہ چھڑاتے ہوئے) "میڈیلائن تم نہین دیکھتین وہ سامنے داہنے دو سوار کون ہوئے جاتے - اس کم بخت نارٹن اور بارنی نے ہمین سخت دھوکا دیا - دیکھو ان دونون مین ایک چانسی اور دوسرا لارڈ میلنگ ہے - کیون دیکھا ؟ آہ ! میرا پیارا میری جان و مال کا مالک چانسی - شکر ہے صد شکر ہے کہ وہ سلامت ہے اُف ! ان بد باطن دشمنون نے تو کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا تھا"

یہ کہتے ہی اُس نے اپنی دل فریب اور پُرجوش

آواز مین چانسی کو پکارا۔ چانسی نے اپنی معشوقہ دلنواز کی گھبرائی ہوئی آواز سنی اور اپنے ہمراہی کے ساتھہ گاڑی کی طرف گھوڑا مارتا ہوا چلا آیا کوچمین نے جب یہ صورت دیکھی تو گھوڑے پر چابکون کی بھرمار کر دی۔

گریس۔ (چلا کے) "چانسی! جلد آؤ نہین تو میرا قصہ تمام ہو جائیگا۔ ہائے! یہ مردود کوچمین بھگائے لیے جاتا ہے اور ے"

جملہ ختم ہونے نہ پایا تہا کہ دونون نوجوان گاڑی کے قریب پہونچ گئے۔ اب تو کوچمین کے ہاتھہ پاؤن ڈھیلے پڑ گئے۔ اسنے بہت کوشش کی کہ گاڑی کو پرجوش سوارون کی گرفت سے نکال لے جائے لیکن یہ امر ناممکن تہا کیونکہ چانسی آناً فاناً مین پہونچ گیا اور ڈپٹ کے کہا دلبن ٹھہرا گاڑی ے

یہ رعب وداب کی آواز سنکے کوچمین سر سے پاؤن تک کانپ گیا اور اسنے کھینچ لین گاڑی دفعتاً رُکی۔

سیڈ پلائین۔ "میلنگ! تم عین وقت پہ پہونچگئے ورنہ

معلوم نہین کیا آفت آتی ۔"

یہ کہہ کے اس نے سارا قصہ چند مختصر الفاظ مین دونون پُر شوق مگر مضطرب وابستگان محبت کے سامنے بیان کر دیا۔

اس اثنا مین کوٹمپین کو اچھا خاصا موقع مل گیا۔ کیونکہ یہ تو باتون مین مشغول تھے اور وہ نظر بچا کے چلتا ہوا۔

میلنگ۔" یہ سارا فساد اسی کمبخت ٹامپسن نے سوچا ہوگا کہ گرلیس کو دھوکا دے کے کسی دشت ویران مین لیجا کے چاہتا ہون گا جبرًا اُس کے ساتھہ کرا لون گا۔ اور اُس ... اور وہ باؤ عقد کے اقرار لینے کا بیہودہ منصوبہ گانٹھا ہوگا۔ ہان وہ چٹھی کہان ہے؟"

گرلیس "یہ ہے"

میلنگ۔ (چٹھی پڑھ کے) اس مین شک نہین کہ یہ اُسی مردود کے دستخط ہین مگر اب ٹھہرنا مصلحت نہین چلو مکان پر چل کے کچھ اس کی فکر کرین "

اس کے بعد دلدادگان الفت کا مختصر سا گروہ ایک پگڈنڈی کے راستے خوشی خوشی چند ...

کی طرف روانہ ہوا۔
بیلنگ۔ پیاری بیٹی پلائین! اب تو اس بات کا تصفیہ ہو گیا۔ والدین نے میری التجا بخوشی منظور کر لی اور اب وہ تمہارا۔ انجب سمجھو۔ اپنی نور نظر اور اپنی خوش انجان بیٹی کی شان سے کرتیلے۔
مسٹر پلائین نے اس کا جواب کچھ نہیں دیا مگر مسکرا دی۔ اب سمجھئے کہ وہ دونوں شکاری جو کسی ستمگر صیاد کی طرح ان ناز آفرین بلبلوں کو دام تزویر میں لانے کی فکر میں تھے۔ لہذا مقام حیرت ہے کہ مکاری و عیاری کا قفس لیے ہوئے انتظار میں بیٹھے رہتے۔ جب زیادہ گھبرائے تو دیوانوں کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے۔ باپ علیحدہ دام مکاری لے کر گیا اور بیٹا جدا جال عیاری لے کے نکلا۔ آخر جب دن شام ہو گئی اور وہ حسن و ناز کی چڑیا نہ آئی تو بارنی گھبرایا ہوا تھم کے پاس آیا۔ تھم اس وقت ایک اوسکی ٹیلے پر بیٹھا تھا۔ اور متفکر اور پریشان نظر آتا تھا۔
بارنی۔ (طیش میں آکے) کم بخت! تو نے مجھے بھی

دین و دنیا سے کھو دیا"

جم۔ (حیرانی سے) "کہیئے خیر باشد کیا ہوا؟"

بارنی۔ ہوتا کیا۔ تیرا سر۔ نالائق تو نے بڑی خرابی کی۔ ہائے! وہ سونے کی چڑیا مفت ہاتھ سے گئی۔ ارے کم بخت تو نے۔ بے انتہا دولت۔ بے شمار جائداد کے ساتھ ایک چاند سی بی بی بھی اپنے ہاتھوں آپ کھوئی۔ آہ! اب وہ تیرے بھی ... نصیب ... ہو سکے عدو ہو گی۔ او بے شرم! او بے غیرت! تیری رخنہ اندازی سے میں نے بھی اس معشوقہ گلبدن کو کھویا۔ آہ! میڈیلائین۔ تو مجھے دغا دی گئی۔ افسوس! اس نارٹن روسیاہ نے میرے گھر کی تباہی کر دی"

یہ سخت سست الفاظ سن کے جم کو تاب نہ رہی لہذا طیش میں آ کے بوڑھے باپ پر جا پڑا۔ وہ تو پہلے ہی سے غصہ میں بھرا بیٹھا تھا چلیے باپ بیٹے میں خوب ہوئی۔ سست مشت ہوتے ہوتے زد و کوب تک نوبت پہونچی۔ لات اور مکے چلنے لگے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اپنی جہالت اور کوتاہ اندیشی پر خود ہی آگاہ ہو گئے۔ حمق و جہل کا پردہ اُن کی آنکھوں سے اٹھا۔ دانش و خرد کی روشنی ان کے

سامنے پہیلی اور عقل و دانش نے انکے دماغون مین
اُجالا کیا- فوراً اپنی بیہودہ حرکت سے چونکے اور ایک
دوسرے سے علیحدہ ہوگئے- اور اپنے فعل پر خود ہی
نادم ہوگئے- یاس و نا اُمیدی نے انکی ساری
تمنائین [illegible] کردین اور دل پُر ارمان و پُر حسرت رہگئے
الغرض شکستہ خاطر و ناکام انکا رنج اور خیالات محن
کی [illegible] اُلجھتے گرتے پڑتے گہر پہونچے
اسی شام کو [illegible] کی شادی لارڈ
میڈنگ [illegible] کی [illegible] فہرست
کے ساتھ بڑی دھوم دہام سے ہوئی- جسے معرض
تحریر مین [illegible] سے باہر ہین- معزز ناظرین خود ہی
اس جشن [illegible] اور [illegible] عیش و نشاط کا سین تصور کی
[illegible] اثر غضب
[illegible] نہایت
[illegible] رنج و ملال سے
[illegible] الحاصل آخر الامر
[illegible]

تمام شد

لکھنؤ کا عطر اسپرٹ قسم اور سستی قیمت کا اہم ہوتا ہے اور بہتر ہے کہ آپ ادویہ کی طرف اس کو ساکھ توجہ ہے اگر آپ اپنے دماغ کی تقویت اور ترقی چاہتے ہیں تو اپنی تجارت میں آپکو ابھی دلچسپی حاصل ہوتی ہے تو اس زمانے کو اپنا مبہت برادوست [illegible] اسکی خود تصور فرمائیے ہمکو [illegible] نہیں آپ خود معاملہ کرکے تجربہ کر سکتے ہیں۔ آپ [illegible] ہوگا کہ اس کا رنگ [illegible] سے بہتر [illegible] معاملہ رکھیے۔

فہرست عطر موجودہ

نام عطر	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ	نام عطر	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ
عطر گلاب	نمبر ۱	فی تولہ	[illegible]	x	عطر حنا	نمبر ۱	//	[illegible]	x
//	نمبر ۲	//	[illegible]	x	//	نمبر ۲	//	[illegible]	x
عطر گلاب [illegible]	نمبر ۱	//	[illegible]	x	//	نمبر ۳	//	[illegible]	x
//	نمبر ۲	//	[illegible]	x	//	نمبر ۵	//	x	۱۲
عطر گلاب	نمبر ۱	//	[illegible]	x	عطر موتیا	نمبر ۱	//	[illegible]	[illegible]
//	نمبر ۲	//	[illegible]	x	//	نمبر ۲	//	[illegible]	[illegible]
//	نمبر ۳	//	[illegible]	x	//	نمبر ۳	//	[illegible]	[illegible]
//	نمبر ۴	//	[illegible]	x	//	نمبر ۴	//	[illegible]	۸
//	نمبر ۵	//	x	۱۲	//	نمبر ۵	//	[illegible]	۱۲
روح خس	نمبر ۱	//	[illegible]	x	عطر کیسی	نمبر ۱	//	[illegible]	x
//	نمبر ۲	//	[illegible]	x	//	نمبر ۲	//	[illegible]	x
عطر خس	نمبر ۱	//	[illegible]	x	[illegible]	نمبر ۱	//	[illegible]	x
//	نمبر ۲	//	[illegible]	x	//	نمبر ۲	//	[illegible]	۱۲
//	نمبر ۳	//	x	۱	عطر [illegible]	نمبر ۱	//	[illegible]	x
عطر حنا	نمبر ۱	//	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نمبر ۱	//	[illegible]	x

نام عطر	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ
عطر چنبیلی	نمبر ۱	″	صہ/	عہ
″	نمبر ۲	″	للعہ/	×
″	نمبر ۳	″	سے/	×
″	نمبر ۴	″	عا/	×
″	نمبر ۵	″	عہ/	×
″	نمبر ۶	″	″	۱۲
عطر جوہی	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	″	″
″	نمبر ۳	″	×	۱۲
عطر کیوڑہ	نمبر ۱	″	للعہ/	×
″	نمبر ۲	″	سے/	×
″	نمبر ۳	″	عا/	×
″	نمبر ۴	″	عہ/	×
″	نمبر ۵	″	×	۱۲
عطر کیتکی	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	عہ/	×
″	نمبر ۳	″	×	۱۲
عطر سیوتی	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	عہ/	×
″	نمبر ۳	″	×	۱۲
عطر اگر [illegible]	″	″	۳	×
عطر اگر	نمبر ۱	″	سے	×

نام عطر	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ
عطر اگر	نمبر ۲	″	صہ/	×
″	نمبر ۳	″	للعہ/	×
عطر [illegible]	نمبر ۱	″	للعہ/	×
″	نمبر ۲	″	سے/	×
عطر بادشاہ پسند	نمبر ۱	″	سے/	×
″	نمبر ۲	″	عا/	×
عطر پان	نمبر ۱	″	عہ/	×
″	نمبر ۲	″	″	۱۲
عطر [illegible]	×	″	سے/	×
عطر سرخ حنا	×	″	عا/	×
عطر گلاب	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	عہ/	×
عطر عروس	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	عہ/	×
عطر شہنا	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	عہ/	×
عطر لوری	نمبر ۱	″	عا/	×
″	نمبر ۲	″	عہ/	×
″	نمبر ۳	″	×	۱۲
عطر سنگترہ	×	″	عہ/	×
عطر موگرا	نمبر ۱	″	سے/	×
″	نمبر ۲	″	عا/	×

نام عطر	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ
عطر نارنگی		″	سے/	×
عطر کاہی	×	″	عا/	×
عطر مولسری	×	″	للعہ/	×
عطر نرگس	×	،	[illegible]	×

نام عطر	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ
عطر موگرا	نمبر۳	"	عہ/	×
عطر ناگ کیسر	نمبر۱	"	۵ر	×
"	نمبر۲	"	سے/	×
عطر دونا	نمبر۱	"	ع/	×
"	نمبر۲	"	عہ/	×
"	نمبر۳	"	×	۱۲ا/
عطر زعفران	نمبر۱	"	سے/	×
"	نمبر۲	"	ع/	×
عطر بیلہ	نمبر۱	"	سے/	×
"	نمبر۲	"	ع/	×
"	نمبر۳	"	عہ/	×
"	نمبر۴	"	×	۱۲ا/
عطر مدن بان	نمبر۱	"	للعہ/	×
"	نمبر۲	"	سے/	×
"	نمبر۳	"	ع/	×
"	نمبر۴	"	عہ/	×
عطر نارنگی	نمبر۱	"	عہ/	×
"	نمبر۲	"	×	۱۲ا/
عطر ہار سنگار	نمبر۱	"	ع/	×
"	نمبر۲	"	عہ/	×

نام عطر	نمبر	فی تولہ	قیمت روپیہ	آنہ
عطر بارہ سنگھا	نمبر۳	"	×	۱۲ا/
عطر ابنہ	نمبر۱	"	عہ/	×
"	نمبر۲	"	×	۱۲ا/
عطر کیسر	نمبر۱	"	عہ/	×
"	نمبر۲	"	×	۱۲ا/
عطر مجموعہ	نمبر۱	"	ع/	×
"	نمبر۲	"	عہ/	×
"	نمبر۳	"	×	۱۲ا/
عطر گل	نمبر۱	"	عہ/	×
"	نمبر۲	"	×	۱۲ا/
عطر فتنہ	نمبر۱	"	سے/	×
"	نمبر۲	"	ع/	×
"	نمبر۳	"	عہ/	×
"	نمبر۴	"	×	۱۲ا/
عطر سہاگ	نمبر۱	"	ع/	×
"	نمبر۲	"	عہ/	×
"	نمبر۳	"	×	۱۲ا/
عطر یاسمن	×	"	۱۲/	+
عطر نرگس	نمبر۱	"	۶/	[illegible]
"	نمبر۲	"	عہ/	×

المشتہر

محمد نثار حسین مالک چھاپہ خانہ بازار چوک لکھنؤ

نام روغن	نمبر	فی تولہ	روپیہ	آنہ	نام کتاب	روپیہ	آنہ	نام کتاب	روپیہ	آنہ
روغن کیوڑا	نمبر ۱	״	[illegible]	×	گلزار کاکلی	[illegible]	۸	دلچسپ	×	۱۴
روغن کیوڑا	نمبر ۲	״	۱ے	×	[illegible]	عکہ	۸	دلکش	×	۱۴
روغن [illegible]	نمبر ۳	״	۱	×	جوش انتقام	عہ	۶	عبرت	سہ	۸
روغن کیوڑا	نمبر ۴	״	۶	×	دلربا	۶	×	جعفر عباسہ	عمہ	۹
روغن حنا	نمبر ۱	״	۸	×	دلسوز	×	۸	اختر حسینہ	عکہ	۸
روغن حنا	نمبر ۲	״	۲	×	لشتر	عہ	×	[illegible]	عہ	۹
روغن حنا	نمبر ۳	״	[illegible]	×	عقد الجواہر	عہ	۸	گورا	۶	۸
روغن حنا	نمبر ۴	״	۶	×	حسرت وصل	×	۶	افسانہ قیس	×	۳
روغن حنا	نمبر ۵	״	۵	×	مار آستین	×	۱۴	حسن بن صباح	×	۶
روغن چنبیلی	نمبر ۱	״	۸	×	[illegible]	×	۱۰	سلیم و چندر کلا	×	۱۳
روغن چنبیلی	نمبر ۲	״	۲	×	عیار قلندر	×	۸	آغا صادق کی شادی	×	۱
روغن چنبیلی	نمبر ۳	״	[illegible]	×	قزاق کی بیٹی	×	۸	[illegible]		۶
روغن چنبیلی	نمبر ۴	״	[illegible]	×	[illegible] کی بیٹی	×	۸	تاریخ بغداد	×	۶
روغن چنبیلی	نمبر ۵	״	عہ	×	آہ نا بسا	×	۲	پیام یار	×	۱
روغن بیلا	نمبر ۱	״	۲	×	رزم و بزم	۶	×	دل و جان	×	۸
روغن بیلا	نمبر ۲	״	[illegible]	×	الفضل جمع اصلاح	×	۶	ترکیب شہد [illegible]	×	۱
روغن بیلا	نمبر ۳	״	۶	×	لکچر اشاعت اسلام	×	۲	شکر نعمت	×	۱
روغن بیلا	نمبر ۴	״	عہ	×	مقالات [illegible] ابطال [illegible]	×	۲	قواعد [illegible]	۱ے	×
روغن سنگترہ	نمبر ۱	״	[illegible]	×	تشویق [illegible]	عہ	۸	فتح اندلس	عکہ	×
روغن [illegible]	نمبر [illegible]	[illegible]	۶	×	ماہ ملک	۶	×	قلوپطرہ	عہ	×
روغن [illegible]	نمبر ۱	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	عہ	×	غیب دان دلہن	عہ	×
[illegible]	نمبر ۲	[illegible]	۶	×	[illegible]	[illegible]	×	حروب صلیبیہ	عمہ	×

تمباکوی خوردنی

کا

قدیم معتبر اور مشہور کارخانہ

جہان

[illegible]

اقسام ذیل کا خوشبودار عمدہ نفیس تمباکو تیار ہوتا ہے

	زردہ تمباکوی خورردنی						
قسم اول	مشکی	فی سیر	عـ۱۶ـلـه	قسم سوم	مشکی	فی سیر	ـعــ ر
قسم دوم	//	//	عـ۱۲ـلـه	قسم چہارم	//	//	للعـہ ر
	قسم پنجم	زعفرانی	فی سیر	ا عـا ر			

قوام تمباکوی خوردنی			
قسم اول	مشکی	فی تولہ	عـہ ر
قسم دوم	ر	//	۸/
قسم سوم	//	//	۶/
قسم چہارم	زعفرانی	//	۴/ر
قسم پنجم	//	//	۲/

گولی تمباکوی خوردنی			
قسم اول مشکی	طلائی	فی تولہ	عـہ ر
قسم دوم //	نقرئی	//	۱۰/ر
قسم سوم //	//	//	۸/
قسم چہارم //	بلاورق	//	۶/
قسم پنجم //	چاندورق	//	۴/